سُنی و شیعہ مکالمہ

قاتلین عثمان غنی رض

صحیح روایات کی روشنی میں

facebook

اھل سنت : ممتاز قریشی

اھل تشیع : رانا محمد سعید

وحید کاظمی

تاریخ: 28 اگست = 6 ستمبر 2021

رافضیوں کے

جُھوٹ بے نقاب

دار التحقیق و دفاعِ صحابہ

سُنی لائبریری

WWW.DARULTEHQIQ.COM
WWW.SUNNILIBRARY.COM

فہرست

قاتلین عثمان کے متعلق اہل تشیع دعوی	3
قاتلین عثمان کے متعلق اہل سنت دعوی	7
تاریخ میں موجود قاتلین عثمان کی فہرست	8
قاتلین عثمان مصر کے بدمعاش تھے۔(صحیح روایت)	19
قاتلین عثمان میں تین ناموں کا بیان(صحیح روایت)	21
قاتل کا نام، اقرار اور مالک اشتر کی موجودگی بمعہ حضرت حسن بن علی کا حضرت عثمان کے گھر کا دفاع(صحیح روایت)	32
راوی محمد بن طلحہ (اسماء الرجال کی روشنی میں) شیعہ اعتراضات کا رد	46
راوی محمد بن طلحہ پر تین اہم اشکالات کا رد	61
قاتلین عثمان مصری ٹولہ اور قاتل جبلہ (صحیح روایت)	64
حضرت عمرو بن حمق اور اسد الغابہ کی بے سند روایت	77
محمد بن ابی حذیفہ بھی قاتلین عثمان کا ساتھی۔(اسد الغابہ)	78
حضرت عمرو بن حمق اور الاصابہ کی روایت	82
رانا محمد سعید شیعہ کا عاجز ہو کر ذاتیات پر اتر آنا اور بداخلاقیاں	104
عبداللہ ابن سبا ملعون کے متعلق جوابات سے شیعہ کا فرار	112
صحابی رسول کے مطابق قاتلین عثمان میں کوئی بھی شامل تھے۔(صحیح روایت)	125

وحید کاظمی شیعہ کا فیس بک اسٹیٹس

ہر صحابی نبیؐ جنتی جنتی۔

حضرت عثمان کا قاتل محمد بن ابو بکرؓ صحابی نبی جنتی جنتی

حضرت عثمان کا قاتل عمرو بن لحمقؓ صحابی نبی جنتی جنتی

حضرت عثمان کا قاتل عبد الرحمن ابن عدیسؓ صحابی نبی جنتی جنتی

حضرت عثمان کا قاتل رفاعہ بن رافعؓ صحابی نبی جنتی جنتی

ممتاز قریشی: اگر سچے ہو تو کسی ایک صحابی کا قاتل ہونا ثابت کر دو۔ صرف ایک صحابی اور صرف ایک صحیح روایت۔ قیامت تک چیلینج ہے۔ اور اگر کوئی روایت نہ ملے تو پھر یہ آیت تین بار پڑھ لینا۔

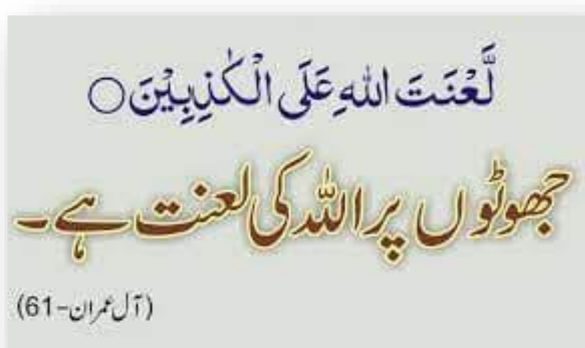

وحید کاظمی شیعہ: آپ سچے ہوتے تو اعتراض سے پہلے دلیل دے کر قاتلین عثمان کے نام بتاتے۔ جاؤ چیلنج ہے تاریخ کی جونسی تمہاری من پسند کتاب ہے اٹھاؤ، اس میں یہی نام ملیں گے قاتلین عثمان کے۔

ممتاز قریشی: وحید کاظمی صاحب! اللہ عزوجل کی لعنت ہو جھوٹوں پر۔ پوسٹ بنالیتے ہو۔ دلیل ہوتی نہیں۔ تاریخ اسلام کی تمام کتب کھولیں۔ ہر جگہ مصر، کوفہ اور بصرہ کے بدمعاش ٹولوں کا ذکر ملے گا۔ ان تمام گروہ کو چھوڑیں، کم از کم جو نام لکھے ہیں، ان کو ہی کسی ایک صحیح روایت سے دکھادیں۔ چلیں چار ناموں سے کسی ایک کو ہی قاتل ثابت کر دیں۔

حضرت عثمان کا قاتل کوئی ایک نہیں تھا۔ تاریخ میں کئی روایات میں کئی نام ملتے ہیں۔ سبائی گروہ ملعون کی بدمعاشیاں تمام مؤرخین نے بیان کی ہیں۔ آج آپ کو الہام ہو گیا کہ یہ چاروں قاتل تھے! اللہ عزوجل جہالت سے پناہ دے۔ آمین۔

حزیفہ بن یمان: یہ لو بھائی روایات بھی لو۔

https://www.facebook.com/1460394097539959/posts/2341402176105809/

ابن سبانامی کوئی کردار تھا ہی نہیں یہ ناصبیوں کا گھڑا ہوا کیریکٹر ہے۔

وحید کاظمی شیعہ: لعنت ہو خدا کی جھوٹوں پے۔ کتب تواریخ میں آخر ان بدمعاش کوفہ وبصرہ کے نام تو ضرور لکھے ہونگے! نام بتانے سے گھبراہٹ کیوں؟ حیرت ہے سنیوں کو اپنے دشمنوں کے نام یاد ہے لیکن اپنے مرشد عثمان کے قاتلوں کے نام تک نہیں آتے۔۔۔۔۔۔وڈے آئے محب صحابہ۔

ممتاز قریشی: حزیفہ بن یمان! اس لنک میں صرف نام لکھے ہیں۔ وہ تاریخی روایات کہاں ہیں جن میں ان ناموں کو قاتلین عثمان کہا گیا ہے۔ اگر ابن سبا فرضی کردار ہے تو مطلب آپ کے خیال میں سیدنا علی نے ایک فرضی شخصیت کو آگ میں جلادیا تھا؟ اور امام معصومین بھی ایسی شخصیت سے بیزاری اور لعنت بھیجتے رہے جس کا کوئی وجود ہی نہیں تھا؟ یاد رہے کہ یہ سب باتیں شیعہ کتب میں موجود ہیں۔

اور وحید کاظمی صاحب! میں عرض کر چکا ہوں کہ تاریخ میں گروہوں کا ذکر اور کئی نام مذکور ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ صحیح روایات کیا کہتی ہیں؟ اور آپ کا دین ایمان کن روایات پر ہوتا ہے؟ پوسٹ بنالی۔۔ جواب لکھ نہیں آتا۔

ہم ضعیف روایات پر دین ایمان نہیں رکھتے۔ اگر کسی صحیح روایت میں حضرت عثمان غنی کے قاتل کا نام آیا ہے تو بسم اللہ کریں۔ ہم آپ کے احسان مند ہوں گے۔ دیکھتے ہیں کہ آپ کتنے سچے اور حق پرست ہیں۔

محسن کاظمی: Mumtaz Qureshi tum jaisy loogn ko riwaten milti hi nai us ki wajh dushmni rasool pak k ghrany ne br musla laanti tabra tujh jaison k lie jaisy hi muharrm k din aaty hain frog ki trah uchl kr bahir aa jaty ho haqeeqt hai koi nai tum logon k pass bs apni trf se start ho jaty ho yeh hai woh hai abhu jahil yahoodi ki olaado maidan me baat kro himat hai tu

ممتاز قریشی: اللہ کے بندے۔۔۔ میں کبھی اس قسم کی پوسٹ نہیں بناتا۔ آپ کی تمام شکایتیں وحید کاظمی صاحب پر لاگو ہوتی ہیں۔ میرا قصور صرف یہ ہے کہ میں نے ان سے حقیقت جاننے کے لئے سوال پوچھا ہے۔ سوال بھی کوئی مشکل نہیں پوچھا۔ محرم ہو یا نہ ہو، نفرتیں اور شر کون پھیلاتا ہے یہ آپ اپنے بندے کی وال پر جا کر چیک کر لیں۔ اللہ عزوجل ہمیں دین کو درست سمجھنے کی اور باہمی اختلافات کے باوجود اتحاد سے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محسن کاظمی: Mumtaz Qureshi itafaq ki baat teek hai ahtlaf rahy ga jab tak aap loog r hamry loog aapis me beath kr baat nai krty baqi jo post lgi hai woh teek hai aap tarekh ki books parh lean aap ko mil jaie ga sab kjh bukhri parhen tarekh islam parhen serete sahaba parh lean aap ko aap k swal ka jawab mil jaie ga

ممتاز قریشی: محسن کاظمی !بھائی۔ مجھے اندازہ ہے کہ آپ کی علمی لیول کیا ہے۔ اگر آپ کی بات سچ ہوتی اور تاریخ میں قاتلین عثمان کے وہی نام صحیح روایات سے ثابت ہوتے تو میرے سوال پوچھنے کے بعد آپ کے پوسٹ بنانے والے "عالم صاحب" اب تک کئی روایات کا ڈھیر لگا چکے ہوتے۔ میں تو صرف ایک صحابی اور صرف ایک روایت کا ہی مطالبہ کر رہا ہوں۔ کیا مجھے سوال نہیں کرنا چاہئے ؟

وحید کاظمی شیعہ: کونسی تاریخ میں لکھا ہے کہ شامی اور کوفی قاتل ہے ذرا حوالہ لگانا۔ جب اون لائن ہو تو حوالے لازمی لگا دینا کہ قاتلین عثمان شامی اور کوفی تھے۔۔۔!

کیونکہ میرے حوالے آپ کے جواب کے منتظر ہے۔۔۔۔ لہذا دعوی کے مطابق آپ اپنے حوالے لگا کر روح عثمانی کو خوش کیجیے۔

ممتاز قریشی: وحید کاظمی !پوسٹ بنا لیتے ہو۔ صحابہ کے نام بھی لکھ دیئے ہیں۔ لیکن صرف ایک صحابی اور صرف ایک صحیح روایت کا مطالبہ بھی پورا کرنے سے قاصر ہو۔ عجیب جہالت ہے۔ چلیں۔۔ اس پوسٹ کی روشنی میں مجھ سے باقائدہ مناظرہ / مکالمہ کر لیں۔ 👍 میں صحیح روایات کی روشنی میں آپ کی اس پوسٹ کا حشر نشر کرنے کو تیار ہوں۔ گفتگو تفصیل سے اور ایک ایک نکتہ کو کلیئر کرتے ہوئے مکمل کروں گا۔ نتیجہ اور مکمل احوال عوام الناس تک بھی پہنچایا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

رانا محمد سعید شیعہ کی انٹری

رانا محمد سعید شیعہ: سلام۔ قریشی صاحب حضرت عثمان رض کے قاتل ٹولے میں سے کسی ایک کا نام بتا دیں سر۔

ممتاز قریشی: وعلیکم السلام۔۔ کیا حال ہیں آپ کے ؟ کافی دن بعد آپ سے گفتگو ہو رہی ہے۔ سب خیریت ہے نہ۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ملعون بدبخت قاتلین کے متعلق اہل سنت کا وہی مؤقف ہے جو تمام تاریخ اسلام کی کتب میں مذکور ہے۔ مصر، کوفہ اور بصرہ سے آئے ہوئے ان ڈھائی تین ہزار بدمعاشوں میں سے کئی نام مذکور ہیں لیکن ان میں کوئی بھی مہاجرین و انصار صحابی شامل نہیں تھا۔

میرا چیلینج ہے کہ آپ کسی ایک صحابی کے متعلق صحیح روایت سے نہیں دکھا سکتے کہ فلاں صحابی حضرت عثمان غنی کا قاتل تھا۔ دوسری طرف میں سیدنا علی بشمول حسنین کریمین سے دکھا سکتا ہوں کہ وہ حضرت عثمان غنی کا ہر طرح سے دفاع کرتے رہے، زخمی بھی ہوئے اور بعد میں ان قاتلین پر لعنت ملامت بھی کرتے رہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: جی سب خیریت ہے۔ حضور اتنا کچھ تو میں نے پوچھا ہی نہیں جتنا آپ بول گئے اور جو میں نے پوچھا ہے وہ آپ بتاتے نہیں۔

ان ڈھائی تین ہزار بدمعاشوں میں سے ڈھائی تین کے نام بتا دیں۔

ممتاز قریشی: میں نے براہ راست سُنی و شیعہ کے مابین اصل اختلاف کو لکھا ہے۔ اہل سنت مؤقف بھی دو ٹوک لکھا ہے۔ شیعہ صحابہ کرام کو قاتلین عثمان کہتے نہیں تھکتے۔ یہ پوسٹ اسی کی مثال ہے۔

رہی بات آپ کے سوال کی تو اس کا جواب بھی دے دیتا ہوں۔

سب سے پہلے یہ بات ذہن میں رکھیں، قاتلین ایک دو یا دس بیس نہیں، بلا مبالغہ ہزاروں کی تعداد میں تھے، لیکن ان کے سرخیل چند افراد تھے، نیز یہ قاتلین کسی ایک علاقہ کے نہیں تھے، تین مقامات ان بدمعاشوں کے گڑھ تھے۔

1- مصر (فسطاط، اس زمانہ میں مصر کا دارالحکومت تھا، بعد میں قاہرہ نام رکھا گیا۔)

2- کوفہ

3- بصرہ

قاتلین بھی تین ہی طرح کے تھے۔

1-وہ طبقہ جو براہ راست سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے قتل میں ملوث تھا۔

2-وہ طبقہ جو براہ راست قتل میں ملوث تو نہ تھا، لیکن مدینہ منورہ پہ حملہ آور ہونے والوں کے ساتھ مدینۃ النبی میں ان کے مددگار و معاون بن کے آئے تھے۔

3- وہ طبقہ جو براہ راست قتل میں ملوث بھی نہ تھا، ساتھ بھی نہیں آئے تھے، لیکن ان قاتلین سے ان کا تعلق اس قدر گہرا تھا، کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے امیر المؤمنین بننے کے بعد ان لیڈروں کے بلاوے پہ وہ سیدنا علی کی فوج میں شامل ہوگئے تھے، آج کل کی اصطلاح میں آپ انہیں سہولت کار کہہ سکتے ہیں۔

تاریخ اسلام کی کتب کے مطابق پہلے طبقے کے مفسدین و قاتلین کی فہرست میں چند صحابہ کرام کے نام بھی ہیں، جن کے متعلق **صحیح السند روایات موجود نہیں ہیں**۔

1- مالک بن الحارث الاشتر نخعی۔

2-محمد بن ابی بکر۔

3- کنانہ بن بشر۔

4- عمرو بن الحمق۔

5- عبد الرحمن بن عدیس۔

6- کمیل بن زیاد۔

7- عمیر بن ضابی

8- محمد بن ابی حذیفہ

9- جہجاہ الغفاری

10- حکیم بن جبلہ

11- ابن المخرش

12- حرقوص بن زہیر

13- ذریح بن عباد وغیرہ

اب مجھے امید ہے کہ آپ میرے سوالوں کے بھی جوابات دیں گے۔

وحید کاظمی شیعہ: کیا وہ روایات صحیح السند ہے جن میں مصر، بصرہ کے لوگوں کا ذکر ہے!

لہذا صحیح السند روایت پیش کریں۔

ممتاز قریشی: وحید کاظمی صاحب! آپ آ جائیں واٹس آپ۔۔۔ گھبرا کیوں رہے ہیں۔ دن اور وقت طئے کریں۔ تیاری کر کے آیئے گا۔ 👍

پوسٹ بنا کر صحابہ پر الزام لگانے میں دیر نہیں کرتے۔۔۔ روایت ایک بھی پیش نہیں کر پاتے، یہ تو حال ہے آپ کا۔

وحید کاظمی شیعہ: گھبرا کون رہا ہے۔ اس پے گفتگو نہیں۔ گفتگو اس بات پے ہیں کہ کیا آپ کا پیش کردہ موقف صحیح السند سے ثابت ہے؟ اگر ثابت ہے تو سلسلہ سند مع حوالہ پیش کیجیے۔

جناب دعوی آپ کا ہے۔ سو پہلے اپنے دعوی کی دلیل دے۔ بعد ازاں مجھ سے مطالبہ کر سکتے ہیں۔

آپ پہلے صحیح السند روایت پیش کیجیے کہ مصر و بصرہ کے ہی لوگ تھے۔

ممتاز قریشی: وحید کاظمی صاحب! اس پے کیوں گفتگو نہیں ہے؟ اوپر پوسٹ میں کیا لکھا ہے؟ بغیر تحقیق کئے پوسٹ کاپی پیسٹ کیوں کرتے ہو۔ فتنہ کون پھیلا رہا ہے؟ جھوٹ کون بول رہا ہے؟

میرا دعوی آپ کے دعوی کے مخالف میں ہے۔ آپ صحابہ کو قاتلین عثمان کہہ کر پوسٹ بناتے ہو۔ سوال پوچھا تو آئیں بائیں اور شائیں کرتے ہو۔

وحید کاظمی شیعہ: جناب آپ کی بات اب تک ثابت نہیں ہوئی۔ میری بات پے جرح کیسے؟

آپ کو کس نے حق دیا میری تحریر کو بنا ثبوت رد کریں!

لہذا آپ دعوی کے مطابق صحیح السند روایت پیش کیجیے۔

ممتاز قریشی: آپ کی پوسٹ پر سوال پوچھا ہے۔ مطالبہ ہی سمجھ لیں۔ جب علم نہیں تو پوسٹ بنائی کیوں ہے؟

وحید کاظمی شیعہ: میں تو حلفا کہہ رہا ہو کہ میں ثابت کروں گا۔ آپ پہلے وہ صحیح روایت دے جس میں مصر و بصرہ کے لوگوں کا ذکر ہے!

ممتاز قریشی: میں تو پوسٹ کے متعلق سادہ سوال پوچھ رہا ہوں۔ جواب ہے تو دے دیں۔ میرا وقت فضول ضائع نہ کریں۔ جب اتنے پر اعتماد ہیں تو وقت اور دن بتائیں۔ کب گفتگو شروع کریں؟

جلدی بتائیں۔ میں مصروف ہو رہا ہوں۔ ہم بھی آپ کے حلف کی علمی حیثیت چیک کریں گے۔ 👍 😁

وحید کاظمی شیعہ: اب بھاگیے نہ۔۔۔۔۔ آپ نے دعوی کیا کہ مصر و بصرہ کے لوگ تھے۔ نہ کے صحابہ۔ سو میں نے آپ سے صحیح السند روایت کا مطالبہ آپ کے اصول کے مطابق کیا۔ جس سے آپ بھاگ رہے ہیں۔ کیوں آپ اپنے جھوٹے دھرم کی ذلت پے آمادہ اور کمربستہ ہے۔

جناب واٹس اپ میں تو بات بعد کی ہے۔ پہلے یہاں کی بات تو مکمل کر لے تاکہ مجھے علم ہو کہ میرا مدمقابل کتنے پانی میں ہے۔ پہلے آپ صحیح السند کوئی ایک روایت دیکھائے کہ قاتلین عثمان مصر و بصرہ کے لوگ تھے نہ کے صحابہ۔

آئے تو بڑے شور و غل کے ساتھ تھے اور روایت ایک نہیں پیش کر رہے صحیح السند کے قاتلین عثمان مصر و بصرہ کے لوگ تھے! صحیح کہا کسی نے کہ " جو گرجتے ہیں برستے نہیں "

تمہاری بات مجھ سے یہاں چل رہی ہے۔ لہذا یہاں اپنے دھرم کو سچا ثابت کرو کوئی ایک صحیح السند روایت دے کر کہ قاتلین عثمان صحابہ نہیں بلکہ مصر و بصرہ کے لوگ تھے!

اب فالتو گفتگو نہیں۔ جب بھی آنا ایک صحیح السند روایت ضرور لانا کہ قاتلین عثمان مصر و بصرہ کے لوگ تھے۔ جب تم اپنا دعوی دلیل کے ساتھ ثابت کر دو گے۔ اس کے بعد حسب وعدہ ہم بھی اپنا دعوی دلیل نہیں بلکہ دلائل کے ساتھ ثابت کریں گے۔

لہذا میرے حوالہ جات تمہارے جواب کے منتظر ہے۔ بس ایک صحیح السند روایت لاؤ کہ " قاتلین عثمان بصرہ و مصر کے لوگ تھے "

رانا محمد سعید شیعہ: حسب عادت دوبارہ وہی حربہ کہ اصل سوال کو گول مول کر کے باقی دنیا جہان کی بات کرتے جاؤ.

قاتلین میں سے کسی کا نام تو بتا دیں جو صحیح السند ثابت ھو. جن 13 کے نام آپ نے لیئے ان میں سے کوئی بھی شامل نہیں تھا؟؟؟

ممتاز قریشی: اللہ کے بندے۔۔ قاتلین ہزاروں میں تھے، ایک قاتل ہوتا تو شاید کسی صحیح روایت سے مل بھی جاتا اگرچہ وہ بھی لازم نہیں ہے۔

اہل سنت دعوی واضح ہے کہ جو لوگ ملعون قاتل تھے وہ جو بھی تھے لیکن " صحابہ کرام "" ہرگز نہیں تھے۔

دوسری طرف شیعہ مؤقف بھی واضح ہے کہ "صحابہ کرام" قاتلین عثمان تھے۔

اب بتائیں شیعہ دعوی کن صحیح روایات پر کھڑا ہے؟ ہمارے پاس تو اپنے دعوی کے حق میں بیشمار صحیح روایات اور ان کی تائید میں کئی قسم کے مضبوط قرائن بھی موجود ہیں۔ آپ لوگوں کے پاس کونسی صحیح روایات اور ان کی تائید میں کونسے قرائن موجود ہیں؟ بس اتنی سی بات ہے جس کا فسانہ بنایا ہوا ہے۔

میں نے اصل سوال کے ساتھ اختلافی نکات بھی تفصیل سے لکھ دیئے ہیں۔ قاتلین کے متعلق تاریخ اسلام سے فہرست تک پیش کر دی ہے۔ کسی صحیح روایت میں کسی ایک قاتل کا نام ہی نہیں ہے تو کہاں سے دکھاؤں؟ سُنی و شیعہ مؤقف بھی آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ یہ پوسٹ بھی اس کی دلیل ہے۔ آگے آپ کچھ ہمت کریں اور سوال کے بعد سوال پوچھنے کے بجائے جواب دینے کی بھی کوشش کریں۔

وحید کاظمی شیعہ: جناب جو آپ کے پاس ہزاروں صحیح روایات ہے ان میں سے ایک ہی صحیح السند روایت دے دو! اپنے دھرم کی لاج تو رکھو۔

ممتاز قریشی: وحید کاظمی صاحب !اسی کے لئے تو عرض کر رہا ہوں کہ باقائدہ مکالمہ ہی کر لیں۔ تاکہ دنیا کو حقیقت معلوم ہو جائے کہ کونسا مؤقف درست ہے۔ آپ تو مانیں گے نہیں، کم از کم کسی کو تو ھدایت مل جائے گی۔

وحید کاظمی شیعہ: جناب پہلے یہاں کی بات مکمل کیجیے کیونکہ جو لوگ یہاں موجود ہے وہ پیاسے نہ رہ جائے۔ پھر وہاں ایک نہیں جتنے کہوں گے مکالمے کرے گے۔

لہذا اصل مدعی کے مطابق یہاں پے صحیح السند ایک روایت لگا دیجیے کہ بصرہ و مصر کے لوگ قاتلین عثمان تھے!

ممتاز قریشی: ان لوگوں کی پیاس بجھ چکی ہے، کیونکہ پوسٹ میں لکھے گئے صحابہ کے ناموں کے متعلق آپ ایک بھی صحیح روایت پیش کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ مجھ سے صحیح روایت کا مطالبہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ ویسے اصل مدعی کون ہے؟ 😂

وحید کاظمی شیعہ: میں نے نام بتائے۔ ایک غلط فہمی کا ازالہ کیا۔

دعوی تو آپ نے اول کیا کہ بصرہ و کوفہ کے لوگ قاتلین عثمان ہے۔ میں تو مدعی علیہ ہو کہ صحابہ قاتلین عثمان ہے۔ لہذا آپ دعوی پے دلیل دیجیے۔

وہی تو میں نے عرض کی کہ جو آپ کے پاس صحیح السند ہے اس کی بنیاد پر چند ایک کے نام تو بتائیں۔ بھرے مدینے میں مسلمانوں کے خلیفہ کو شہید کیا گیا کسی کو بھی خبر نا ھوئی کہ کس نے شہید کیا؟؟؟

ممتاز قریشی: آپ کا نام بتانا کافی ہے؟ آپ کیا شیعہ کے محدث، مفسر اور مؤرخ ہیں۔ آپ کی بات پر دین ایمان رکھ لیا جائے!؟ آپ پر کیا وحی آتی ہے؟

اور رانا محمد سعید صاحب! چلیں آپ ہی آجائیں میدان میں۔ باقائدہ علمی گفتگو کریں گے۔ پتہ تو چلے کہ قاتلین عثمان کون لوگ تھے اور شیعہ کے دعوی میں کتنا دم خم ہے۔

وحید کاظمی شیعہ: پھر فضول گفتگو 😆

آڑے صاحب کتنا بھاگو گے۔ کیا تھکتے بھی نہیں۔ کیسے بے مرشدے مرید ہو کہ پیر کی وکالت پے پسینے چھوٹ رہے ہیں۔

اپنے دعوی کو دلیل کے ساتھ ثابت کیجیے۔ ورنہ ہمارا دعوی تو ثابت شدہ ہے۔

(غور فرمائیں! بغیر کسی دلیل کے شیعہ کا دعوی ثابت شدہ ہے!)

ممتاز قریشی: جس کے پسینے چھوٹتے ہیں وہ مکالمہ / مناظرہ کا چیلینج نہیں کرتا۔ 😁

پوسٹ بنالیتے ہو۔۔۔ دلیل ہوتی نہیں۔۔۔ یہ کیسی دین کی خدمت ہے؟

وحید کاظمی شیعہ: آپ کیا مناظرہ و مکالمہ کروگے۔ جو یہاں ہی دعوی کر کے دلیل نہیں دے رہا وہاں آگے چل کے کیا اپنے دھرم کی وکالت کرے گا۔ بتانے کی ضرورت نہیں۔

لہذا کوئی ایک صحیح السند روایت لاؤ کہ "قاتلین عثمان بصرہ و مصر کے لوگ تھے"

ممتاز قریشی: مطلب آپ نے صحابہ کے نام لکھ کر یہ پوسٹ بنا تو لی ہے لیکن دلیل ایک بھی نہیں ہے؟

یہاں تو صرف آپ کی پوسٹ کا حشر نشر ہو گا۔ محبوب کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے۔ 😁

وحید کاظمی شیعہ: آڑے خدا کے بندے پہلے تم اپنے دعوی کی دلیل تو دو۔۔۔۔ میں تو مدعی علیہ ہو میرے دلائل تو بعد کی بات ہے۔ یہ کہاں کا اصول ہے کہ مدعی سے پہلے مدعی علیہ دلائل دے!

ان ھذا الشئی عجیب، قوانین مناظرہ کا علم بھی ہے کہ نہیں۔ حشر نشر میری پوسٹ کا نہیں بلکہ تیرے دھرم کا ہو رہاہے ڈاکٹر آر تو پھر تو 😆

ممتاز قریشی: میر ادعوی اور میری دلیل مناظرے / مکالمے کی منتظر ہے۔ آپ تیار ہوں۔ میری تیاری مکمل ہے۔ بتائیں کب شروع کریں۔ دو دن میں مکمل گفتگو ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ۔

جی جی لوگوں تک اپنے مفسر، محدث اور مؤرخ کی علمی حیثیت کھل کر پہنچ رہی ہے۔ یہی میرا مقصد ہے۔

میں ہی دعوی کروں گا اور میں دلیل دوں گا۔ بس؟ اور کیا چاہئے؟

وحید کاظمی شیعہ: مزے لے کا کے۔۔۔۔۔ ہونا تو تجھ سے کچھ نہیں۔

راناسعید شیعہ: با قاعدہ کیا کوئی دنگل سجانا ھے؟؟؟؟ ایک سوال ہے سیدھا سا، اسکا سیدھا سا جواب عنایت کر دیں۔

وحید کاظمی شیعہ: راناسعید! رہنے دے بھائی یہ پیدائشی علمی یتیم ہوتے ہیں۔

ممتاز قریشی: جو لوگ یہ پوسٹ پڑھ رہے ہیں۔ ان سے گذارش اپنے محدث، مفسر اور مؤرخ کو باقائدہ علمی گفتگو کے لئے راضی کریں۔ غضب خدا کا۔۔ جھوٹی پوسٹ بنا کر صحابہ کرام کے نام لکھ کر عوام کو گمراہ کرتا ہے۔ کوئی خوف خدا تک نہیں ہے۔

وحید کاظمی شیعہ: آ ڑے میری پوسٹ جھوٹی ہے تو اپنی سچی پوسٹ ہی لگا دو 😆

ممتاز قریشی: سوال تو میں نے پوچھا تھا۔ اب اگر حقیقت جاننی ہے تو تفصیلی گفتگو ہو گی۔ کوئی بھی آجائے۔ لیکن تیاری کر کے آئے۔ میں فیس بک پر صرف دفاع کرتا ہوں۔ اپنی طرف سے پوسٹ نہیں بناتا۔ اس کے لئے دوسرے فورم ہیں۔

وحید کاظمی شیعہ: بیٹا تمہیں تیاری کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ تو پیدا ہی اپنے دھرم کی ذلت کروانے کے لیے ہوا ہے۔ جس طرح یہاں کروارہاہے۔ تمام اہل سنت اپنے اس علمی یتیم کا حال ملاحظہ فرمائے کہ "دعوی کر کے دلیل سے بھاگ رہاہے"

جتنی مرضی بڑھکیں مار، تیری یہ بڑھکیں تیرے گھر والے نہیں سنتے باہر والے کس طرح سنے گے۔ تیرا تو اپناسگا بیٹا شیعہ ہے۔ ممتاز قریشی! واہ آوے تیرا دفاع، دعوی کر کے دلیل سے فرار کیا دفاع ہے 😆

ممتاز قریشی: دعوی اور دلیل کی اپنی جگہ ہے، اور وہ ہے واٹس آپ۔۔۔۔ جب بھی دل کرے آجانا۔۔۔ بندہ تیار ملے گا۔ میں آپ کی طرح جھوٹی باتیں نہیں کرتا، جسے ثابت بھی نہ کر سکوں۔ اللہ حافظ

وحید کاظمی شیعہ: پہلے آپ کو ہوش نہ تھا جو فیس بک پے دعوی کر دیا؟

اب دلیل نہیں تو واٹس اپ کا بہانہ تراش لیا۔ جو لوگ پیدا ہی اپنے دھرم اور مرشدوں کی ذلت کے لیے ہیں۔ ان سے یہی امید وابستہ کی جاسکتی ہے۔ بڑھکے مارنے سے کبھی بھی جھوٹ سچ نہیں ہو سکتا۔

رانا محمد سعید شیعہ: ارے بھائی کاہے کی تیاری۔ سوال کا جواب آپ نے دینا ہے اور تیاری ہم کریں۔ سیدھا سا سوال ہے سیدھا سا جواب دے دیں۔ حضرت عثمان رض کا قتل جن لوگوں نے کیا ان کے نام کیا ہیں کون لوگ تھے حسب نسب کیا تھا۔ اس سوال کے جواب میں آپ ہمیں کہہ رہے کہ ہم تیاری کریں۔

سید علی نقی نقوی: ممتاز قریشی! سر آپ یہیں بات کر لیں کیونکہ پھر لوگوں نے یہ پوسٹ کسی بھی وقت وقت دیکھانی ہوتی ہے اگر وہ لیٹ پوسٹ دیکھیں گئے اور تب جا کر گروپ کو جوائن کریں گئے اتنے تک تو وہاں مناظرہ بھی ختم ہو چکا ہو تو اگلی بات کا پتہ ہی نہیں چلے گا اسی لیے آپ یہی کی بات یہی کر لیں۔

ممتاز قریشی: دعوی جواب دعوی بغیر موضوع اور شرائط کے نہیں ہوتا۔ کیوں اپنے لوگوں کے سامنے خود کو شرمندہ کروا رہے ہیں؟ کیا باقائدہ گفتگو طئے کئے بغیر دعوی اور دلیل پیش کی جاتی ہے؟ اور اس پر گفتگو شروع ہو جاتی ہے؟ اللہ کی پناہ

رانا محمد سعید شیعہ! آپ کے کس سوال کا جواب نہیں دیا؟ ایسی کوئی صحیح روایت ہے ہی نہیں جس میں کسی خاص کو قاتل عثمان کہا گیا ہو۔ جو نام تاریخ میں مذکور ہیں ان کی فہرست بھیج چکا ہوں۔ اب یہ آپ کی علمی حیثیت کا امتحان ہے کہ میرے اتنے تفصیلی مؤقف پر کوئی ڈھنگ کا جواب دیں تاکہ پڑھنے والے لوگ سمجھ سکیں کہ آپ بھی دلائل رکھتے ہیں، اور مؤقف تسلیم کیا جاسکے۔

چلیں۔۔۔جو نام پوسٹ میں لکھے ہیں، اسے چھوڑیں۔ میری فہرست سے متفق ہیں یا نہیں؟ کوئی نام رہ گیا ہے تو شامل کر دیں۔ پھر ان میں جو آپ کے نزدیک صحابی ہے اس کی نشاندھی کریں اور دلیل دیتے جائیں، اگر میں رد نہیں کر سکا تو آپ حق پر ثابت ہو جائیں گے۔

میرا دعوی واضح اور دوٹوک ہے کہ قاتلین عثمان میں مہاجرین وانصار سے بلکہ کوئی بھی صحابی رسول شامل نہیں تھا۔ تاریخ میں جن صحابہ کے متعلق لکھا ہے، ان کے بارے میں قاتل ہونا کسی صحیح روایت سے ثابت ہی نہیں ہے۔

میرا دعوی صحابہ کی عدم شرکت اور قاتل نہ ہونے کے متعلق ہے۔ جب کوئی صحابی قاتل ہی نہ تھا تو دلیل کیسے دے سکتا ہوں۔ اس کا رد اس طریقے سے ہو گا کہ آپ کسی ایک صحابی کے متعلق واضح دلیل پیش کر کے اپنی بات ثابت کریں گے۔

رانا محمد سعید شیعہ: سر سوال یہ ہے ہی نہیں کہ کون شامل نہیں تھا۔ سوال یہ ہے کہ کون شامل تھا اور قاتل کے ساتھی کون تھے۔ اسکا جواب دیں۔ بار بار یہ نہیں تھا وہ نہیں تھا یہ گردان نا کریں۔ کون کون تھا یہ بتائیں

ممتاز قریشی: رانا محمد سعید شیعہ ! چلیں۔۔۔مان لیں کہ آپ لوگوں کے پاس سوائے جھوٹ مکر اور فریب کے کچھ نہیں ہے۔ بنا تحقیق کے، بغیر کسی دلیل کے صحابہ کرام پر اعتراض کرتے ہو اور اپنی اور دوسروں کی آخرت خراب کرتے رہتے ہو۔

کیا فائدہ ایسے نظریات کا؟ جب کوئی دلیل ہوتی نہیں تو ایسے مؤقف اپناتے کیوں ہو؟ اللہ عزوجل آپ لوگوں کو ھدایت دے اور بے دلیل جھوٹی تاریخی روایات پر دین ایمان رکھنے سے پناہ میں رکھے۔ آمین۔

سُنی و شیعہ کے مابین اصل اختلاف ہی صحابہ کرام کی قاتلین عثمان میں شمولیت یا عدم شمولیت پر ہے۔ آپ فرما رہے ہیں کہ یہ سوال ہی نہیں ہے۔ پھر ذرا بتائیں ہمارے درمیان اختلافی نکتہ کیا ہے؟

رانا محمد سعید شیعہ : مطلب آپ جواب بھی نہیں دیں گے اور دوسروں پر جھوٹ کے الزام بھی داغیں گے۔ حضرت جی سادہ سا سوال کہ حضرت عثمان رض کے قتل میں کون کون شامل تھا چند سر کردہ لوگوں کا نام بتا دیں۔

ممتاز قریشی: عالم صاحب میں اوپر جواب دے چکا ہوں۔ تاریخی روایات میں کئی نام مذکور ہیں۔ فہرست دیکھ کر بھی اندھے بن رہے ہیں تو میری کیا غلطی؟ میں واضح کہہ چکا ہوں کہ کسی صحابی کے متعلق کوئی صحیح روایت موجود ہی نہیں ہے۔

آپ بغیر کسی صحیح روایت کے قاتلین عثمان میں صحابہ کرام کو شامل کرنے پر ایمان رکھتے ہیں۔ اللہ عزوجل ایسے نظریات سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین

رانا محمد سعید شیعہ : آخرت تو آپ کے محدثین و محققین کی خراب ھوئی انہیں نے کچھ بڑے بڑے ناموں کو حضرت عثمان رض کے قاتل اور حملہ آور بتایا ھے۔ ٹھیک ھے مان لیا انہوں نے جھوٹ بولا اپنی آخرت برباد کر لی انہوں نے صحابہ کی گستاخی کی۔ آپ فرمائیں حضرت عثمان رض پر حملہ کرنے والے کون لوگ تھے۔ چند ایک کے نام بتا دیں۔ بھرے مدینے میں عثمان رض کو بیدردی سے شہید کیا گیا کن لوگوں نے کیا کوئی نام پتہ کوئی حسب نسب؟

<u>واضح روایت ہی تو مانگی ہے حضرت۔ کوئی واضح نام کسی صحیح السند روایت سے۔</u>

ممتاز قریشی: اللہ کے بندے۔۔ محدثین، محققین اور مؤرخین نے اپنی اپنی کتب میں ہر قسم کی روایات جمع کر دی ہیں۔ یہ دعوی تھوڑی کیا ہے وہ سب حقیقت ہے اور تمام روایات صحیح ہیں۔ کیا آپ شیعہ محدثین کی بیان کی گئی ہر قسم کی روایت قبول کرتے ہیں؟ جو بات آپ اپنے لئے قبول نہیں کرتے وہی بات ہم سے کیسے منوا سکتے ہیں؟

رانا محمد سعید شیعہ : آپکی بات پر پھولوں کا ہار ڈال دیا کہ کوئی صحابی قتل میں شامل نہیں تھا۔ پھر آپ بتائیں کون لوگ تھے چند سر کردہ کے نام بتائیں۔

ممتاز قریشی: افففففف۔۔۔

رانا محمد سعید شیعہ: افففففففف

ایک چھوٹے سے سوال پر اتنی پریشانی۔ دنیا جہان کی باتیں کر دیں آپ نے اصل مدعے کو دیکھا تک نہیں۔

ممتاز قریشی: یہ جواب آپ کو نظر کیوں نہیں آرہا؟ چشمہ استعمال کر لیں۔

Mumtaz Qureshi

Rana Muhammad Saeed تاریخ اسلام کی کتب کے مطابق پہلے طبقے کے مفسدین وقاتلین کی فہرست میں چند صحابہ کرام کے نام بھی ہیں، جن کے متعلق صحیح السند روایات موجود نہیں ہیں۔

1- مالک بن الحارث الاشتر نخعی۔

2-محمد بن ابی بکر ۔

3- کنانہ بن بشر ۔

4- عمرو بن الحمق ۔

5- عبدالرحمن بن عدیس۔

6- کمیل بن زیاد ۔

7- عمیر بن ضابی

8- محمد بن ابی حذیفہ

9- جہجاہ الغفاری

10- حکیم بن جبلہ

11- ابن المخرش

12- حرقوص بن زھیر

13- ذریح بن عباد وغیرہ

9 h Like Reply

اس چھوٹے سوال کے کئی بڑے جواب دے چکا ہوں۔ آنکھیں کھولیں۔ پڑھ بھی لیا کریں۔

رانا محمد سعید شیعہ: آپ بار بار یہ زور دے رہے ہیں کہ صحابہ شامل نہیں تھے۔ اوکے

اب میرے اصل سوال کا جواب دے دیں کہ کون کون شامل تھا۔ صحیح السند روایات سے قتل عثمان رض کے سرکردہ گروہ اور لیڈرز کے نام سامنے لے آئیں۔ شکریہ

ممتاز قریشی: آپ کی حالت دیکھنے جیسی ہے۔ اللہ ایسے عقائد و نظریات سے بچائے۔ جب صحابہ کے متعلق آپ لوگوں کے پاس کچھ بھی نہیں ہے تو اعتراض کیوں کرتے ہو؟

چلیں میں ایک دلیل پیش کر دیتا ہوں۔ پڑھنے والے یہ نہ سمجھیں کہ اہل سنت بھی شیعوں کی طرح بے دلیل بات کرتے ہیں۔

شیعہ جھوٹے راویوں کی بات تولے کر اچھلتے رہتے ہیں، میں ایک سچے اور عینی شاہد کی گواہی پیش کر رہا ہوں۔ حضرت حسن بصری قتل عثمان کے وقت مدینے میں ہی موجود تھے اور عینی شاہد کا تو مقدمہ قتل میں مقام ہی اور ہوتا ہے، اس کی شہادت مقدمے کا رخ ہی بدل دیتی ہے۔

حضرت حسن بصری سے پوچھا گیا کہ کیا سیدنا عثمان کے قتل میں مہاجرین اور انصار کا کوئی ایک بندہ بھی شریک تھا تو فرماتے ہیں:

"لا کانو علاجا من اہل مصر"

نہیں تو، وہ تو مصر کے بد معاش تھے۔(تاریخ خلیفہ بن خیاط، سند صحیح ہے، یہ امام تیسری صدی ہجری کے تھے اور امام بخاری سے متقدم تھے۔ واضح رہے کہ مصر سے سب سے بڑا دستہ باغیوں کا آیا تھا)

رانا محمد سعید شیعہ: اچھا۔ اب اصل سوال کا جواب دے دیں۔ حضرت عثمان رض کے قتل میں کون کون شامل تھا۔ بھرے مدینہ میں عثمان رض کا قتل ہوا آخر کسی نے تو کیا ہے نالوگوں نے دیکھا ہو گا نا۔ چند سر گرم لوگوں کے نام بتا دیں۔

ممتاز قریشی:

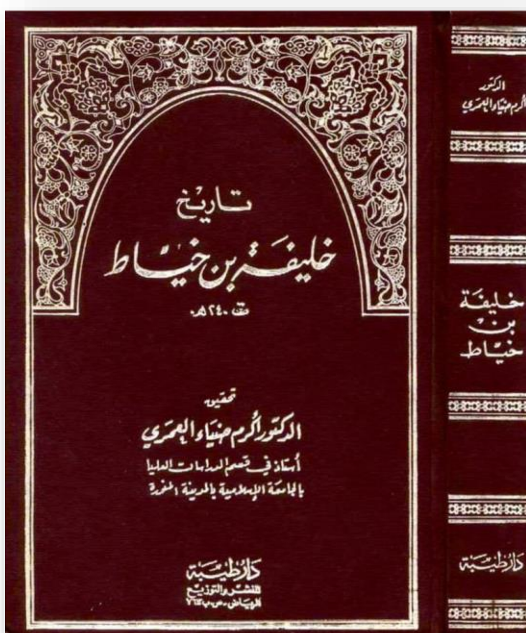

قالت عائشة: غضبت لكم من السوط ولا أغضب لعثمان من السيف؟ استعتبتموه حتى إذا تركتموه كالقلب المصفَّى قتلتموه » (١) .

حدثنا روح بن عبادة قال: نا سعيد بن عبد الرحمن عن ابن سيرين قال: قالت عائشة: مصتُموه مَوْصَ الإناء (٢) ثم قتلتموه .

محمد بن عمرو قال: نا أبومعاوية عن الأعمش عن خيثمة عن مسروق قال: قالت عائشة: تركتموه كالثوب النقي من الدنس ثم قربتموه تذبحونه كما يذبح الكبش . قال مسروق: فقلتُ: هذا عملكِ كتبتِ إلى الناس تأمرينهم بالخروج عليه . فقالت عائشة: والذي آمن به المؤمنون وكفر به الكافرون ما كتبت إليهم بسواد في بياض حتى جلست مجلسي هذا . قال الأعمش: فكانوا يرَون أنه كُتِبَ على لسانها (٣) .

وفيها بعث عثمان عبد الله بن عباس فأقام الحج ، وصلّى علي يوم النحر بالناس في المدينة .

وفيها قتل عثمان رحمة الله عليه يوم الجمعة لأيام بقين من ذي الحجة .

المعتمر بن سليمان قال: سمعت أبي قال: نا أبو عثمان النهدي قال: « قتل عثمان في أوسط أيام التشريق » (٤) .

أبو الحسن عن أبي معشر عن نافع قال: قتل يوم الجمعة لسبع عشرة أو ثمان عشرة خلت من ذي الحجة (٥) .

حدثنا عبد الأعلى بن الهيثم قال: حدثني أبي قال: قلت للحسن: أكان فيمن قتلَ عثمان أحد من المهاجرين والأنصار؟ قال: لا ، كانوا أعلاجاً من أهل مصر .

حدثني يحيى عن إسماعيل عن قيس قال: سمعت سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل

---

(١) ابن كثير: البداية والنهاية ١٩٥/٧ .

(٢) أي غسلتموه غسل الإناء .

(٣) المصدر السابق ١٩٥/٧ وقال ابن كثير: « وهذا إسناد صحيح إليها » .

(٤) في الأصل بالحاشية .

(٥) يذكر الذهبي في تاريخ الاسلام ج ٢ ص ١٤٧ نقلاً عن خليفة « لثمان خلت من ذي الحجة » .

ممتاز قریشی: صحیح روایات میں یہ بیان ہوا ہے کہ آپ کا قاتل ایک مصری شخص ہے۔(فتنۃ مقتل عثمان۔ص 205)

المملكة العربية السعودية
وزارة التعليم العالي
الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة
المجلس العلمي
عمادة البحث العلمي
رقم : ٢٧

فتنة مَقْتَلِ عُثْمَانَ بنِ عَفانْ

رَضيَ اللهُ عَنهُ وَأَرْضَاهُ

تأليف

الدكتور/ محمد بن عبد الله الغبّان

عضو هيئة التدريس في قسم التاريخ في الجامعة الإسلامية

الجزء الأول

مكتبة العبيكان

المبحث الرابع
قاتل عثمان

لقد اتّهم في مباشرة قتل عثمان - رضي الله عنه- عدة أشخاص، جاء ذلك في روايات كثيرة، منها المقبول، وأكثرها ضعيف مردود.

وفي الروايات الصحيحة أنه رجل أسود من أهل مصر [(١)]، ولكنها تختلف في تعيينه، ففي رواية منها أنه كان يقال له: حمار[(٢)]، وفي رواية ثانية: جبلة[(٣)]، وفي ثالثة: جبلة بن الأيهم[(٤)].

ومصدر هذه الروايات الثلاث واحد، وهو كنانة[(٥)] مولى صفية -رضي الله عنها-، اختلف فيها عليه، فروى عنه محمد بن طلحة بن مصرف الرواية الأولى والثالثة، وروى عنه زهير بن معاوية الرواية الثانية.

وزهير ثقة حافظ[(٥)] أما محمد فصدوق له أوهام [(٦)]،فرواية زهير هذه محفوظة، فتصبح رواية محمد - الأولى - شاذة لمخالفتها لرواية أوثق منها.

---

(١) ـ خليفة بن خياط، التاريخ، ١٧٦؛ من رواية الحسن البصري، وابن أبي شيبة، المصنف ١٥/٢٠٦؛ من رواية جندب الخير، بإسناد حسن لغيره، انظر الملحق الرواية رقم:[١١٤].
وابن سعد، الطبقات، ٣/٨٣- ٨٤، وابن عساكر، تاريخ دمشق، ترجمة عثمان، ٤١٧- ٤١٨، من رواية كنانة بإسناد صحيح، انظر الملحق الرواية رقم:[٦٧] ، وعلي بن الجعد، المسند ٢/٩٥٨ - ٩٥٩، بإسناد حسن.

(٢) ـ خليفة بن خياط، التاريخ، ١٧٥.

(٣) ـ البخاري، التاريخ الكبير، ٧/ ٢٣٧.

(٤) ـ أسد بن موسى - كما في الاستيعاب ٣/٣٤٩ مع الإصابة.

(٥) ـ انظر ترجمته في الملحق الرواية رقم:[٤٠].

(٦) ـ انظر ترجمته في الملحق الرواية رقم:[١٨].

-٢٠٥-

جائیں۔۔ تحقیق کریں اور میری دلیل کا کوئی علمی رد تلاش کر کے پیش کریں۔

اللہ حافظ۔

رانا محمد سعید شیعہ: نام معلوم نہیں ؟؟؟؟

ممتاز قریشی: روایات میں مصری شخص کا تعین نہیں ہے، تین نام مذکور ہیں۔ ممکن ہے تینوں ہوں۔ کئی لوگوں نے حملہ کیا تھا۔

رانا محمد سعید شیعہ: مطلب مکتب دیوبند کے تمام لوگ جو دن رات مالک اشتر اور ابن سباء پر بہتان لگاتے ہیں وہ جھوٹے ہیں نا!

ممتاز قریشی: جب ہنسنے سے فرصت ملے تو علمی جواب دیجئے گا۔ وقت کی قید نہیں ہے۔ 👍

رانا محمد سعید شیعہ: تین نام کون کون سے ؟

ممتاز قریشی: ابن سبا پیٹ پیچھے چھرا گھونپنے والا تھا۔ اسی کے سکھائے ہوئے تھے۔

رانا محمد سعید شیعہ: وقت کی قید نہیں صحیح السند روایت سے حضرت عثمان رض کا قاتل سامنے لے آئیں کہ کون تھا کہاں سے تھا حسب نسب نام ولدیت کیا تھا؟

ممتاز قریشی: روایت پڑھنا بھی نہیں آرہا۔ یا دیکھا تک نہیں۔ یہ تو حال ہے عالم صاحب کا۔!!

رانا محمد سعید شیعہ: چلیں ابن سباء ہی اہلسنت کی صحیح السند روایت سے ثابت کریں۔ وقت کی قید نہیں۔ میں عالم ہوں ہی نہیں۔

ممتاز قریشی: واہ۔۔۔ جنہیں اصول کافی کے مصنف کلینی کے حسب نسب ولدیت شروعاتی حالات کا علم نہیں انہیں قاتل عثمان کی تفصیل چاہئے۔ حیرت ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: آپکی پیش کردہ سکینز میں کسی کا بھی نام نہیں ہے۔ ہے کسی کا نام ؟؟؟؟؟

ممتاز قریشی: کیا آپ اپنے چوتھی صدی کے مجتہد کے بارے میں تفصیل جانتے ہیں؟ کہاں سے پڑھا تھا؟ کہاں بڑا ہوا تھا؟

رانا محمد سعید شیعہ: حیرت ہے کہ بھرے مدینہ میں عثمان رض قتل ھو گئے لیکن قاتل نا مل سکا قاتل کے طرفداران نا مل سکے۔

ممتاز قریشی: حیرت تو اس پر ہونی چاہئے کہ بغیر دلیل کے صحابہ کرام کو شیعہ قاتلین عثمان کہتے ہیں۔ اللہ کی پناہ۔

رانا محمد سعید شیعہ: نہیں میں نہیں جانتا۔ کیا شیخ کلینی اور عثمان رض کو آپ برابر سمجھتے ھیں؟؟؟؟؟ اگر نہیں تو پھر منہ چھپائی کی خاطر بے تکی منطق نا گھڑو۔

ممتاز قریشی: دلیل کا رد لائیں۔ ہنسنے سے عزت نہیں بچے گی۔ 😁

شیخ کلینی چوتھی صدی کا ہے۔ اس کے حالات نا معلوم ہیں۔ اور آپ کو 36 ھجری کے واقعہ میں ایک بدمعاش ٹولے میں موجود قاتل کا نام حسب نسب ولدیت چاہئے؟ کمال تعجب کا مقام ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: کہاں ہے اس میں حمار جبلہ اور جبلہ بن الایھم؟؟؟؟؟

ممتاز قریشی: مجھے واقعی افسوس ہوتا ہے جب شیعوں سے کبھی گفتگو کرتا ہوں۔ جب گفتگو میں شیعہ ہنسنے لگے تو سمجھ لیتا ہوں کہ بندہ عاجز ہو گیا ہے۔ چلیں معاف کیا۔ خوش رہیں۔

حمار، جبلہ اور جبلہ بن الایھم نظر نہیں آرہے؟ سوری یہ اسکین بھیجا تھا۔

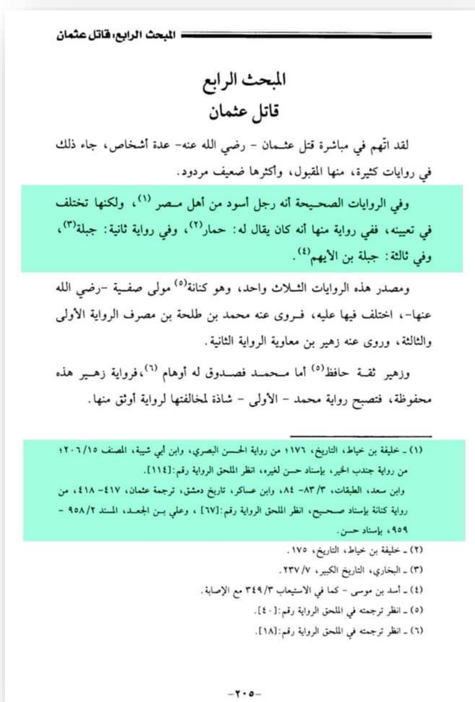

المبحث الرابع، قاتل عثمان

المبحث الرابع

قاتل عثمان

لقد اتّهم في مباشرة قتل عثمان - رضي الله عنه- عدة أشخاص، جاء ذلك في روايات كثيرة، منها المقبول، وأكثرها ضعيف مردود.

وفي الروايات الصحيحة أنه رجل أسود من أهل مصر (١)، ولكنها تختلف في تعيينه، ففي رواية منها أنه كان يقال له: حمار(٢)، وفي رواية ثانية: جبلة(٣)، وفي ثالثة: جبلة بن الأيهم(٤).

ومصدر هذه الروايات الثلاث واحد، وهو كنانة(٥) مولى صفية -رضي الله عنها-، اختلف فيها عليه، فروى عنه محمد بن طلحة بن مصرف الرواية الأولى والثالثة، وروى عنه زهير بن معاوية الرواية الثانية.

وزهير ثقة حافظ(٥) أما محمد فصدوق له أوهام (٦)، فرواية زهير هذه محفوظة، فتصبح رواية محمد - الأولى - شاذة لمخالفتها لرواية أوثق منها.

(١) ـ خليفة بن خياط، التاريخ، ١٧٦؛ من رواية الحسن البصري، وابن أبي شيبة، المصنف ١٥/٢٠٦؛ من رواية جندب الخير، بإسناد حسن لغيره، انظر الملحق الرواية رقم:[١١٤].
وابن سعد، الطبقات، ٣/٨٣- ٨٤، وابن عساكر، تاريخ دمشق، ترجمة عثمان، ٤١٧- ٤١٨، من رواية كنانة بإسناد صحيح، انظر الملحق الرواية رقم:[٦٧] ، وعلي بن الجعد، المسند ٢/٩٥٨ - ٩٥٩، بإسناد حسن.

(٢) ـ خليفة بن خياط، التاريخ، ١٧٥.

(٣) ـ البخاري، التاريخ الكبير، ٧/٢٣٧.

(٤) ـ أسد بن موسى - كما في الاستيعاب ٣/٣٤٩ مع الإصابة.

(٥) ـ انظر ترجمته في الملحق الرواية رقم:[٤٠].

(٦) ـ انظر ترجمته في الملحق الرواية رقم:[١٨].

-٢٠٥-

رانا محمد سعید شیعہ: کمال تعجب ہے کہ مشہور قاتلین کے آپ انکاری ہیں جنہیں آپکے تقریبا تمام محدثین نے بطور قاتل متعارف کروایا۔ لیکن آپ قاتل پیش بھی نہیں کر سکتے۔

ممتاز قریشی: مشہور قاتلین ہونا آپ کے لئے حجت ہے؟ مشہور ہونا سچ ہونے کی علامت ہے؟ اب بونگیاں تو نہ ماریں۔

رانا محمد سعید شیعہ: اسکی سند کہاں ہے جس سے حمار، جبلہ اور جبلہ بن ایھم قاتل منقول ہیں۔
یہ بونگیاں آپکے محدثین نے ماری ہیں میں فقط ناقل ہوں حضور۔

ممتاز قریشی: مطلب شیعہ محدثین نے اپنی کتب میں سب صحیح روایات ہی بیان کی ہیں؟ کیونکہ ضعیف روایات تو آپ کے نزدیک بونگیاں ہیں۔ کیا خیال ہے؟
روایات میں مصری شخص کا تعین نہیں کیا گیا۔ تھوڑا وقت نکال کے میری دلیل پر آرام سے غور کر لیں۔ ایک ہی بات بار بار پوچھنے سے بہتر ہے۔ پہلے دلیل دیکھ لیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: بالکل نہیں۔ لیکن جرح و تعدیل کی کتب زرا پڑھیں اپنی اور صحابہ کے حالات پر لکھی گئی کتب پڑھیں۔ اسکا مطلب آپکے جرح و تعدیل کے آئمہ جھوٹ بھی لکھتے رہے ہیں اپنی کتب میں۔ حضرت جی یہاں معاملہ اور ہے۔ آپ کے محققین اتنے جاہل بونگے تھے اور انکی تحقیق اس قدر ناقص تھی کہ صحابہ کو قاتل ٹھہراتے تھے تو عام راویوں کا کیا حال کیا ہو گا۔ مطلب آپکا تو جرح و تعدیل جس پر سارا مذہب کھڑا سب دھڑام سے گر گیا۔ ایک دو نہیں کثیر نے صحابیوں و قاتل ٹھہرایا عثمان رض کا۔
یہ تھی تحقیق انکی صحابہ پر تو عام راویوں کا تو اللہ ہی حافظ

ممتاز قریشی: کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔ اصل نکتہ لکھیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: دیکھ لی ہے دلیل۔ لکھا ہے صحیح روایات کے مطابق مصر کا ایک شخص قاتل تھا اور آگے شک کی بناء پر تین لوگوں کے نام لکھے ہیں۔

ممتاز قریشی: میں اگر شیعہ مجتہدین پر مزید کچھ لکھوں گا تو بات اصل نکتہ سے ہٹ جائے گی۔ صرف کلینی صاحب کی جھلک دکھائی ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: بیشک سب پر لکھ دیں میری صحت پر کوئی اثر نہیں۔ بس آپ عثمان رض کے قاتلوں کے نام صحیح سند سے پیش کر دیں۔

ممتاز قریشی: چلیں۔۔ آپ مزید تحقیق کر لیں۔ پھر کسی وقت گفتگو کرتا ہوں۔ اللہ حافظ

اللہ کے بندے۔۔۔ بالفرض کسی قاتل کا نام نہ بھی ملے تو یہ اس بات کی دلیل کیسے ہو گی کہ صحابہ کرام بھی شامل تھے؟ ذرا عقل بھی استعمال کر لیں۔ جب تک کسی صحیح روایت سے تصریح نہ ہو، کوئی کیسے کسی کو قاتل ٹھرا سکتا ہے؟ یہ منصف مزاجی تو نہیں ہے۔

مجھے کچھ اور کام بھی ہیں۔ بعد میں اہل بیت کی حضرت عثمان کی حفاظت پر بھی دلیل دوں گا۔ فکر نہ کریں۔ علاج پورا کروں گا۔ باقی شفا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: مطلب آپکے جرح و تعدیل کے آئمہ منصف مزاج نہیں تھے۔ جسے چاہتے لکھ دیتے جسے چاہتے کذاب اور آپ انہی کی دی گئی ان ناقص تحقیقات سے اپنا مذہب بناتے ہیں۔
😂😂😂😂😂😂

آپ پہلے حضرت عثمان رض کے قاتل تو ڈھونڈ لیں۔ جہاں آپکے ٹاپ کلاس محدثین کی تحقیق ناقص قرار پائی وہاں آپ اپنی تحقیق لیکر نکلے لیکن قاتلوں کا سراغ نا لگا سکے۔ اب عام عوام آپکی مانے یا آپکے جلیل القدر جمہور آئمہ کی۔

ممتاز قریشی: بھائی۔۔۔ آپ میرے کسی جواب پر غور تو ایک طرف، پڑھ بھی نہیں رہے۔۔ اوپر میں نے قاتلین عثمان کے تین طبقات بھی بیان کئے ہیں۔ محدثین کی تحقیق ناقص اس وقت ہوتی جب قاتل کوئی ایک ہوتا۔ جب ہزاروں کی تعداد ہو تو روایات میں بھی مختلف نام ذکر ہوں گے۔ اصل میں آپ کو صرف مخالفت کرنی ہے اور منکر بننا ہے۔ آپ کا مقصد حق تک پہنچنا ہوتا تو علمی گفتگو کرتے۔ خیر۔۔ میں اپنا مقصد حاصل کر چکا۔

قاتلین کو ڈھونڈنے کی فکر جنہیں آجکل ہوتی ہے وہ تو قیامت تک پریشان رہیں گے۔ ہم تو سیرت اہل بیت کی طرح ان قاتلین پر لعنت بھیجتے ہیں۔ سبائی گروہ بدمعاش ٹولہ اپنے برے انجام کو پہنچ بھی گیا۔

آپ کو تو اپنے علامہ کلینی کی فکر کرنی چاہئے۔ تحقیق کریں کہ کہاں سے آیا تھا۔ نام نسب ولدیت کی تفصیل بھی ڈھونڈ کے آئیں۔ اس طرح شاید ہدایت مل جائے۔

رانا محمد سعید شیعہ: نام نسب ولدیت چھانٹنے پر ہم اتر آئے تو آپ برداشت نہیں کر سکیں گے اسلئے اس غیر ضروری گفتگو کو ترک کر دیجئے حضور۔

سبائی گروہ بدمعاش ٹولے کے لوگوں کا کچھ اتا پتا دیجئے جنہوں نے حضرت عثمان رض کو بھرے مدینے میں شہید کیا۔ اور مدینے والے چپ رہے۔ قاتلوں کا نام بھی نہیں لیتے تھے کسی کو بتاتے بھی نا تھے ایسا تو ممکن نہیں نا۔ چلیں سبائی ٹولے کے گرو عبداللہ ابن سبا کے بارے میں جتنی صحیح السند روایات اہلسنت منابع سے آپ کے پاس ہیں وہی لے آئیں انہیں دیکھ لیتے ہیں کہ کیا عبداللہ ابن سبا حضرت عثمان رض کا قاتل ثابت ہوتا ہے یا پھر یہ افسانہ گھڑا گیا ہے، اصل قاتلوں پر پردہ ڈالنے کیلئے۔

سجاد راجپوت! بھائی صاحب اہلسنت ہونے کے ناطے آپ یہ سب گفتگو جو میری اور ممتاز قریشی صاحب کی ہے۔ یہ پڑھیئے اور ایمان سے بتائیے کیا قریشی صاحب نے میرے سوال کا جواب دیا ہے یا ادھر ادھر کی سب چھوڑیں لیکن اصل سوال کی طرف نہیں آئے۔

اب کیونکہ آپ کی رٹ ہے صحیح السند روایت کی۔ اپنے جرح و تعدیل کے آئمہ کی تحقیق تو آپ نے جوتے کی نوک پر رکھتے ہوئے انکی عزت کا جنازہ نکال دیا اور انکی جرح و تعدیل کو مردود قرار دیکر انکے دھرمی اصولوں کو رد کر دیا۔ اب آپ اپنی تحقیق سے صحیح السند روایت پیش کریں کہ عبداللہ ابن سبا حضرت عثمان کا قاتل تھا

ممتاز قریشی: اصل میں آپ کے ساتھ ایک مسئلہ ہے۔ آپ کے ذہن میں صرف اپنی بات فٹ ہے۔ آپ آگے پیچھے سوچنے سے بھی قاصر ہیں۔ سامنے والے کا موقف سمجھنے کی کوشش تک نہیں کرتے۔

آپ بضد ہیں کہ قاتلین عثمان بمعہ نام نسب اور ولدیت تک کی تفصیل صحیح روایت سے ثابت کی جائے۔

دوسری طرف میں صرف ایک ہلکا سا جھٹکا دیکر یہ نکتہ سمجھا چکا ہوں کہ آپ کے اصول اربعہ کی اوّل نمبر کتاب اصول کافی کا مؤلف علامہ کلینی جو چوتھی صدی کا ہے، اس کے متعلق تاریخ کی کتب تو ایک طرف اپنی شیعہ کتب سے بھی مکمل احوال زندگی دکھانے سے قاصر ہیں۔ اب اتنی اہم کتاب لکھنے والے مصنف کا احوال نامعلوم ہو سکتا ہے تو اس سے بھی ڈھائی صدی صدی پہلے کے وقوع پذیر واقعے میں ڈھائی ہزار بد معاشوں میں سے ایک یا دو قاتلین کا نام نسب اور ولدیت کے تعین کا مطالبہ کرنا کس قدر مضحکہ خیز ہے۔

میں نے کب کس کی جرح و تعدیل کو مردود قرار دیا ہے؟ آپ نے تو ابھی تک کوئی شمع تک نہیں جلائی۔ میرے دلائل پر علمی جواب دینے کے بجائے ہنستے رہے اور آخر میں قاتلین کے نام نسب اور ولدیت کا مطالبہ تک کر دیا۔

نام نسب اور ولدیت پر آپ نے ہی مطالبہ کیا ہے۔ میں نے جواب دیا تو غصہ کیوں؟

دوسری بات نسب کے متعلق سوال یا مطالبہ کرنا کسی کے نسب پر طعن کرنا ہرگز نہیں ہوتا۔ آپ کو اگر شوق ہو تو اس موضوع پر بھی آپ سے گفتگو ہو سکتی ہے۔ اہل سنت آپ لوگوں کی طرح جھوٹی باتیں اور باطل دعوے نہیں کرتے۔ ہم جو مؤقف رکھتے ہیں، اس کی تائید میں دلائل بھی رکھتے ہیں۔ الحمدللہ۔

رانا محمد سعید شیعہ: اچھا چلو لمبی لمبی چھوڑ کر اور شیخ کلینی کی بات کر کے اصل بات سے فرار نا ہو۔

ابن سبا پر الزام لگاتے ہو حضرت عثمان رض کے قتل کا۔ ایک صحیح السند روایت پیش کر دو کہ ابن سبا نے حضرت عثمان رض کو قتل کیا۔

دوم-ڈھائی ہزار بد معاشوں والی کہانی کسی صحیح السند روایت سے پیش کر دو۔

آپکے جمہور آئمہ نے چند صحابہ کے نام دیئے اپنی کتب میں بطور قاتلین عثمان رض۔ انہی آئمہ نے راویان حدیث پر جرح و تعدیل کی ہے جب ان آئمہ کی تحقیق صحابہ جیسے بزرگوں پر صحیح نہیں تو عام راویان پر کیسے مانی جا سکتی ہے اس سے تو آپکا سارا کھیل ہی ختم ہو جائے گا۔

ممتاز قریشی: میں اسی لئے شیعوں سے فیس بک پر گفتگو نہیں کرتا۔ نہ موضوع پر گفتگو، نہ فریق مخالف پابند۔۔۔بس روز ایک نئی بات، نیا سوال، نیا اعتراض! بحر حال پڑھنے والوں تک میری بات پہنچ چکی اور میرا مقصد پورا ہو چکا۔ آپ لوگوں کے پاس قاتلین عثمان کے متعلق تاریخ اسلام یا اہلسنت کتب تو ایک طرف اپنی شیعہ کتب میں بھی کوئی معتبر روایت موجود نہیں ہے کہ فلاں فلاں صحابہ کرام نے حضرت عثمان غنی کو قتل کیا۔ معاذاللہ۔ جب دلیل ہی نہیں تو پھر اعتراض کرکے اپنی آخرت کیوں خراب کرتے ہو۔

ویسے اگر مزید اچھل کود مچانے کا شوق ہو تو واٹس آپ پر باقائدہ نظم وضبط سے گفتگو کرنے کو تیار ہوں۔ سبائی گروہ اور ملعون ابن سبا پر صحیح روایات بھی دوں گا اور اہل بیت کرام کا دفاع کرنا بھی ثابت کروں گا۔ ان شاء اللہ۔

یہاں پر تو دلیل دینے پر دانت نکال کر آپ نے جان چھڑا دی اور پھر روز نیا اعتراض، نیا سوال رکھ دینا علمی گفتگو کا طریقہ نہیں ہوتا۔ اور فرمائشی پروگرام میں کرتا نہیں ہوں۔ کسی صحابی کے متعلق آپ کے پاس دلیل ہے نہیں، دوسرے کی دلیل رد بھی نہیں کرنی اور ماننا تو ہے نہیں۔ کیا فائدہ فضول مغزماری کا۔

رانا محمد سعید شیعہ: میرے عزیز میں اپنی طرف سے تو کہہ ہی نہیں رہا کہ فلاں صحابی قاتل عثمان رض ہے میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ آپکے آئمہ محدثین، جنہوں نے صحابہ کے حالات و واقعات پر کتابیں لکھیں جن کی کتابیں بنیاد ہیں صحابیت و غیر صحابیت کے معیار کی۔ جنہوں نے جرح و تعدیل میں افراد پر نقد و کلام کیا۔ انہوں نے حضرت عثمان رض کے قاتل صحابہ کو قرار دیا ہے میں نے نہیں۔ یہ انکی تحقیق ہے میری نہیں میں فقط ان کی تحقیق کا ناقل ہوں۔

میرا تو اصل سوال ہی کچھ اور ہے۔ جسے آپ مدرسہ کا چندہ سمجھ کر کھا گئے ہیں اور جواب دینے سے عاجز ہیں۔ آپ نے کہا ڈھائی ہزار سبائیوں نے حضرت عثمان رض کا محاصرہ کیا تھا۔ میں نے مطالبہ کیا یہ بات صحیح السند سے ثابت کریں۔ آپ نے کہا عبداللہ ابن سبا کو حضرت عثمان کا قاتل کہا، میں نے کہا صحیح السند روایت سے پیش کریں۔ یہ وہ سوال ہیں جنہیں آپ مال مفت دل بے رحم کا مصداق جان کر جواب نہیں دے رہے،

اللہ کے بندے دلیل دی کونسی ہے اب تک جسے میں نے مانا نہیں۔ گندم کے سوال کا جواب چنا لکھ کر دو گے تو پڑھنے والے تو ہنسے گا نا۔

ابن سباء پر جو صحیح السند روایات ہیں وہ یہاں پیش کر دو اور اسے عثمان رض کا قاتل ثابت کر دو اتنی سی بات ہے۔ مگر تم دنیا جہان کے غیر مطلوبہ سوالوں کے جواب دے رہے ہو لمبے لمبے کمنٹس پھینک رہے ہو۔ دھیان نہیں دے رہے تو بس اصل سوال کی طرف دھیان نہیں دے رہے۔ جان بوجھ کر۔

ممتاز قریشی: میرے عزیز ترین۔۔۔ ائمہ محدثین سے اس روایت کو ہی پیش کر دیں جس کی بنا پر آپ نے اپنا نظریہ یہ بنالیاہے کہ صحابہ حضرت عثمان کے قاتل تھے۔ میں پہلے دن سے یہی تو پوچھ رہا ہوں۔

آپ نے کہا قاتل کا نام ☜ میں نے فہرست پیش کر دی۔
آپ نے کہا ☜ کسی صحیح روایت سے قاتلین کی نشاندھی کر دیں ☜ میں نے مصری شخص کا قاتل ہونا ثابت کر دیا بشمول تین ناموں کے۔

اس کے بعد بجائے میری باتوں کا رد کرنے کے آپ نے نیا سوال رکھ دیا کہ ڈھائی ہزار سبائی اور ابن سبا پر بھی صحیح روایت پیش کروں۔۔ اگر چہ میرے پاس اس کا شافی علاج موجود ہے۔ لیکن کیا میں یہاں آپ کو انٹرویو دینے آیا ہوں۔

پہلے جو دلائل دئے ان پر کوئی مؤقف دئے بغیر سوال کے اوپر سوال پوچھ کر آپ سمجھ رہے ہیں کہ بڑا تیر مار لیا ہے۔ علمی گفتگو اس طرح ہوتی ہے۔ جس سوال کا جواب دو، اس پر کوئی اظہار رائے کئے بغیر دوسرا سوال شروع؟

گفتگو ہمیشہ دو طرفہ ہوتی ہے۔ افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔۔ آج تک کوئی ایسا شیعہ اہل علم نہیں ملا جو واقعی علمی گفتگو کرنے کا اہل ہو۔ سب ایک سے بڑھ کر ایک ملے ہیں۔ میرا کونسا جواب غیر متعلق ہے؟ اگر غیر مطلوبہ سوالوں کے جواب دئے ہیں تو ان غیر مطلوبہ سوالوں کو پوچھا کس نے تھا؟

ویسے قاتلین کی نشاندھی صحیح روایت سے کرنا آپ کے نزدیک غیر مطلوبہ ہے۔۔باقی جھوٹی روایات آپ کے نزدیک مطلوبہ ہیں۔ عقل نہ ہو تو موجاں ہی موجاں۔

بس اپنے لوگوں کے سامنے عزت بچانے میں لگے ہوئے ہو۔باقی کل خیر ہے!

میں تو دوٹوک بانگ دھل مؤقف لکھتا رہاہوں کہ یہ پوسٹ مکروفریب اور جھوٹ پر مبنی ہے۔ کسی صحیح روایت سے کوئی ایک صحابی بھی قاتلین عثمان میں شامل نہیں تھا۔ ایسے مؤقف رکھتے کیوں ہو جس پر بعد میں شرمندگی ہو۔

میں ڈھکی چھپی اور گھما پھرا کر گفتگو کرتا نہیں ہوں اور نہ سامنے والے کو ایسی فنکاری کرنے دیتا ہوں۔

میرے پاس الحمدللہ قاتلین عثمان کے متعلق کافی صحیح روایات موجود ہیں۔آپ لوگ جتنی چاہیں کوشش کر لیں قاتلین میں سے کوئی ایک صحابی نہیں ملے گا۔اگر کسی صحابی پر الزام لگائیں گے تو وہ روایت ضعیف ہو گی یا پھر روایت صحیح ہوئی تو وہ صحابی ہی نہیں ہو گا۔قیامت تک چیلینج ہے۔ 👍

رانا محمد سعید شیعہ: وہی صحیح روایات تو آپ سے مانگ رہاہوں جنہیں آپ پیش نہیں کررہے۔ایک روایت پیش کی جس میں کسی کا نام ہی نہیں ہے. عبداللہ ابن سباء قاتل عثمان رض ہے۔یہ صحیح السند روایت سے دکھائیں۔دوڈھائی ہزار کاٹولہ اسکی سربراہی میں حملہ آور ہوا دکھائیں نا صحیح السند سے۔

سجاد راجپوت!دیکھنا ابھی بہت ساری صحیح روایات آئیں گی۔

سجاد راجپوت: میں دیکھ رہاہوں راناسعید!

ممتاز قریشی: چلیں ایک اور روایت رکھتاہوں۔ قاتل کانام بھی ہے اور اس کااقرار بھی کہ میں ہی قاتل ہوں۔اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہ اسی روایت میں حضرت حسن بن علی بھی تین نوجوانوں کے ساتھ حضرت عثمان کادفاع کررہے تھے اور زخمی بھی ہوگئے تھے۔ مانناتو آپ کو ہے نہیں۔لیکن پڑھنے والوں تک حق پہنچانا بھی ضروری ہے۔

کنانہ مولی صفیہ بیان کرتے ہیں: میری عمر چودہ برس تھی، میں مقتل عثمان رض میں حاضر تھا، ہمیں (ام المومنین) سیدہ صفیہ بنت حیی رض نے خچر پر کاٹھی ڈالنے کا کہا تو ہم نے خچر پر کاٹھی رکھی۔ پھر ہم آپ رض کے ارد گرد (سیدنا عثمان کے گھر کے) دروازے تک چلتے رہے، وہاں دیکھا کہ اشتر (مالک بن حارث جو مالک اشتر نخعی کے نام سے مشہور ہیں) اور اس کے ساتھی کھڑے تھے، اشتر نے سیدہ صفیہ رض سے کہا: آپ اپنے گھر واپس چلی جائیں مگر سیدہ نے انکار کیا، تو اشتر نے نیزہ اٹھایا اور خچر کی پیٹھ پر دے مارا، خچر بدکا اور اس نے اگلی ٹانگیں اٹھالیں، کاٹھی سرک گئی، قریب تھا کہ نیچے گر جاتی، جب سیدہ نے یہ سلوک دیکھا تو فرمایا: مجھے واپس لے جائیں، مجھے واپس لے جائیں۔ (میں نے دیکھا) قریش کے چار نوجوانوں کو گھر سے اٹھا کر باہر لایا گیا، جو خون میں لت پت تھے، یہ چاروں سیدنا عثمان رض کا دفاع کرتے رہے، وہ یہ تھے: حسن بن علی، عبد اللہ بن زبیر، محمد بن حاطب اور مروان بن حکم۔ (راوی محمد بن طلحہ کہتے ہیں) میں نے کنانہ سے پوچھا: کیا محمد بن ابی بکر بھی سیدنا عثمان کی شہادت میں شریک تھے؟ فرمایا: معاذ اللہ! وہ تو عثمان کے پاس گئے تھے تو آپ نے ان سے فرمایا: آپ مجھے قتل کرنے والے نہیں ہیں، اس کے علاوہ بھی گفتگو ہوئی تو محمد بن ابی بکر نکل آئے اور دم عثمان بنانے میں شریک نہ ہوئے۔ (راوی) محمد بن طلحہ کہتے ہیں: میں نے کنانہ سے پوچھا: سیدنا عثمان کو کس نے شہید کیا؟ فرمایا: عثمان رض کو ایک مصری (یہودی) نے شہید کیا، جس کا نام جبلہ بن ایہم تھا، پھر اس نے (مدینہ کی گلیوں میں) تین چکر لگائے اور تین بار یہ پکارا: میں (نعوذ باللہ!) نعثل کا قاتل ہوں۔ میں نے پوچھا: شہادت والے دن سیدنا عثمان کہاں تھے؟ فرمایا: (اپنے) گھر میں۔

(مسند إسحاق بن راهويه : 2088، وسنده حسن)

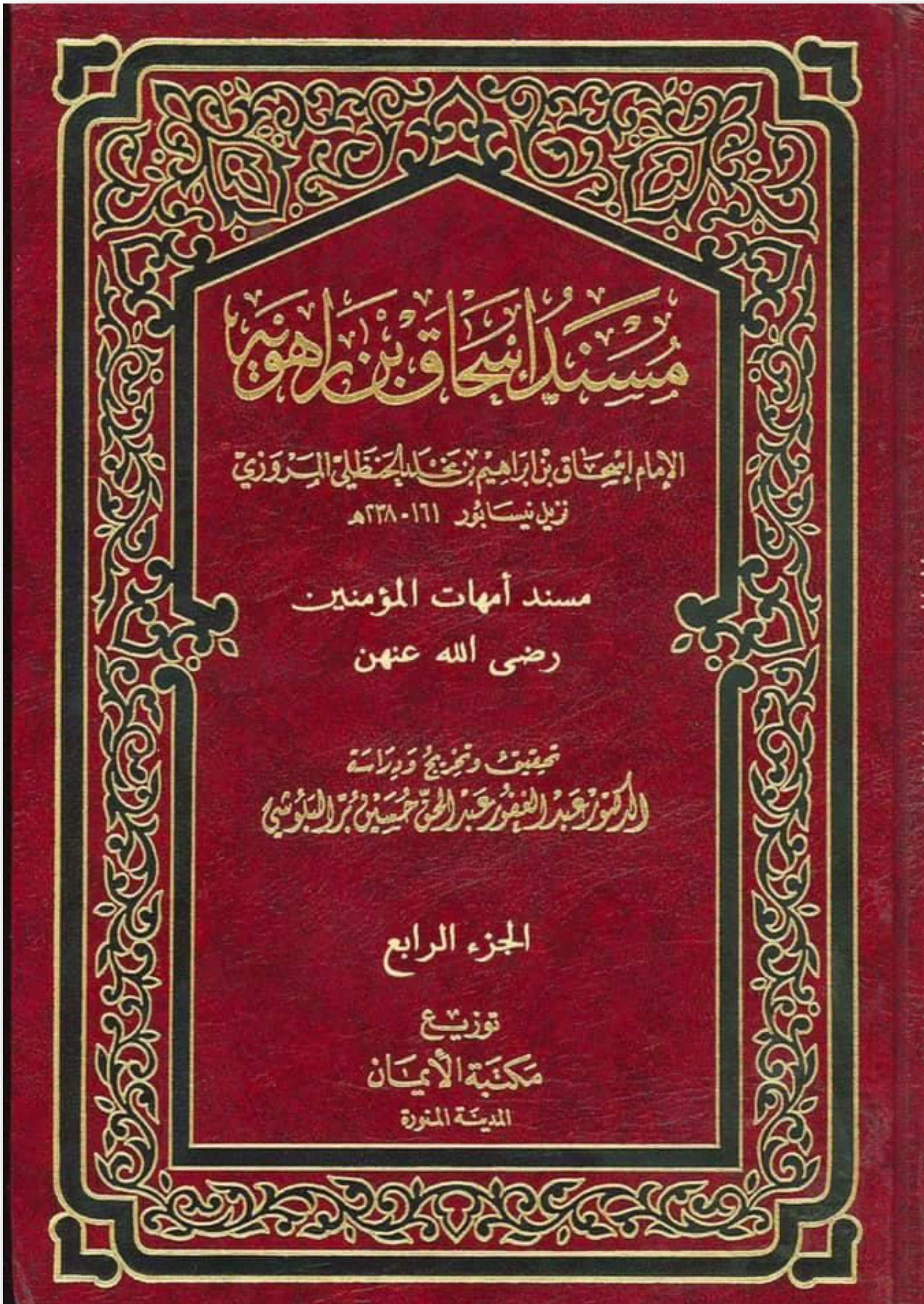
مسند إسحاق بن راهويه
الإمام إسحاق بن إبراهيم بن مخلد الحنظلي المروزي
نزيل نيسابور ١٦١-٢٣٨هـ
مسند أمهات المؤمنين
رضى الله عنهن
تحقيق وتخريج ودراسة
الدكتور عبد الغفور عبد الحق حسين بر البلوشي
الجزء الرابع
توزيع
مكتبة الإيمان
المدينة المنورة

أهلها رأيت كأنّي وهذا الذي الله أرسله، وملك يسترنا بجناحه فردوا عليها رؤياها فقالوا لها قولاً شديداً.

١٣ ــ ٢٠٨٧ أخبرنا عبدالرزاق، أنا معمر، عن ثابت، عن أنس قال: بلغ صفية أن حفصة قالت: بنت يهودي، فبكت: فدخل رسول الله ـ صلى الله عليه وسلم ـ وهي تبكي، فقال: ما لكِ؟ فقالت: إنّ حفصة قالت: هي ابنة يهودي قال: والله إنّك لابنة نبي وإنّ عمّكِ لنبيّ وإنّك لتحت نبيّ، فيم تفخر عليكِ ثم قال: اتّقي الله يا حفصة.

١٤ ــ ٢٠٨٨ أخبرنا أبو عامر العقدي، نا محمد(١) وهو ابن طلحة بن مصرف، حدثني كنانة(٢) مولى صفية بنت حيي أنّه شهد مقتل عثمان ـ رضي الله عنه ـ قال: وأنا يومئذ ابن أربع عشرة سنة، قال:

أمرتنا صفية بنت حيّي أن نرحل بغلة بهودج فرحلناها ثم مشينا حولها إلى الباب فإذا الأشتر(٣) وناس معه، فقال الأشتر لها: ارجعي إلى بيتكِ فأبت فرفع قناة معه أو رمحا فضرب عجز البغلة فشبّت البغلة ومال الهودج حتى كاد أن يقع، فلمّا رأت ذلك قالت: ردّوني، ردّوني، وأخرج

---

١٣ ــ رجاله ثقات كلّهم.

تخـــريجـــه:

أخرجه عبدالرزاق في مصنفه (١١/٤٣٠ ـ ٤٣١) والترمذي في سننه (٥/٧٠٩) المناقب، باب فضل أزواج النبيّ ﷺ عن إسحاق بن منصور وعبد بن حميد وأحمد في مسنده (٣/١٣٥ ـ ١٣٦) والطبراني في الكبير (٢٤/٧٠) عن إسحاق بن إبراهيم جميعهم عن عبدالرزاق بهذا الإسناد مثله.

(١) هو اليامي كوفي صدوق له أوهام. انظر التقريب (٤٨٥).

(٢) هو كنانة مولى صفية يقال اسم أبيه نُبيه، مقبول، ضعّفه الأزدي بلا حجة، وقال الذهبي: وثق. المصدر نفسه (٤٦٢)، والكاشف (٣/١١).

(٣) هو مالك بن الحارث الملقب بالأشتر.

١٤ ــ رجاله بين ثقة وصدوق سوى كنانة مقبول.

٢٦١

من الدار أربعة نفر من قريش مضروبين محمولين كانوا يدرؤون عن عثمان، فذكر الحسن بن علي وعبدالله بن الزبير وأبا[1] حاطب ومروان بن الحكم، قلت: فهل يدي محمد بن أبي بكر بشيء من دمه، فقال: معاذ الله دخل عليه، فقال له عثمان: لست بصاحبه وكلّمه بكلام فخرج ولم يتد من دمه بشيء قلت: فمن قتله؟ قال: رجل من أهل مضر يُقال له جبلة بن أيهم فجعل ثلاثاً يقول: أنا قاتل نعثل، قلت: فأين عثمان يومئذ؟ قال: في الدار.

١٥ ــ ٢٠٨٩ أخبرنا الملائي[2]، نا سفيان[3]، عن سلمة بن كهيل، عن أبي إدريس المُرهبي[4]، عن مسلم[5] بن صفوان، عن صفية، عن

(١) في الأصل «أبي حاطب» والتصويب من مقتضى القواعد.
(٢) هو أبو نعيم الفضل بن دُكين.
(٣) هو الثوري.
(٤) المُرهبي، بضم أوّله وكسر الهاء بعدها موحدة، الكوفي اسمه سوّار أو مساور صدوق يتشيع. انظر التقريب (٦١/٧).
(٥) مسلم بن صفوان مجهول. المصدر السابق نفسه (٥٣٠). وانظر التهذيب (١٣٣/١٠).

١٥ ــ رجاله بين ثقة وصدوق سوى مسلم بن صفوان صحّح الترمذي حديثه هذا، وقال الحافظ ابن حجر: ـ في التهذيب (١٣٣/١٠) ـ «وهو معلول».

تخـــريجــــه:

أخرجه الترمذي في سننه (برقم ٢١٨٤) الفتن، باب ما جاء في الخسف وابن ماجه في سننه (برقم ٤٠٦٤)، باب جيش البيداء وأحمد في مسنده (٣٣٧/٦) جميعهم من طريق أبي نعيم.

وأحمد (٣٣٦/٦ ـ ٣٣٧) عن وكيع وعبدالرّحمن بن مهدي وأبو يعلى في مسنده (٤٩٣/١٢) و(٣٤/١٣) عن أبي خيثمة عن وكيع كلاهما عن سفيان به، والطبراني في الكبير (٧٦/٢٤) عن علي بن عبدالعزيز ثنا أبو نعيم ثنا صفوان عن سلمة بن كهيل به.

٢٦٢

رانا محمد سعید شیعہ: پوری چیزیں لیکر حاضر ہو جائیں نا۔ عبد اللہ ابن سبا کو تو یاد رکھیں صحیح السند روایت کیساتھ

ممتاز قریشی: عبد اللہ ابن سبا کے متعلق اہل سنت نے کبھی یہ دعوی نہیں کہ وہ براہ راست اس سانحہ میں ملوث تھا۔ میرا چیلینج برقرار ہے۔ کسی ایک صحابی کے متعلق صرف ایک صحیح روایت لائیں جو آپ کے نزدیک قاتلین عثمان میں شامل تھا۔ اگر نہیں لاسکتے تو اس مؤقف سے رجوع کر کے توبہ کر لیجئے گا۔ آگے آپ کی مرضی ہے۔ ہر کسی کو اپنی قبر میں جانا ہے۔

اب کسی نئے سوال کے ساتھ ہی ظاہر ہوں گے۔ مجھے بخوبی علم ہے۔ بچپن سے صرف یہی کام تو آپ لوگوں کو سکھایا جاتا ہے کہ بس اعتراض کرتے جاؤ۔۔۔ جب سامنے والا عاجز ہو جائے تو اعلان کر دو کہ شیعہ حق پر ثابت ہو گئے۔ بس رہے نام اللہ کا۔

رانا محمد سعید شیعہ: کل تو آپ کہہ رہے تھے کہ سبائی گروہ تھا. آج کہہ رہے ہیں دعوی نہیں کیا۔

ممتاز قریشی: کیا عبد اللہ ابن سبا خود اپنی ذات میں پورا سبائی گروہ تھا؟

رانا محمد سعید شیعہ: سبائی گروہ قاتل تھا عبد اللہ بن سبا خود نہیں تھا؟؟؟؟؟

ممتاز قریشی: آپ کو میرے جواب یاد بھی نہیں رہتے۔ قاتلین عثمان کو تین طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1-ایک گروہ براہ راست ملوث تھا۔

2۔ایک گروہ مدینہ میں گھر سے باہر محاصرہ کرنے والا۔

3-ایک گروہ جو مدینہ سے باہر دوسرے شہروں میں قاتلین کا حمایتی تھا یعنی سہولت کار۔

عبد اللہ ابن سبا مدینہ میں موجود ہی نہیں تھا۔ مصر، بصرہ اور کوفہ سے اسی کے بدمعاش آئے ہوئے تھے۔ اسلام کی ترقی یہودیوں کو کیسے برداشت ہوتی۔ اس سانحہ کے بعد کئی سالوں تک فتنہ فساد گرم رہا۔ نقصان دین اسلام کا ہوا۔ فائدہ یہودیوں کو ہوا۔

آپ کو پتہ ہے جنگ نہروان حضرت علی نے کن لوگوں سے لڑی تھی؟ چلیں۔۔۔ یہ آپ کا ہوم ورک ہے۔ آپ کو قاتلین عثمان کے باقیات کا سراغ اسی سوال پر تحقیق کرنے سے مل جائے گا۔ اگر غیر جانبدار ہو کر تاریخ کو پڑھیں گے تو حق واضح ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

اللہ حافظ

رانا محمد سعید شیعہ: یہی باتیں صحیح السند روایات سے ثابت کرنی ہیں سرکار آپ نے۔

ممتاز قریشی: معاف کر دیں بھائی۔۔۔ غلطی ہو گئی۔ بغیر کسی دلیل کے آپ ہی صحیح ہیں۔ 🙏

رانا محمد سعید شیعہ: دن رات عبد اللہ بن سبا، عبد اللہ بن سبا کا ورد بھی کریں گے آپ اور دلیل مانگنے پر ایسے بے تکا جواب دیں گے۔ خیر چھوڑیئے۔ محدثین کے نزدیک جبلہ بن ایھم بھی پہلے صحابی ہی تھا۔

ممتاز قریشی: جی جی آپ جو کہیں گے اس پر ہمیں ایمان لے آنا چاہیئے۔ آپ سے سوال پوچھنا گناہ عظیم ہے۔ دلیل کا تو نام تک نہیں لینا۔ نا قابل معافی جرم۔ بڑا رحم آتا ہے آپ جیسوں پر۔۔۔۔ اپنے ضمیر کو پتہ نہیں کیسے مطمئن کر لیتے ہیں۔ میں اب گفتگو ختم کرتا ہوں۔ عبد اللہ ابن سبا پر پڑھنے والے خود تحقیق کر لیں۔ ان جیسوں کی سُنی سنائی بات پر یقین کر کے اپنی آخرت خراب نہ کریں۔

رانا محمد سعید شیعہ: میں آپکی تحقیق سے استفادہ چاہتا ہوں۔ جو آپکے پاس کافی ساری صحیح السند روایات عبد اللہ بن سبا اور اسکے جرائم کے بارے میں ہیں وہ مجھے بھی دکھا دیں نا۔

ممتاز قریشی: میں مفت میں حلوہ نہیں دیتا۔

رانا محمد سعید شیعہ: سیدھا کہو نا حلوہ ختم ھو گیا ھے۔ بالکل تھوڑا سا اسکی ریسپی بھی آرڈر کے مطابق نہیں بنی تھی آپ سے 😂😂😂😂😂😂

ممتاز قریشی: آپ کے لئے واقعی حلوہ ختم ہو گیا ہے۔ دوسری محفل سجائیں۔۔۔ واٹس آپ پر۔۔۔ پیٹ بھر کے کھلاؤں گا۔ 😂😁 خوش رہیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: محفل تو یہیں سجے گی۔ آپ نے ابتدا یہیں سے کی ہے انتہا بھی یہیں کریں۔ لوکیشن سے بیوفائی نا کریں محفل فلاپ ہو جائے گی آپکی۔

ممتاز قریشی: میں کتنے ہی ہوا میں ہاتھ مار تا رہوں تالی نہیں بجے گی!

رانا محمد سعید شیعہ: دعووں کی دلیل والی تالی مدعی کے اپنے دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ اور آپ تو ایک ہاتھ بھی استعمال نہیں کر رہے۔

ممتاز قریشی: جی جی۔۔۔ دلائل اور علمی گفتگو تو صرف آپ نے کی ہے۔ میں تو صرف سوال پوچھتا رہا اور آپ کے تحقیقی جواب پر ہنس کر نئے نئے سوال پوچھتا رہا۔

خوش رہیں۔

صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡىٌ فَهُمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ ۙ

(یہ) بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں کہ (کسی طرح سیدھے رستے کی طرف) لوٹ ہی نہیں سکتے۔

(سورت البقرہ18)

رانا محمد سعید شیعہ: میں نے تو گفتگو کی ہی نہیں۔ نا کوئی دعوی کیا ہے۔ میں نے فقط آپ سے سوال کیئے جس کے جواب میں آپ دنیا جہان کی باتیں کیں لیکن اصل سوالوں کی طرف نہیں آئے۔ بس ایک سوال کا جواب دیا بقیہ الزامات ہی الزامات لگائے۔ جواب ندارد

اور دوسری بات آپکی پیش کردہ مسند اسحق بن راھویہ کی روایت کے راوی محمد ابن طلحہ بن مصرف پر جمہور نے جرح کی ھے البتہ یہ صدوق ہے لیکن روایت کرنے میں وہم کا خطا کا مرتکب ہوتا ہے اسکی روایت شواہد میں اور متابعت میں ہی مانی جاتی ہے۔ دوسری بات اسکا کنانہ مولی صفیہ سے روایت کرنا ثابت نہیں ہے۔ یہ روایت فی نفسہ مجروح قرار پاتی ہے۔

عبداللہ ابن سبا پر صحیح روایات بھی آپکے پاس ہیں وہ بھی پیش کرنے کی استدعا ہے۔

ممتاز قریشی: اگر آپ نے گفتگو نہیں کرنی بلکہ بار بار سوال ہی کرنے ہیں تو معذرت۔۔۔ میں اتنا فارغ نہیں ہوتا کہ آپ کو آپ کے سوالوں کے جوابات دیتا رہوں۔ مانا آپ کو ہے نہیں۔۔۔ میری باتوں کے جوابات دینا آپ پر لازم نہیں، دوسری طرف مجھے پابند کر رہے ہیں کہ میں آپ کے سوالوں کے جواب دیتا رہوں۔۔ واہ۔۔۔ آپ کی عظمت کو سلام ہے۔ کبھی تو خود بھی محنت کر لیا کریں۔ اعتراض کرنے کا وقت ہے، تحقیق کا نہیں۔۔۔ یہ روش ٹھیک نہیں ہے۔

آخری بات **محمد بن طلحہ بن مصرف** کے متعلق آپ کی بات کیسے مان لی جائے؟ کیا آپ کی بات حجت ہے؟ ویسے آپس کی بات ہے یہ جواب آپ نے کہاں سے کاپی پیسٹ کیا ہے؟ سچ سچ بتایئے گا۔ بقول آپ کے اس **راوی پر جمہور نے جرح کی ہے، یہ ثابت کریں۔**

دوسری بات **راوی کا وہم کس درجہ کی جرح ہے، اس کی وضاحت کریں۔**

تیسری بات **کنانہ مولی صفیہ سے روایت کرنا ثابت نہیں ہے، یہ کس کا قول ہے؟** وقت نکالیں۔ کتب کھولیں۔۔۔ صرف دوسروں کی محنت پر گزارہ نہ کریں۔ 😂

اشارتاً عرض کر دوں کہ **محمد بن طلحہ صحیحین کا راوی ہے۔** یہ تو آپ کو بخوبی علم ہو گا کہ صحیحین کا راوی ہونا جمہور اہلسنت محدثین کے نزدیک اس کے قوی ہونے کی دلیل ہوتا ہے۔ میرے پاس اس پر کئی دلائل ہیں، لیکن کیا فائدہ۔۔۔ آپ سوال برائے سوال کر کے ٹائیم پاس کر رہے ہیں۔

اب اگر مکمل حوالے کے ساتھ کوئی علمی جواب آیا تو جواب دوں گا، بصورت دیگر گفتگو ختم۔ خوش رہیں اپنی مستی میں۔ 👍

رانا محمد سعید شیعہ: حضور پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے دعوی نہیں کیا تھا۔ یہاں جتنے بھی دعوے کیئے آپ نے کیئے میں نے ایک بھی دعوی نہیں کیا۔ اسلئے آپ کے دعووں پر سوالات اٹھائے گئے۔

دوسری بات میں نے یہ باتیں کسی سے کاپی پیسٹ نہیں کی خود ریسرچ کی ہے۔ آسان ترین ریسرچ آج کل گوگل شریف کی ہے مختلف سائٹس آپکو راوی کے حالات بتانے کیلیئے کافی ہیں۔ تیسری بات صحیحین میں چند

ایک روایات ہیں محمد بن طلحہ سے۔ اور چوتھی بات ناتو کنانہ کے تلامذہ کی لسٹ میں محمد بن طلحہ کا نام ملتا ہے اور ناہی محمد بن طلحہ کے اساتذہ و شیوخ میں کنانہ کا نام ملتا ہے۔ پانچویں بات یہ کہ اس طرح کی سند کی کوئی دوسری روایت موجود نہیں۔

آپکے پاس محمد بن طلحہ اور کنانہ کے اتصال پر کچھ ہے تو پیش کریں۔

ممتاز قریشی: آپ اپنی ریسرچ شیئر کریں۔ حوالہ دیں۔ مزید بات حوالوں کی روشنی میں ہو گی۔ گوگل کہہ دیناکافی تھوڑی ہے۔ آپ اعتراض کا حوالہ دیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: حضرت میں نے عرض کی نا کہ مجھے انکی اور کوئی روایت نہیں ملی جس میں محمد بن طلحہ کنانہ سے روایت کر رہے ہوں۔ ناانکا ایک دوسرے اساتذہ و تلامذہ کی لسٹ میں نام ملتا ہے۔ آپ کے پاس ہے تو پیش کریں۔

عبداللہ بن سباپر ابھی بھی صحیح روایات پیش کرنا آپ کی طرف ادھار ہے۔ اور کس چیز کا حوالہ ؟؟؟؟؟

ممتاز قریشی:

1- اس راوی پر جمہور نے جرح کی ہے۔ دلیل؟

2-راوی کا وہم کس قسم کی جرح ہے؟ وضاحت؟

3- کنانہ کا محمد بن طلحہ سے روایت کرنا ثابت نہیں۔ اس پر دلیل؟

عبداللہ ابن سباپر میں نے تفصیل سے تحقیق کی ہوئی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کوئی علمی بندہ ملے جس سے باقائدہ اس موضوع پر مناظرہ / مکالمہ کر سکوں۔ ون سائیڈیڈ گفتگو سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، سامنے والے کو علم بھی ہوناچاہئے۔

رانا محمد سعید شیعہ: سبحان اللہ۔ عدم پر دلیل مانگ رہے ہیں۔ حضور والا روایت کرنا جب تک آپ ثابت نا کریں گے یہ غیر ثابت ہی رہے گا۔ ثبوت آپ پیش کریں گے اس کا کنانہ سے روایت کرنا۔ عبداللہ بن سباپر کیسا مکالمہ کیسا مناظرہ ؟؟؟؟؟

آپ نے دعوی کیا کہ حضرت عثمان رض کا قاتل سبائی گروہ ھے۔ گروہ پر تو در کنار آپ لیڈر پر بھی کوئی صحیح روایت پیش نہیں کر پا رہے۔ ثبوت ہیں تو پیش کرنے میں کیا دقت ہے۔

http://hadith.islam-db.com/.../%D9%85%D8%AD%D9%85%D8%AF...

موسوعة الحديث : محمد بن طلحة بن مصرف

HADITH.ISLAM-DB.COM

موسوعة الحديث : محمد بن طلحة بن مصرف

موسوعة الحديث : محمد بن طلحة بن مصرف

ممتاز قریشی: مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔۔ آپ کس قسم کی مخلوق ہیں۔۔۔ اعتراض اپنی ذاتی رائے سے کیسے کر رہے ہیں؟

آپ نے کہا جمہور محدثین نے جرح کی ہے۔ میں آنکھ بند کر کے مان لوں؟

آپ نے کہا اس راوی پر وہم کا الزام ہے۔ میں مان لوں کہ راوی ضعیف ہو گیا؟

آپ نے کہا کنانہ سے روایت ثابت نہیں ہے۔ میں مان لوں کہ یہ سچ ہے۔

کیا آپ کو الہام ہوتا ہے؟

جب تک حوالے کے ساتھ اعتراض نہیں کریں گے۔ گفتگو نہیں ہو گی۔ عبد اللہ ابن سبا پر دو طرفہ مؤقف آئے گا تو با قائدہ مکالمہ کے ذریعے گفتگو کرنے کو تیار ہوں۔

اب اسی گفتگو کو دیکھ لیں۔ جب آپ کے علمی جواب کی بات آتی ہے تو معصوم بن کر کہتے ہو کہ میں نے تو کوئی دعوی کیا ہی نہیں۔۔۔ جبکہ یہ پوسٹ ہی شیعہ دعوے کی روشنی میں ہو رہی ہے۔ اگر آپ اس پوسٹ سے متفق نہیں ہیں تو پھر اختلاف کیسا؟ اگر متفق ہیں تو یہی پوسٹ آپ کا دعوی ہے۔ جس کی دلیل کا دور دور تک کوئی اتہ پتہ نہیں ہے۔ پڑھنے والوں تک حقیقت پہنچ چکی ہو گی۔ 😊

جو لنک بھیجا ہے وہ میں دیکھ چکا ہوں۔ کسی کتاب کا حوالہ دیں۔

کھل کر اپنا مؤقف لکھیں کہ آپ کے نزدیک حضرت عثمان غنی کے قاتلین میں صحابہ شامل تھے یا نہیں۔ اگر شامل تھے تو نام لکھیں۔ اگر نہیں تو گفتگو ختم کریں۔

دوٹوک گفتگو سیکھ لیں۔ بڑے بن جائیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: ممتاز قریشی مرحوم نے اپنی کتاب میں لکھا کہ جب میری نواز شریف سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے خود دیکھا ضیاء الحق نے بھٹو کو مارنے کا آرڈر دیا۔

میں کہتا ہوں کہ نواز شریف کی ممتاز قریشی سے ملاقات ثابت نہیں یہ اس نے اپنی کتاب میں گپ چھوڑی ہے کہ وہ نواز شریف سے ملتا رہا ہے۔ جبکہ نواز قریشی کہتا ہے کہ میرے بھائی ممتاز قریشی کی ملاقات نواز شریف سے ہوئی تھی۔ ثبوت کسے دینا ہو گا نواز صاحب کو یا مجھے ؟؟؟؟؟؟ پڑھی لکھی بات ہے کہ نواز قریشی مجھے یا تو کسی مستند اخبار کی خبر دکھائے گا جس میں نواز شریف کی ممتاز قریشی کیساتھ ملاقات کا مستند ذرائع سے پایا جائے گا۔

ممتاز قریشی: ثبوت آپ کو دینا ہو گا کہ کس دلیل کے تحت کہہ رہے ہیں کہ ممتاز قریشی سے نواز شریف کی ملاقات ثابت نہیں اور یہ اس نے اپنی کتاب میں گپ چھوڑی ہے۔

کیا ممتاز قریشی اور نواز شریف کے بیچ صدیوں کا فاصلہ تھا؟

نواز قریشی ممتاز قریشی کا بھائی ہے، اس سے بہتر کون جان سکتا ہے؟ اگر نواز قریشی جھوٹا ہے تو اس کی دلیل کہاں ہے؟

جب آپ صرف اپنی چھوڑتے رہیں گے تو اسے کیوں تسلیم کیا جائے؟ کیا آپ ممتاز قریشی، نواز شریف یا نوز قریشی کو ذاتی طور پر جانتے ہیں، ملاقات کر چکے ہیں؟

وسری طرف میں ممتاز قریشی سے نواز شریف کی گفتگو حوالے کے ساتھ دکھا چکا ہوں۔ نواز قریشی کا سچا ہونا بھی ثابت کر چکا ہوں۔ آپ کی بات گپ ہے جب تک دلیل نہیں دیں گے۔

آپ تو اپنی اصول اربعہ کی صحیح روایات بھی قبول نہیں کرتے۔ ہماری روایات کیسے قبول کر سکتے ہیں۔

آپ تو کھل کر اپنا مؤقف تک نہیں لکھ پا رہے۔ جب آپ کا دعوی ہی کچھ نہیں تو میں ثابت کیا کروں؟ عجیب دماغ کی دہی بنادی ہے۔ 😁 😂

خوش رہیں۔ مجھے اجازت۔

رانا محمد سعید شیعہ: میں نے کتب اہل سنت میں پڑھا اہلسنت آئمہ نے کچھ صحابہ کے حالات میں لکھا کہ یہ حضرت عثمان کے قاتل تھے یا قاتلوں کے ساتھی تھے۔ جیسے اسد الغابہ جو کہ صحابہ کی صحابیت اور انکے چیدہ چیدہ حالات کو بیان کرنے والی اہلسنت کی کتاب ہے اس میں امام ابن اثیر نے عبد الرحمٰن بن عدیس بلوی رض کے حالات میں لکھا کہ یہ اس گروہ کے سردار تھے جو عثمان رض کو قتل کرنے آیا تھا۔

امام ابن اثیر نے عمرو بن حمق خزاعی رض کے متعلق لکھا کہ یہ ان چار میں سے تھے جو حضرت عثمان کے گھر میں کودے تھے۔

آپکا دعوی ہے کہ یہ لوگ قتل عثمان رض میں شامل نہیں تھے۔ میرا سوال تھا قاتل کون تھے آپکا جواب تھا دو ڈھائی ہزار سبائی بدمعاش آئے تھے ان میں جبلہ بن ایہم قاتل تھا۔ اسی کی دلیل میں آپ نے مسند اسحاق بن راھویہ کی روایت پیش کی۔ میں نے عبد اللہ بن سبا کے قتل عثمان میں ملوث ہونے پر آپ سے صحیح السند روایت مانگی آپ نہیں دے سکے۔ میں نے دو ڈھائی ہزار بدمعاشوں کا سبائی ہونے کا صحیح السند ثبوت مانگا آپ نے نہیں دیا۔

دیکھیں حضور یہ آپ بھی جانتے ہیں کہ دو ہم عصر راویوں کیلئے لازمی نہیں ہے کہ وہ ایک دوسرے سے ملاقات اور حدیث کا سماع بھی رکھتے ہوں۔ سماع رکھنے پر دلائل ہونگے۔ یا تو کتب احادیث میں کثیر روایات ہونگی ان کی متصل سند سے یا پھر کسی خاص روایت میں ذکر ہو گا کہ فلاں راوی دوسرے سے ملاقات کو گیا۔ اور اسی بناء پر ان راویوں کو ایک دوسرے کے اساتذہ و تلامذہ کی فہرست میں ذکر کیا جاتا ہے محدثین کی طرف سے۔

اب ایک ہی روایت ہی جو قتل عثمان رض پر ہے مزید کوئی روایت نہیں مل رہی جو ان کا اتصال ثابت کرے۔ کثیر تو کجا۔ ہے تو پیش کریں۔ پھر محدثین نے انکو ایک دوسرے کے اساتذہ و تلامذہ کی لسٹ میں بھی نہیں رکھا۔ رکھا ہے تو پیش کریں کس نے رکھا ہے۔ دوسری طرف موصوف پر نا صرف وہمی ہونے کی جرح ہے بلکہ لیس بالقوی، ضعیف، مرویات منکرہ، اور کئی دیگر الفاظ میں جرح بھی ہے۔ اپنے کیس کو مضبوط کرنے کیلیئے آپکو دلیل دینی ہو گی۔

ممتاز قریشی کی ملاقات والی بات کو گپ اسلئے کہا گیا کہ محققین کا کہنا ہے کہ ممتاز قریشی ایک وہمی بندہ ہے، قوی نہیں ھے، ضعیف ہے، اسکی باتوں میں نکارت ہے، اسکی بات شواہد کے طور پر تولی جاسکتی ہے انفرادی نہیں، بلکہ بعض محققین تو کہتے ہیں کہ ممتاز قریشی کی باتوں سے بچنا ہی بہتر ہے کجا ان باتوں سے دلیل پکڑنا۔ اسلئے یہ ممتاز قریشی کی گپ ہے کہ اس نے نواز شریف سے مل کر گزشتہ ملکی حالات پر تبادلہ خیال کیا تھا اسلئے اب نواز قریشی کو بھائی کی باتیں ثابت کرنے کیلیئے کوئی مستند اخبار کی خبروں سے ثابت کرنا ہو گا کہ یہ ملاقات ہوئی تھی۔

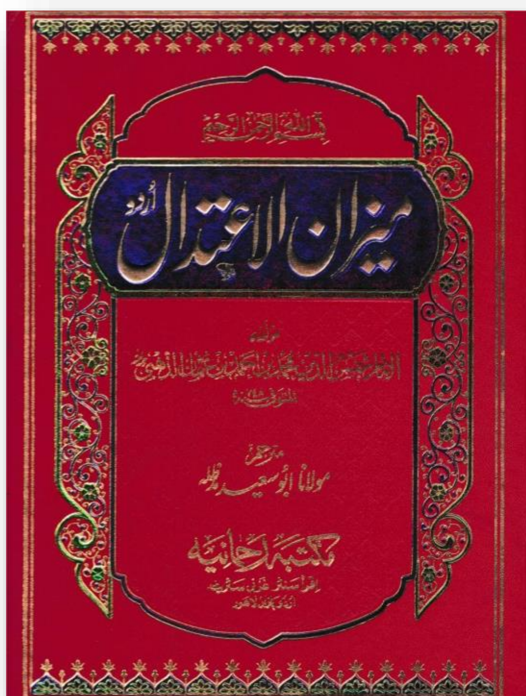

سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء ه رجل، فقال :ان ابنا لى دب الى ميزاب..وذكر الحديث.

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے عرض کی: میرے بیٹے نے میرے لیے ایک پرنالہ بنایا ہے'' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جو مکمل طور پر شبیب نامی کے حالات میں مذکور ہے۔

۷۷۲۱-(صح) محمد بن طلحہ (خ،م،د،ت،ق) بن مصرف

اس نے اپنے والد اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ایک صدوق اور مشہور ہے اور اس سے صحیحین میں روایات نقل کی گئی ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: تین لوگوں کی حدیث سے بچا جائے گا: محمد بن طلحہ بن مصرف ایوب بن عتبہ اور فلیح بن سلیمان۔ میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: آپ نے یہ بات کس سے سنی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ابوکامل مظفر بن مدرک سے۔ امام احمد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ یہ ہر چیز کے بارے میں یہ کہہ دیتا ہے کہ اُس نے ہمیں حدیث بیان کی۔ عباس نے یحییٰ کے حوالے سے مظفر بن مدرک کا یہ بیان نقل کیا ہے: محمد بن طلحہ نے مجھے کہا: میں نے اپنے والد کو بردبار پایا ہے۔ اس نے اپنے والد کے حوالے سے صالح روایات نقل کی ہیں۔ کوسج نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عبدالرحمٰن بن مہدی، عون بن سلام اور جبارہ بن مغلس نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 167 ہجری میں ہوا۔

۷۷۲۲ - محمد بن طلحہ (س،ق) بن عبدالرحمٰن بن طلحہ تیمی

یہ معروف اور ''صدوق'' ہے۔ علی بن مدینی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا انتقال 180 ہجری میں ہوا۔

۷۷۲۳ - محمد بن طلحہ نعالی

یہ ابوعبداللہ حسین بن احمد کا دادا ہے۔ خطیب کہتے ہیں: میں نے اس سے روایات نوٹ کی ہیں یہ رافضی تھا۔ اس نے ابوبکر شافعی اور جعابی سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۷۲۴ - محمد بن طہمان

اس نے یحییٰ بن یعمر سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

۷۷۲۵ - محمد بن عابد بغدادی خلال

اس نے علی بن داؤد قنطری کے حوالے سے یہ جھوٹی روایت نقل کی ہے:

AlHidayah - الهداية

ممتاز قریشی: محدثین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ جس شخص سے جامع صحیح بخاری میں روایت لی گئی ہے، وہ پل کے پار ہو گیا۔

1-**حافظ ابن حجر تھذیب التھذیب جلد ہشتم میں فرماتے ہیں"** :قال الحاكم أبوعبد الله: اتفاق الشيخين عليه يقوي أمره" انتہی۔

یعنی شیخین کا اس مذکورہ بالا راوی پر (اس سے تخریج پر) اتفاق کر لینا، اس کے امر کو قوی کر دیتا ہے۔"

(**تھذیب التھذیب**(8/273) **نیز امام حاکم بات ایک مقام پر فرماتے ہیں"** :هذا حديث صحيح ثابت لاتفاق الشيخين على الاحتجاج بسعيد بن سليمان و عباد بن العوام والجريري) " المستدرك: 164/1)

اب آیئے آپ کو صریح لفظوں میں محمد بن طلحہ کا ثقہ ہونا دکھاتا ہوں۔

2-**قریب التہذیب میں ہے: کوفي صدوق یعنی یہ صدوق ہیں۔ تقریب التھذیب**(ص:485)

3-**الخلاصہ میں ہے**:قال أحمد: لا بأس به،وقال ابن حبان: ثقة۔ الخلاصة للخزرجي (ص:343)

یعنی امام احمد نے ان کو لا بأس به (ثقه) **اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔**

4-**میزان الاعتدال میں ہے**:صدوق مشهور، محتج به في الصحيحين، قال أبو زرعة: صدوق، وقال أحمد: لا
بأس به "انتہی ميزان الاعتدال(3/587)

یعنی محمد بن طلحہ صدوق مشہور ہیں، بخاری و مسلم میں اس سے حجت پکڑی گئی ہے، ابو زرعہ نے ان کو صدوق اور احمد نے لا بأس بہ کہا ہے۔

5-**اور ہدی الساری میں ہے"**قال العجلي: ثقة، وثقه أحمد بن حنبل۔ هدي الساري (ص: 439)

یعنی امام احمد اور عجلی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔

6-**حافظ ابن حجر تھذیب التھذیب جلد تاسع میں فرماتے ہیں"** :قال عبد الله بن أحمد عن أبيه: لا بأس به، وقال أبو زرعة: صالح، وذكره ابن حبان في الثقات، وقال العقيلي: قال أحمد: ثقة، وقال العجلي : ثقة، انتہی . تہذيب التہذيب(9/211)

یعنی امام احمد نے بروایت عبد اللہ محمد بن طلحہ کو لا بأس بہ اور ابو زرعہ نے صالح الحدیث اور ابن حبان نے ثقات میں اور احمد نے بروایت عقیلی ثقہ اور عجلی نے ثقہ کہا ہے۔

الاسم:
محمد بن طلحة بن مصرف ، أبو عبد الله اليامي الكوفي.
الكنية: أبو عبد الله.
النسب: اليامي الكوفي.
الطبقة7:
الإقامة: الكوفة.
تاريخ الوفاة167: هـ
أقوال العلماء:
يحيى بن معين .:قال أبو بكر بن أبي خيثمة ، وابن الجنيد عنه : صالح.
وقال الدارمي عنه : ليس به بأس.
أبو حاتم الرازي:صدوق.
أبو زرعة الرازي:صدوق.
أحمد بن حنبل:قال عبد الله : قال أبي : محمد بن طلحة ثقة ، إلا أنه كان لا يكاد يقول في شيء من حديثه حدثنا.
وقال العقيلي : قال أحمد : ثقة.
الدارقطني:قال ابن بكير عنه : عندي ، لا بأس به.
الذهبي:قال في (الكاشف) : قال النسائي : ليس بالقوي ، وقال ابن معين : يتقى حديثه . وقال مرة : ضعيف . وقال أبو زرعة ، وغيره : صدوق.
وقال في (الرواة الثقات) : ثقة من رجال الصحيحين إملاء ، قال النسائي : ليس بالقوي . قلت : ما هو بقوة شيبة.
ابن حجر العسقلاني:قال في (تقريب التهذيب) : صدوق له أوهام ، وأنكروا سماعه من أبيه لصغره.
المصادر:
تاريخ ابن معين رواية الدوري (408/3. (4/381)(
معرفة الرجال عن ابن معين برواية ابن محرز1/67) ، 131. (
سؤالات ابن الجنيد لابن معين (صـ 170).

الطبقات لخليفة بن خياط (صـ 168).

العلل ومعرفة الرجال عن أحمد ، رواية عبد الله (435/1. (2/596) (

التاريخ الكبير (122/1)رقم. (358)

الجرح والتعديل (291/7) رقم. (1581)

تهذيب الكمال. (25/417)

الكاشف. (2/183)

الرواة الثقات المتكلم فيهم (صـ 160).

من تكلم فيه وهو موثق (صـ 453).

تهذيب التهذيب. (3/597)

تقريب التهذيب (صـ 857).

التعديل والتجريح لمن خرج عنه البخاري في الجامع الصحيح تأليف الحافظ أبي الوليد سليمان بن خلف بن سعد ابن أيوب الباجي المالكي -403) 474 /هـ 1012 1081- 1801م دراسة وتحقيق أحمد لبزار أستاذ بكلية اللغة العربية بمراكش الجزء الأول'

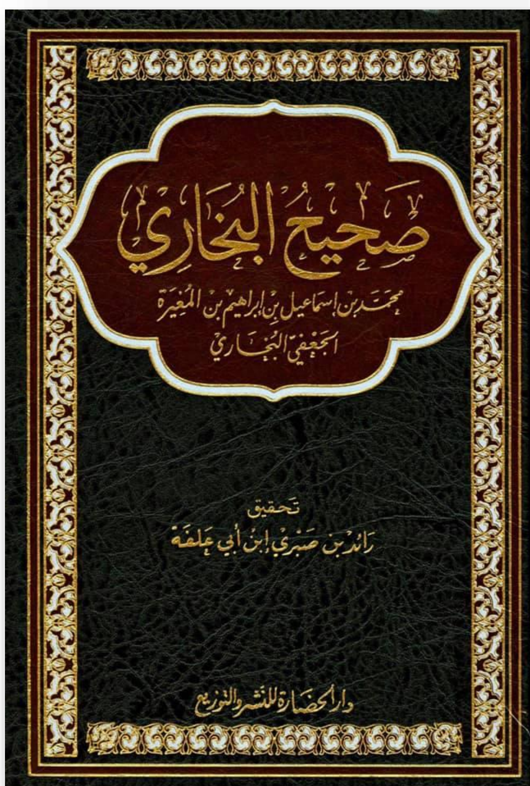

مُحَافَةَ؟ قَالَ: «لا تُجِيبُوهُ». فَقَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ؟ فَقَالَ: إِنَّ هَؤُلاءِ قُتِلُوا، فَلَوْ كَانُوا أَحْيَاءً لأَجَابُوا، فَلَمْ يَمْلِكْ عُمَرُ نَفْسَهُ، فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ، أَبْقَى اللَّهُ عَلَيْكَ مَا يُخْزِيكَ. قَالَ: أَبُو سُفْيَانَ اعْلُ هُبَلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَجِيبُوهُ». قَالُوا: مَا نَقُولُ؟ قَالَ: «قُولُوا: اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ». قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: لَنَا الْعُزَّى وَلا عُزَّى لَكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَجِيبُوهُ». قَالُوا: مَا نَقُولُ؟ قَالَ: «قُولُوا اللَّهُ مَوْلانَا وَلا مَوْلَى لَكُمْ». قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ، وَالْحَرْبُ سِجَالٌ، وَتَجِدُونَ مُثْلَةً، لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي. [راجع: ٣٠٣٩]

٤٠٤٤- أَخْبَرَنِي عبد الله بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اصْطَبَحَ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ نَاسٌ، ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ. [راجع: ٢٨١٥].

٤٠٤٥- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّ عبد الرحمن ابْنَ عَوْفٍ أُتِيَ بِطَعَامٍ، وَكَانَ صَائِماً، فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ، إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلاهُ، وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلاهُ بَدَا رَأْسُهُ، وَأُرَاهُ قَالَ: وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ، أَوْ قَالَ: أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا، وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ. [راجع: ١٢٧٤]

٤٠٤٦- حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عبد الله رَضِيَ الله عَنْهما قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ، فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ». فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. [أخرجه مسلم: ١٨٩٩]

٤٠٤٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، وَمِنَّا مَنْ مَضَى، أَوْ ذَهَبَ، لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئاً، كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، لَمْ يَتْرُكْ إِلا نَمِرَةً، كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلاهُ، وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلِهِ الإِذْخِرَ». أَوْ قَالَ: «أَلْقُوا عَلَى رِجْلِهِ مِنَ الإِذْخِرِ». وَمِنَّا مَنْ قَدْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. [راجع: ١٢٧٦. أخرجه مسلم: ٩٤٠].

٤٠٤٨- أَخْبَرَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ بَدْرٍ، فَقَالَ: غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ ﷺ، لَئِنْ أَشْهَدَنِي اللَّهُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيَرَيَنَّ اللَّهُ مَا أُجِدُّ، فَلَقِيَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَهُزِمَ النَّاسُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاءِ، يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ، وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ، فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ، فَقَالَ: أَيْنَ يَا سَعْدُ، إِنِّي أَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ دُونَ أُحُدٍ، فَمَضَى فَقُتِلَ، فَمَا عُرِفَ حَتَّى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةٍ، أَوْ بِبَنَانِهِ وَبِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ، مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ. [راجع: ٢٨٠٥. أخرجه مسلم: ١٩٠٣ بزيادة].

٤٠٤٩- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ، كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا، فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ: {مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ}. فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ. [راجع: ٢٨٠٧].

٤٠٥٠- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ: سَمِعْتُ عبد الله بْنَ يَزِيدَ: يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أُحُدٍ، رَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ خَرَجَ مَعَهُ، وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فِرْقَتَيْنِ: فِرْقَةٌ تَقُولُ: نُقَاتِلُهُمْ، وَفِرْقَةٌ تَقُولُ: لا نُقَاتِلُهُمْ، فَنَزَلَتْ: {فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ واللَّه أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا}. وَقَالَ: «إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الذُّنُوبَ، كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ».[راجع: ١٨٨٤. أخرجه مسلم: ١٣٨٤ مختصراً باختلاف. وأخرجه: ٢٧٧٦ مختصراً].

١٨- باب

{إِذْ هَمَّت طَّائِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا واللَّه وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّه فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ} [آل عمران: ١٢٢]

٤٠٥١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِينَا:

سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء ه رجل، فقال :ان ابنا لی دب الی میزاب..وذکر الحدیث.

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے عرض کی: میرے بیٹے نے میرے لیے ایک پرنالہ بنایا ہے'' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جو مکمل طور پر شبیب نامی کے حالات میں مذکور ہے۔

۷۷۲۱-(صح) محمد بن طلحہ (خ،م،د،ت،ق) بن مصرف

اس نے اپنے والد اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ایک صدوق اور مشہور ہے اور اس سے صحیحین میں روایات نقل کی گئی ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: تین لوگوں کی حدیث سے بچا جائے گا: محمد بن طلحہ بن مصرف ایوب بن عتبہ اور فلیح بن سلیمان۔ میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: آپ نے یہ بات کس سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ابوکامل مظفر بن مدرک سے۔ امام احمد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ یہ ہر چیز کے بارے میں یہ کہہ دیتا ہے کہ اُس نے ہمیں حدیث بیان کی۔ عباس نے یحییٰ کے حوالے سے مظفر بن مدرک کا یہ بیان نقل کیا ہے: محمد بن طلحہ نے مجھے کہا: میں نے اپنے والد کو بردبار پایا ہے۔ اس نے اپنے والد کے حوالے سے صالح روایات نقل کی ہیں۔ کوسج نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عبدالرحمٰن بن مہدی عون بن سلام اور جبارہ بن مغلس نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 167 ہجری میں ہوا۔

۷۷۲۲ - محمد بن طلحہ (س،ق) بن عبدالرحمٰن بن طلحہ تیمی

یہ معروف اور ''صدوق'' ہے۔ علی بن مدینی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں اُسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا انتقال 180 ہجری میں ہوا۔

۷۷۲۳ - محمد بن طلحہ نعالی

یہ ابوعبداللہ حسین بن احمد کا دادا ہے۔ خطیب کہتے ہیں: میں نے اس سے روایات نوٹ کی ہیں یہ رافضی تھا۔ اس نے ابوبکر شافعی اور جعابی سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۷۲۴ - محمد بن طہمان

اس نے یحییٰ بن یعمر سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

۷۷۲۵ - محمد بن عابد بغدادی خلال

اس نے علی بن داؤد قنطری کے حوالے سے یہ جھوٹی روایت نقل کی ہے:

AlHidayah - الهداية

التعديل والتجريح لمن خرج عنه البخاري في الجامع الصحيح

تأليف الحافظ أبي الوليد سليمان بن خلف بن سعد
ابن أيوب الباجي المالكي
(403 – 474 هـ / 1012 – 1081 م)

دراسة وتحقيق أحمد لبزار
أستاذ بكلية اللغة العربية بمراكش

الجزء الأول

قال عبد الرحمن : قال أبي : (لا بأس به)(151).

قال عبد الرحمن : أخبرنا يعقوب بن إسحاق الهروي فيما كتب إلي حدثنا عثمان بن سعيد، قال ابن معين : محمد بن زياد الألهاني ثقة(152).

(489) ــ محمد بن الزبرقان(153) أبو هضام الأهوازي.

أخرج البخاري في : الرقاق، عن علي بن المديني عنه عن ابن عقبة.

قال أبو حاتم الرازي : (هو صالح الحديث صدوق)(154).

وقال أبو زرعة الرازي : (هو صالح وسط)(154).

(490) ــ محمد بن طلحة(155) بن مصرف بن كعب بن عمرو أبو عبد الله الكوفي اليامي(156)).

أخرج البخاري في : الجهاد، والعيدين، وغزوة أحد، عن أبي نعيم، وحسان ابن حسان، وسليمان بن حرب، عنه عن أبيه، وزبيد، وحميد الطويل.

قال ابن نمير : (توفي سنة سبع وستين ومائة)(157).

قال أبو حاتم الرازي : (هو صدوق)(158).

وقال ابن حنبل : هو ثقة.

وقال يحيى بن معين : لا بأس به.

---

(152) تاريخ الدارمي ص : 198 النص : 727، الجرح والتعديل ج : 3 قسم 2 ص : 257 ترجمة : 1408.

(153) (252هـ/866م)

مصادر ترجمته : التاريخ الكبير للبخاري ج : (1) قسم 1 ص : 87 ترجمة : 239، الهداية والإرشاد الورقة (121ــب)، الجمع بين رجال الصحيحين 438/2 ترجمة : 1680، تهذيب التهذيب 166/9 ترجمة : 244.

(154) الجرح والتعديل ج : 3 قسم 2 ص : 260 ترجمة : 1419.

(155) (167ــهـ/783م)

مصادر ترجمته : تاريخ خليفة بن خياط 691/2، تاريخ الموصل 250/2، الجمع بين رجال الصحيحين 440/2 ترجمة : 1686، هدي الساري 161/2، تهذيب التهذيب 238/9 ترجمة : 379.

(156) اليامي بفتح الياء وبعد الألف ميم، هكذا ورد في الأصل، وطبقات ابن سعد ــ 261/6 ــ غير أن البخاري في التاريخ الكبير ــ ج : 1 قسم 1 ص : 122 ترجمة 3588 ــ قال : الأيامي. وقال في اللباب ــ 96/1 ــ الايامي بكسر الألف وفتح الياء المنقوطة باثنتين من تحتها، هذه النسبة إلى : إيام، ويقال : يام أيضا بغير ألف.

(157) الهداية والإرشاد الورقة (123ــأ).

(158) الجرح والتعديل ج : 3 قسم 2 ص : 292 ترجمة : 1581.

- 690 -

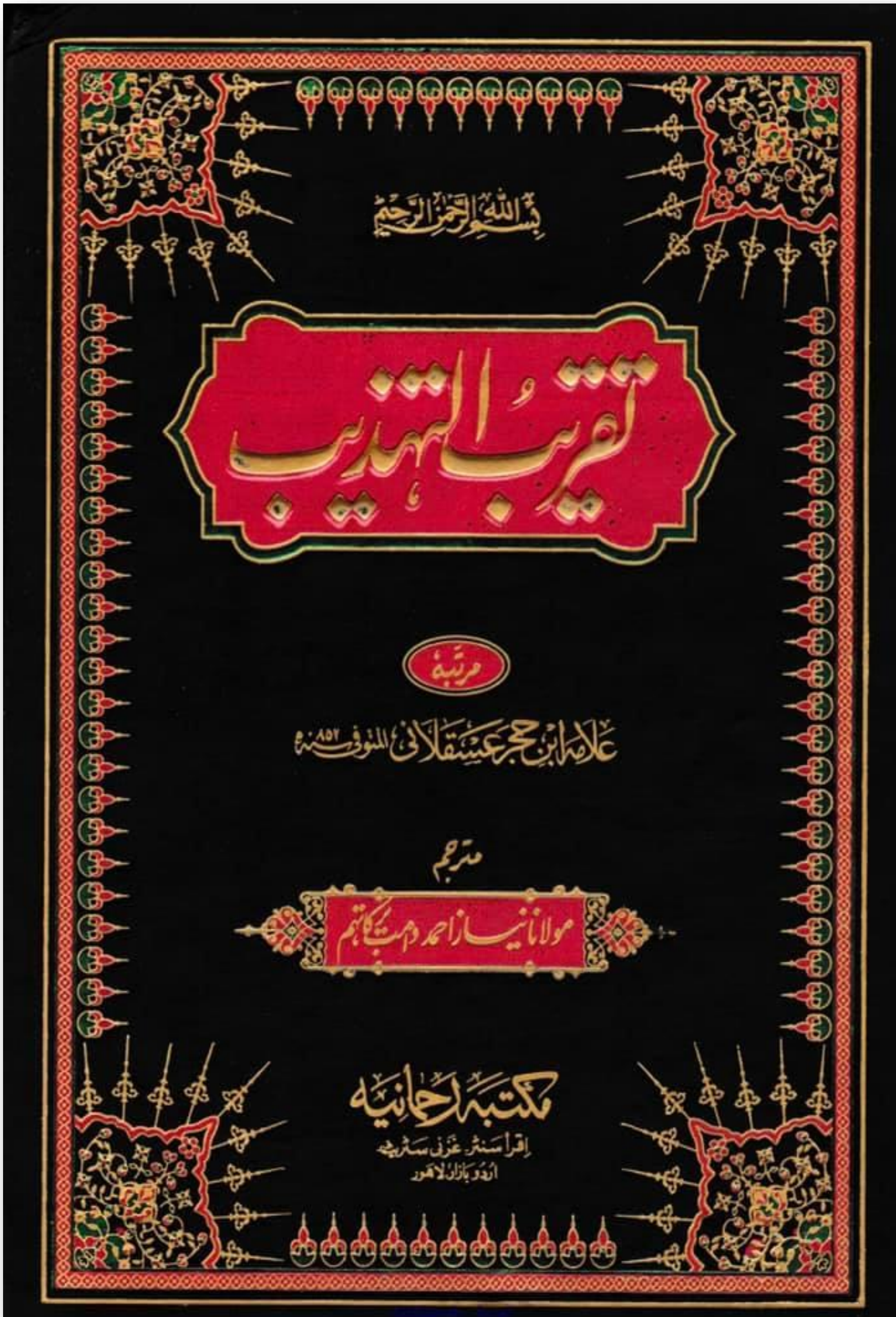
بسم اللہ الرحمن الرحیم
تقریب التہذیب
مرتبہ
علامہ ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ
مترجم
مولانا نیاز احمد دامت برکاتہم
مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور

۵۹۸۰۔س،ق۔محمد بن طلحہ بن عبدالرحمٰن بن طلحہ ابن عبداللہ بن عثمان بن عبیداللہ تیمی ،المعروف ابن طویل ''اس کا دادا عثمان عشرہ مبشرہ میں سے طلحہ کا بھائی ہے'':

آٹھویں طبقہ کا ''صدوق'' راوی ہے تاہم غلطی کر جاتا ہے۔۱۸۰ھ میں فوت ہوا۔

۵۹۸۱۔تمییز۔محمد بن طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ بن عبیداللہ تیمی:

اس کا حال غیر معروف ہے ساتویں طبقہ سے ہے۔

۵۹۸۲۔خ،م،د،ت،عس،ق۔محمد بن طلحہ بن مصرف یامی،کوفی:

ساتویں طبقہ کا ''صدوق صاحب اوہام'' راوی ہے تاہم محدثین نے اس کے والد سے اس کے سماع کا انکار کیا ہے اس کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے،۱۶۷ھ میں فوت ہوا۔

۵۹۸۳۔د،ص،ق۔محمد بن طلحہ بن یزید بن رکانہ مطلبی،مکی:

چھٹے طبقہ کا ''ثقہ'' راوی ہے مدینہ منورہ ہشام کے ابتدائی دور خلافت میں فوت ہوا۔

AlHidayah - الہدایة

راوی کا وہم کوئی مفسر جرح نہیں ہے۔

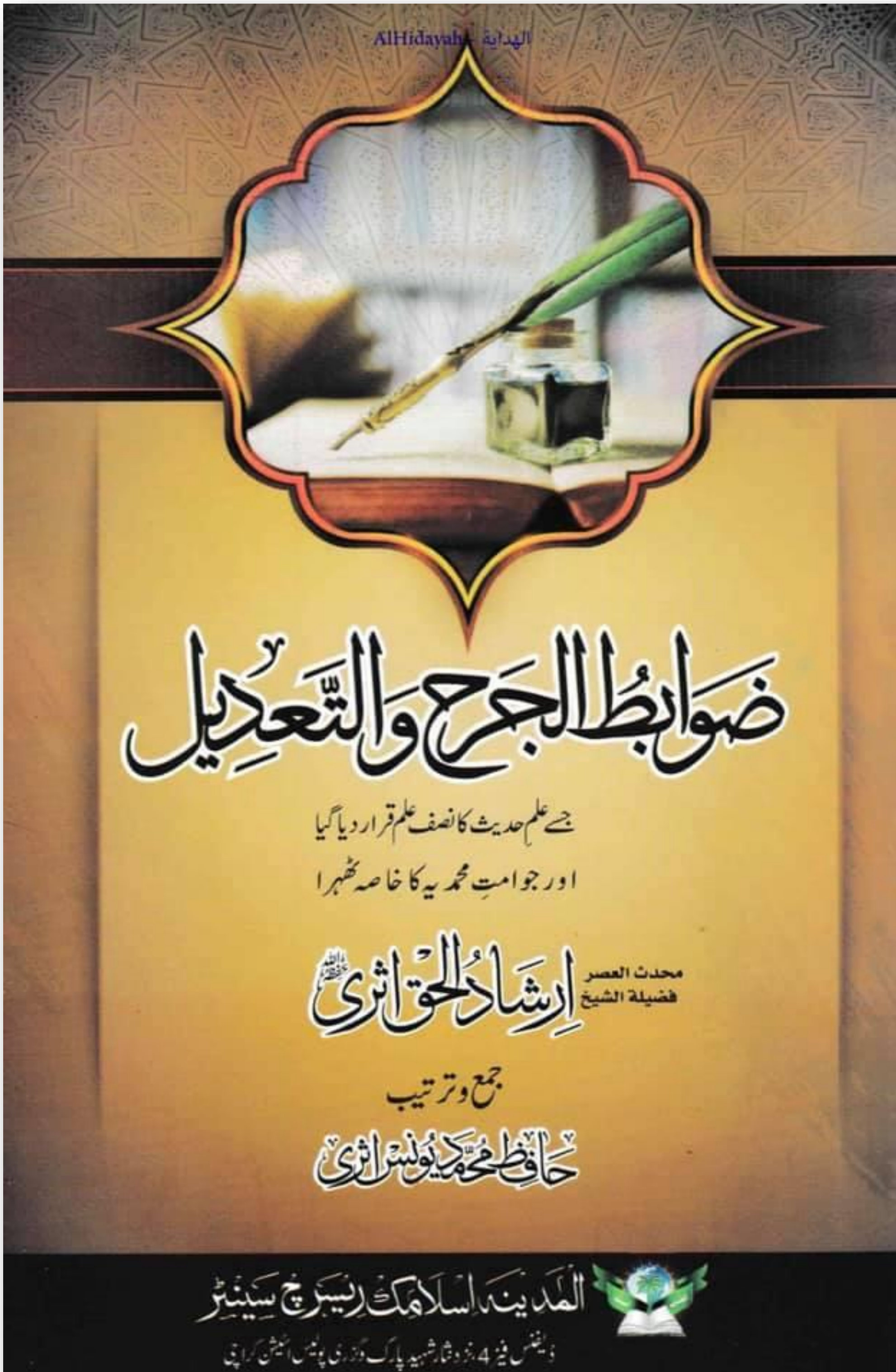
AlHidayah الهداية
ضوابط الجرح والتعدیل
جسے علم حدیث کا نصف علم قرار دیا گیا
اور جوامت محمدیہ کا خاصہ ٹھہرا
محدث العصر
فضیلة الشیخ
اِرشادُ الحق اثری
جمع و ترتیب
حافظ محمد یونس اثری
المدینہ اسلامک ریسرچ سینٹر

AlHidayah - الهداية

اتصال سند

کیا وہم کی جرح سے راوی کی تمام روایتیں کمزور ہو جائیں گی؟

اب یہ بھی دیکھیں کہ صدوق ربما وهم ، صدوق يهم ، ثقة له اوهام ہے تو کیا ہم ثقہ اور صدوق کی تمام روایتوں کو کمزور سمجھتے ہیں، کیا اصول ہے؟ اللہ محدثین رحمہم اللہ پر رحمتیں فرمائے، آپ اندازہ کریں کہ وہم سے کوئی بھی نہیں بچا ہوا، سفیان ثوری، شعبہ، ابن عیینہ، امام مالک رحمہم اللہ کی روایتوں میں وہم ہے، امام دارقطنی رحمہ اللہ نے تو مستقل رسالہ لکھ دیا ہے کہ کن کن روایتوں میں امام مالک رحمہ اللہ سے وہم ہوا ہے۔لیکن کسی محدث نے یہ نہیں کہا کہ مالک ثقة ،ثبت له اوهام کسی نے نہیں کہا ہے۔ کیونکہ یہ جو ہزاروں روایتوں میں چند اوہام ہیں، یہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔اس لئے جہاں انسانی بشری ناطے وہم ہو گیا، وہاں علماء نے بتلا دیا وہم کی نسبت نہیں کی، ہم تو انسان کی کمزوریوں کی بناء پر کمزوریوں کو اچھالتے ہیں، محدثین کمزوریوں کو نہیں اچھالتے، وہ اس پہ اتنا ہی وزر (بوجھ) ڈالتے ہیں، جتنے کا وہ مستحق ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر جس راوی کی ایک ہزار روایتیں ہیں اور پانچ میں خطا کرتا ہے اور راوی پر جرح "له اوهام" کی ہے۔ کیا پانچ روایتوں میں اوہام کی وجہ سے، باقی تمام روایتیں تشکیک کا شکار سمجھی جائیں گی؟ نہیں ، بلکہ صرف انہیں روایات کو کمزور قرار دیا جائے گا، جہاں وہم ثابت ہوگا اور وہم ثابت کب ہوگا؟ تقابل سے، اعتبار سے، اسانید کے مقارنہ سے وہم کا اثبات ہوگا، اور یہ واضح ہوگا کہ اس سے یہاں یہ غلطی ہوئی ہے، یہ وہم ہوا ہے، اس کی ہر روایت کو وہم کا شکار نہیں سمجھیں گے۔

اسی طرح ایسے راوی بھی ہیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ثقة ربما يدلس تو کیا ربما يدلس کہنے سے سب کی سب روایتوں میں تدلیس سمجھیں گے؟ نہیں۔ بلکہ وہیں سمجھیں گے کہ جہاں تدلیس کا معاملہ ہوگا، ورنہ یہ (کبھی کبھار اور اکثر کی) تفریق کرنے کا کوئی فائدہ ہی باقی نہیں رہتا۔

آپ دیکھیں جرح تعدیل میں یہ سارے الفاظ مستعمل ہیں:

ثقة ،ثبت ، حجة

اس کے بعد صدوق ، لاباس به

اس کے نیچے يكتب حديثه

89

اتصالِ سند

پھراس کے نیچے یعتبر حدیثه

ان کے مقابلے میں یہ الفاظ ہیں:

یہ کذاب ہے، یہ وضاع ہے۔

اسی طرح متروک، سئی الحفظ، کثیر الخطا، فاحش الغلط ہے،

پھراس سے نیچے لا یعتبر حدیثه، ہے۔

اب ان درجات میں فرق ہے یانہیں ،لا یعتبر اوریعتبر میں فرق ہے یانہیں ،یقیناً بڑا فرق ہے۔امام علی بن مدینی کی تو اس موضوع پر مستقل ایک کتاب ہے، افسوس یہی ہے کہ وہ کتاب ضائع ہوگئی، جس میں انہوں نے ان راویوں کو جمع کر دیا تھا کہ جن کی روایتیں قابلِ اعتبار ہیں ،اور جن کی نا قابلِ اعتبار ہیں کہ ایک وہ راوی ہے کہ مقارنہ وتقابل کے لئے اس کی روایت کو قبول کیا جاتا ہے۔اور دوسرا جو وضاع یا کذاب ومتروک ہے، اس کی روایت کا ہونا، نہ ہونا برابر ہے، اس کی روایت کو قابلِ اعتبار بھی نہیں سمجھا جاتا۔ یہ علماء کے نزدیک ان درجات کے درمیان تفریق ہے، جب آپ اس تفریق کو ملحوظ نہیں رکھیں گے تو یہ سب کو ایک ہی گرہ سے باندھنے کے مترادف ہوگا اور یہ محدثین کا منہج نہیں ہوگا۔ ورنہ "صدوق ربما يدلس"، "صدوق ربما يهم"، "هذا يكتب حديثه "، "هذا لا يكتب حديثه "، "يعتبر به "، "لايعتبر به"۔اس تفریق کا کیا فائدہ ہوگا؟؟

[يعتبر حديثه]یعنی روایت کو سمجھ لو۔

[يكتب حديثه]،اس کی روایت لکھنے کے قابل ہے۔

[لا يكتب حديثه] چھوڑو اس کو، بالکل اس کی روایت لکھنے کے قابل نہیں ہے، یہ متروک کے درجے میں ہے۔

لہٰذا الفاظ الجرح والتعدیل کی اس تفریق اور مراتب کو جب تک ان مراتب کے تناظر میں نہیں سمجھیں گے، ہم محدثین کے منہج کو صحیح طور پر اپنانے و سمجھنے کی کوشش نہیں کریں گے۔

بہرحال عدالت وضبط کے علاوہ بھی راویوں کی جرح وتعدیل کی کئی پوزیشنیں ہیں۔جنہیں بیان کیا گیا۔

کتب اہل سنت میں بیان کی گئی ہر بات صحیح ہوتی ہے، یہ دعوی اگر اہل سنت نے کیا ہے تو پھر آپ کی بات میں وزن ہو گا، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کتب اہل سنت میں ضعیف روایات بھی ہوتی ہیں، آپ اپنی پسند اور ذاتی رائے سے روایات کو قبول یا مسترد کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ اسد الغابہ ہو یا تاریخ ابن اثیر وغیرہ، روایات سند و متن اور دیگر مضبوط قرائن کے تحت ہی قبول کی جاتی ہیں۔ ڈھائی ہزار بد معاشوں کے گروہ کے وجود سے انکار تاریخ کا ادنی طالب علم بھی نہیں کر سکتا۔ چالیس دن مدینہ میں محاصرہ کوئی عام واقعہ ہر گز نہیں ہے۔ آپ کسی ایک تاریخ اسلام کی کوئی ایک ضعیف ترین روایت تک پیش نہیں کر سکتے کہ حضرت عثمان کا قتل خاموشی میں یارات کے اندھیرے میں چھپ کر تین چار لوگوں نے کر دیا اور کسی کو خبر تک نہ ہوئی۔ اظہر من الشمس حقائق کا انکار جاہل کر سکتا ہے کوئی اہل علم نہیں۔ جس بات کی تائید آپ ضعیف ترین روایت سے دکھانے سے قاصر ہیں، اس بات پر بضد رہنا صریح ہٹ دھرمی ہے۔

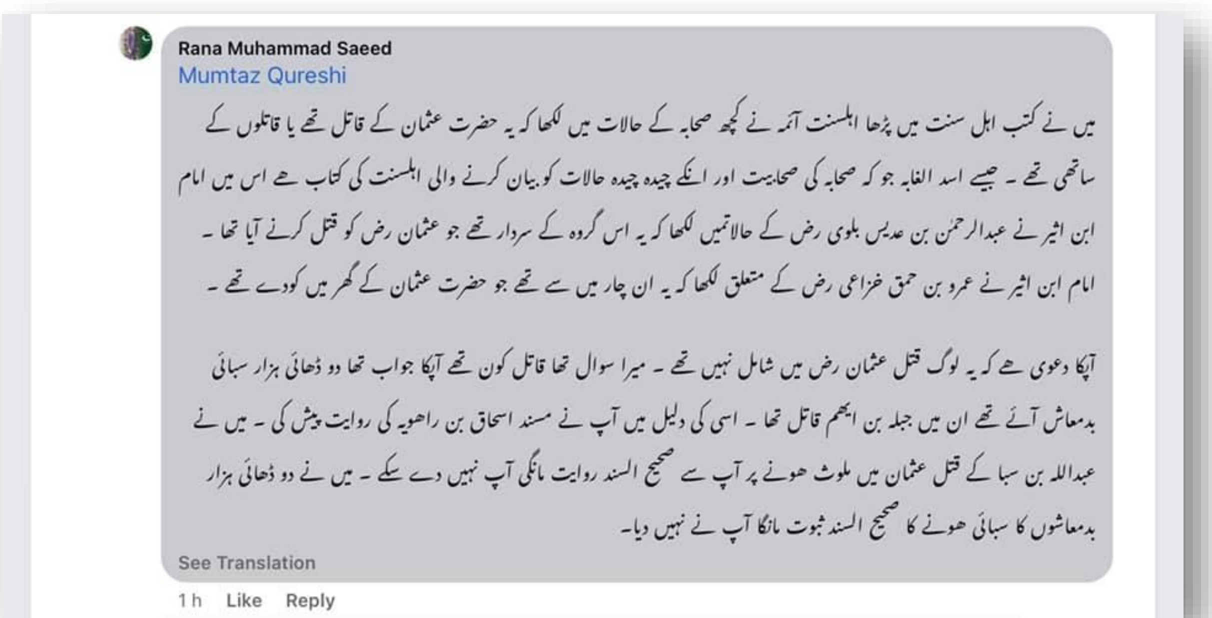
Rana Muhammad Saeed
Mumtaz Qureshi
میں نے کتب اہل سنت میں پڑھا اہلسنت آئمہ نے کچھ صحابہ کے حالات میں لکھا کہ یہ حضرت عثمان کے قاتل تھے یا قاتلوں کے ساتھی تھے ۔ جیسے اسد الغابہ جو کہ صحابہ کی صحابیت اور انکے چیدہ چیدہ حالات کو بیان کرنے والی اہلسنت کی کتاب ہے اس میں امام ابن اثیر نے عبدالرحمٰن بن عدیس بلوی رض کے حالاتمیں لکھا کہ یہ اس گروہ کے سردار تھے جو عثمان رض کو قتل کرنے آیا تھا ۔ امام ابن اثیر نے عمرو بن حمق خزاعی رض کے متعلق لکھا کہ یہ ان چار میں سے تھے جو حضرت عثمان کے گھر میں کودے تھے ۔

آپکا دعوی ہے کہ یہ لوگ قتل عثمان رض میں شامل نہیں تھے ۔ میرا سوال تھا قاتل کون تھے آپکا جواب تھا دو ڈھائی ہزار سبائی بدمعاش آئے تھے ان میں جبلہ بن ایہم قاتل تھا ۔ اسی کی دلیل میں آپ نے مسند اسحاق بن راھویہ کی روایت پیش کی ۔ میں نے عبداللہ بن سبا کے قتل عثمان میں ملوث ہونے پر آپ سے صحیح السند روایت مانگی آپ نہیں دے سکے ۔ میں نے دو ڈھائی ہزار بدمعاشوں کا سبائی ہونے کا صحیح السند ثبوت مانگا آپ نے نہیں دیا۔
See Translation
1 h Like Reply

عبد الرحمان بن عدیس کے بارے میں مصر سے لشکر لانے کا الزام کسی باسند روایت سے دکھا دیں۔ آپ کو سلام کروں گا۔ رہی بات عمرو بن الحمق کی تو ان کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنا بھی محض افسانہ ہے، کیونکہ اس بارے میں کوئی صحیح روایت موجود ہی نہیں ہے۔

Rana Muhammad Saeed
Mumtaz Qureshi
میں نے کتب اہل سنت میں پڑھا اہلسنت آئمہ نے کچھ صحابہ کے حالات میں لکھا کہ یہ حضرت عثمان کے قاتل تھے یا قاتلوں کے ساتھی تھے ۔ جیسے اسد الغابہ جو کہ صحابہ کی صحابیت اور انکے چیدہ چیدہ حالات کو بیان کرنے والی اہلسنت کی کتاب ہے اس میں امام ابن اثیر نے عبدالرحمن بن عدیس بلوی رض کے حالاتمیں لکھا کہ یہ اس گروہ کے سردار تھے جو عثمان رض کو قتل کرنے آیا تھا ۔ امام ابن اثیر نے عمرو بن حمق خزاعی رض کے متعلق لکھا کہ یہ ان چار میں سے تھے جو حضرت عثمان کے گھر میں کودے تھے ۔

آپکا دعوی ہے کہ یہ لوگ قتل عثمان رض میں شامل نہیں تھے ۔ میرا سوال تھا قاتل کون تھے آپکا جواب تھا دو ڈھائی ہزار سبائی بدمعاش آئے تھے ان میں جبلہ بن ایہم قاتل تھا ۔ اسی کی دلیل میں آپ نے مسند اسحاق بن راھویہ کی روایت پیش کی ۔ میں نے عبداللہ بن سبا کے قتل عثمان میں ملوث ہونے پر آپ سے صحیح السند روایت مانگی آپ نہیں دے سکے ۔ میں نے دو ڈھائی ہزار بدمعاشوں کا سبائی ہونے کا صحیح السند ثبوت مانگا آپ نے نہیں دیا۔

See Translation
1 h Like Reply

آپ کو جوبات قبول نہیں کرنی اس پر کئی طرح کے اعتراض اور سوال۔۔۔ قاتلین کے نام، نسب اور ولدیت تک کی تفصیل چاہیئے، راویوں پر معمولی جرح تک آپ کے نزدیک اہمیت کی حامل ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف جن صحابہ پر الزام لگانے میں دیر نہیں کرتے ہو، ان کے متعلق چاہے سند ہی مذکور نہ ہوئی ہو، یا چاہے کذاب راوی ہی کیوں نہ ہوں، آپ کے نزدیک انہی پر ایمان رکھنا چاہیئے۔ یہ کھلا تضاد آپ لوگوں کے ہر عقیدے اور نظریے میں موجود رہتا ہے۔ سوچیئے گا ضرور۔

آخری بات۔۔۔ کل آپ سب سے پہلے اپنا دوٹوک مؤقف بیان کریں گے کہ۔۔۔

1- قاتلین عثمان میں صحابہ کرام شامل تھے یا نہیں۔ اگر شامل تھے تو صحیح روایات پیش کرنی ہوں گی۔

2- عبد اللہ ابن سبا حقیقی کردار ہے یا فرضی۔ اگر اسے فرضی کہیں گے تو میں شیعہ کتب سے تیس چالیس اسکینز رکھ کر بلکہ صحیح شیعہ روایات دکھا کر عبد اللہ بن سبا کو جیّد شیعہ علماء کے اقرار سے حقیقت ثابت کر دوں گا۔ اگر حقیقی کردار تسلیم کریں گے تو پھر میں اس ملعون ابن سبا کا قتل عثمان میں عمل دخل ثابت کروں گا۔

اگر آپ کا کوئی واضح مؤقف نہ آیا یا بغیر دلائل یا حوالے کے گفتگو کرنے کی کوشش کی تو پھر گفتگو جاری نہیں رہے گی۔ والسلام

رانا محمد سعید شیعہ: دیکھیے حضور جو اوپر آپ نے لمبی چوڑی تقریر پیش وہ بالکل یہاں اس کیس میں کام کی نہیں ھے۔ یہ سارے جرح و تعدیل کے قوانین اس راوی کے حوالے سے درست ہیں جو کثیر الروایہ ہو، اسکی روایتیں دیکھ لی جائیں گی کہ کونسی قوی ہے اور کس میں وہم ہے اور کون سی وہم سے پاک ہے۔
موصوف کی روایت ہی ایک ہے قتل عثمان رض کے معاملہ میں اور وہ بھی مشکوک ہے اس لحاظ سے کہ اس کی کنانہ سے اس روایت کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں مل رہی اگر اور بھی ہیں تو پیش کریں چند ایک۔
دوسری بات اسکے اساتذہ میں کنانہ کا نام نہیں مل رہا کنانہ کے شاگردوں میں محمد بن طلحہ کا نام نہیں مل رہا۔
اور اس پوائنٹ کو آپ مال غنیمت سمجھ کر ہڑپ کر گئے ہیں اور یہ آپکی پرانی اور فریبی عادت ہے کہ لمبی لمبی تقریریں جھاڑ دیتے ہیں جس میں اصل نکتے کا دور دور تک ذکر نہیں ہوتا۔
اوپر جو آپ نے جرح و تعدیل کے اصول مجھے دکھائے ہیں یہ کوئی میرے لئے نئے نہیں ہیں حضرت جی اصل پوائنٹ کی طرف رجوع کریں۔
اوپر آپ نے تین بندوں کی تعدیل پیش کی ابو حاتم کہتے ہیں صدوق ہے۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں ثقہ ہے جبکہ امام ذہبی نے کہا کہ احمد بن حنبل کہتے ھیں یہ ثقہ تو ہے لیکن ہر چیز کے بارے میں یہ کہہ دیتا ہے کہ اس نے ہمیں حدیث بیان کی اور یہی معاملہ مشکوک ہے۔
یحیی بن معین نے یہ بھی کہا کہ یہ ضعیف ہے یہ بھی کہا کہ یہ کوئی شے نہیں۔
ابن حبان کہتے ھیں یہ خطا کرتا ہے۔
ابو داؤد کہتے ہیں خطا کرتا ہے۔
نسائی کہتے ہیں قوی نہیں ہے۔
امام ابن سعد کہتے ہیں اس کی روایات میں نکارت ہے۔
بشار عواد اور شعیب الارنوط کہتے ہیں بخاری نے اس سے صرف تین روایات لی ہیں اسکی روایات شواھد و متابعات میں لی جائے گی۔

مظفر بن مدرک کہتے ہیں لیس بشئی۔

اسکی متابعت تو لائیں نا۔ اور اسکا سماع بھی کنانہ سے ثابت کریں۔

قاتلین عثمان پر آپ نے میرا موقف مانگا ہے تو سنیں۔

میرے نزدیک قاتلین عثمان صحیح السند سے کوئی بھی ثابت نہیں البتہ بین الآئمہ و محدثین و مورخین جو لوگ مشہور ہیں ان میں صحابہ بھی شامل ہیں۔ مجھ سے یہ مطالبہ ہے آپکا کہ میں صحابہ کا قاتل ہونا صحیح السند روایت سے دکھاؤں جبکہ یہی مطالبہ میرا آپ سے تھا کہ صحیح السند روایت سے عثمان رض کا قاتل دکھائیں۔

آپ نے کوشش کی بہت اچھی بات ہے لیکن روایت کوئی قوی نہیں پیش کر سکے۔ لہذا میرے سے آپکا مطالبہ کرنا درست نہیں کہ میں پیش کروں صحیح السند روایت جس میں کوئی صحابی قاتل ہو۔

اب آتے ہیں عبد اللہ ابن سبا کی طرف۔ بھاگ آئے شیعہ کتب کی طرف۔ دن رات رٹ لگاتے ہیں ابن سبا بن سبا جب ثبوت کا کہا تو فرمارہے کہ شیعہ کتب سے پیش کروں گا۔ سنی کتب میں کچھ نہیں ملتا آپ کو ابن سبا پر ؟؟؟؟؟؟؟؟اس پر جواب دیں۔ پھر شیعہ کتب سے جو دل چاہے پیش کیجئے گا۔

آپ کے واعظین اور خطباء اور علماء دن رات ابن سبا کی گردان کرتے نظر آتے ھیں اسکی بنیاد کیا ہے، اپنی عوام کو یہ کہانی کس بنیاد پر سناتے ہیں۔ قتل عثمان پر کیا مواد ہے آپکے پاس جو آپ دن رات اپنی عوام کو ابن سبا ابن سبا کی رٹ سناتے ہیں۔

ممتاز قریشی: اس جواب میں آپ نے تین اشکالات پیش کئے ہیں۔ میں تینوں کے الگ جواب دیتا ہوں۔

1- موصوف (محمد بن طلحہ) کی روایت ہی ایک ہے قتل عثمان کے معاملے میں اور وہ بھی مشکوک ہے اس لحاظ سے کہ اس کی کنانہ سے اس روایت کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں مل رہی۔ اگر اور بھی ہیں تو پیش کریں۔

Rana Muhammad Saeed
Mumtaz Qureshi

دیکھیئے حضور جو اوپر آپ نے لمبی چوڑی تقریر پیش وہ بالکل یہاں اس کیس میں کام کی نہیں ہے ۔ یہ سارے جرح و تعدیل کے قوانین اس راوی کے حوالے سے درست ہیں جو کثیر الروایہ ہو اسکی رولتیں دیکھ لی جائیں گی کہ کونسی قوی ہے اور کس میں وہم ہے اور کون سی وہم سے پاک ہے ۔ موصوف کی روایت ہی ایک ہے قتل عثمان رض کے معاملہ میں اور وہ بھی مشکوک ہے اس لحاظ سے کہ اس کی کنانہ سے اس روایت کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں مل رہی اگر اور بھی ہیں تو پیش کریں چند ایک ۔ دوسری بات اسکے اساتذہ میں کنانہ کا نام نہیں مل رہا کنانہ کے شاگردوں میں محمد بن طلحہ کا نام نہیں مل رہا ۔ اور اس پوائنٹ کو آپ مال غنیمت سمجھ کر ہڑپ کر گئے ہیں اور یہ آپکی پرانی اور فریبی عادت ہے کہ لمبی لمبی تقریریں جھاڑ دیتے ہیں جس میں اصل نکتے کا دور دور تک ذکر نہیں ہوتا ۔

اوپر جو آپ نے جرح و تعدیل کے اصول مجھے دکھائے ہیں یہ کوئی میرے لئے نئے نہیں ہیں حضرت جی اصل پوائنٹ کی طرف رجوع کریں ۔

اوپر آپ نے تین بندوں کی تعدیل پیش کی ابوحاتم کہتے ہیں صدوق ہے ۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں ثقہ ہے جبکہ امام ذہبی نے کہا کہ احمد بن حنبل کہتے ہیں یہ ثقہ تو ہے لیکن ہر چیز کے بارے میں یہ کہہ دیتا ہے کہ اس نے ہمیں حدیث بیان کی اور یہی معاملہ مشکوک ہے ۔ یحیی بن معین نے یہ بھی کہا کہ یہ ضعیف ہے یہ بھی کہا کہ یہ کوئی شے نہیں ۔ ابن حبان کہتے ہیں یہ خطا کرتا ہے ۔ ابو داؤد کہتے ہیں خطا کرتا ہے ۔ نسائی کہتے ہیں قوی نہیں ہے ۔ امام ابن سعد کہتے ہیں اس کی روایات میں نکارت ہے ۔ بشار عواد اور شعیب الانوط کہتے ہیں بخاری نے اس سے صرف تین روایات لی ہیں اسکی روایات شواھد و متابعات میں لی جائے گی ۔ مظفر بن مدرک کہتے ہیں لیس بشئ ۔

اسکی متابعت تو لائیں نا ۔ اور اسکا سماع بھی کنانہ سے ثابت کریں ۔

See Translation

3 h Like Reply

جواب: محمد بن طلحہ جمہور محدثین اہل سنت کے نزدیک صحیحین کا ثقہ راوی ہے۔ راوی کے متعلق حتمی بات جمہور کی رائے کے مطابق لی جاتی ہے۔ اہل تشیع کے ہاں بھی یہی قانون ہے۔ اس لئے محمد بن طلحہ پر آپ کی جرح "اصول احادیث" کی روشنی میں مسترد ہے۔ رہی بات کنانہ سے قتل عثمان کی ایک روایت بیان کرنا، یہ کوئی دلیل نہیں کہ روایت مسترد کر دی جائے۔ میں یہی واقعہ اور یہی قاتل جبلہ ایک اور روایت سے بھی ثابت کرتا ہوں۔ جب اس روایت کی تائید دوسری روایات سے ثابت ہو جائے تو پھر سوائے ہٹ دھرمی کے کوئی وجہ نہیں کہ آپ انکار کریں۔

كتاب الطبقات الكبير

لمحمد بن سعد بن منيع الزهري

ت ٢٣٠ هـ

الجزء الثالث

الطبقة الأولى

في البدريين من المهاجرين والأنصار

تحقيق

الدكتور علي محمد عمر

الناشر مكتبة الخانجي بالقاهرة

الحسن قال : لما أُدركوا بالعقوبة ، يعنى قتلة عثمان بن عفّان ، قال أُخذ الفاسق ابن أبى بكر ، قال أبو الأشهب ، وكان الحسن لا يسمّيه باسمه إنّما كان يُسمّيه الفاسق ، قال فأُخذ فجعل فى جوف حمار ثمّ أُحرق عليه .

قال : أخبرنا عمرو بن عاصم الكلابى قال : أخبرنا أبو الأشهب قال : حدّثنى عوف عن محمّد بن سيرين أنّ حُذيفة بن اليمان قال : اللّهمّ إنْ كان قتل عثمان خيرًا فليس لى منه نصيب ، وإن كان قتله شرًّا فإنّى منه بَرىء ، والله لَئِنْ كان قتله خيرًا لَيَحْلُبُنّها لَبَنًا ، ولئنْ كان قتله شرًّا لَيَمْتَصُّنّ بها دمًا [١] .

قال : أخبرنا عمرو بن عاصم قال : أخبرنا همّام قال : حدّثنى قتادة عن أبى المليح عن عبد الله بن سلام قال : ما قُتل نبىّ قطّ إلاّ قُتل به سبعون ألفًا من أُمته ، ولا قُتل خليفة قطّ إلاّ قُتل به خمسة وثلاثون ألفًا .

قال : أخبرنا سليمان بن حرب قال : أخبرنا حمّاد بن زيد عن أيّوب عن قُنافة العُقيلى عن مُطَرِّف أنّه دخل على عَمّار بن ياسر فقال له : إنّا كُنّا ضُلاّلًا فهدانا الله ، وكنا أعرابًا فهاجرنا يُقيمُ مُقيمُنا يتعلّم القرآن ويغزو الغازى ، فإذا قدم الغازى أقام يتعلّم القرآن وغزا المقيم ، نَنْظُرُ ما تأمروننا به فإذا أمرتمونا بأمْرٍ اتّبعنا وإذا نهيتمونا عن شىء انتهينا عنه ، جاءنا كتابُكم بقتل أمير المؤمنين عُمَرَ وأنّا بايعنا ابن عفّان ورضينا لأنفسنا وأنفسكم فبايعنا لبَيْعتكم ، فَبِمَ قتلتموه ؟ قال أيّوب : فلم نجد عند ذلك جوابًا [٢] .

قال : أخبرنا أحمد بن عبد الله بن يونس قال : أخبرنا زهير بن معاوية ، قال : أخبرنا كنانة مولى صفيّة قال : رأيت قاتل عثمان فى الدّار رجلًا أسود من أهل مصر يقال له جَبَلَةُ ، باسِطَ يديه ، أو قال رافع يديه ، يقول : أنا قاتِلُ نَعْثَلٍ .

قال : أخبرنا حجّاج بن نُصَير قال : أخبرنا أبو خَلْدَة [٣] عن المسيّب بن دارم قال: إنّ الّذى قتل عثمان قام فى قتال العَدوّ سبع عشرة كَرّة يُقْتَلُ مَن حوله لا يُصيبه شَىءٌ حتّى مات على فراشه .

° ° °

(١) أورده ابن عساكر فى تاريخه : ترجمة عثمان ص ٤٨٧
(٢) أورده ابن عساكر فى تاريخه : ترجمة عثمان ص ٥٠٢ نقلا عن ابن سعد .
(٣) أبو خَلْدَة : تحرف فى طبعة إحسان وعطا والتحرير إلى « أبو خَلَدَة » .

دوسرا اشکال

2- محمد بن طلحہ کے اساتذہ میں کنانہ کا نام نہیں مل رہا۔ کنانہ کے شاگردوں میں محمد بن طلحہ کا نام نہیں مل رہا۔

جواب: گوگل کے محتاجوں کا یہی حال ہوتا ہے۔ اسی لئے کہا تھا کہ کتب کھولیں اور خود تحقیق کریں۔ اگر آپ اسماء الرجال کتب میں کنانہ مولی صفیہ کا احوال تلاش کرتے تو آپ کو پتہ چلتا کہ اس سے روایت لینے والوں میں محمد بن طلحہ بھی شامل ہیں۔ میں اسکینز بھیجتا ہوں۔ 👇 👇 👇

Rana Muhammad Saeed
Mumtaz Qureshi

دیکھیئے حضور جو اوپر آپ نے لمبی چوڑی تقریر پیش وہ بالکل یہاں اس کیس میں کام کی نہیں ہے ۔ یہ سارے جرح و تعدیل کے قوانین اس راوی کے حوالے سے درست ہیں جو کثیر الروایہ ہو اسکی روایتیں دیکھ لی جائیں گی کہ کونسی قوی ہے اور کس میں وہم ہے اور کون سی وہم سے پاک ہے ۔ موصوف کی روایت ہی ایک ہے قتل عثمان رض کے معاملہ میں اور وہ بھی مشکوک ہے اس لحاظ سے کہ اس کی کنانہ سے اس روایت کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں مل رہی اگر اور بھی ہیں تو پیش کریں چند ایک ۔ دوسری بات اسکے اساتذہ میں کنانہ کا نام نہیں مل رہا کنانہ کے شاگردوں میں محمد بن طلحہ کا نام نہیں مل رہا ۔ اور اس پوائنٹ کو آپ مال غنیمت سمجھ کر ہڑپ کر گئے ہیں اور یہ آپکی پرانی اور فریبی عادت ہے کہ لمبی لمبی تقریریں جھاڑ دیتے ہیں جس میں اصل نکتے کا دور دور تک ذکر نہیں ہوتا ۔

اوپر جو آپ نے جرح و تعدیل کے اصول مجھے دکھائے ہیں یہ کوئی میرے لئے نئے نہیں ہیں حضرت جی اصل پوائنٹ کی طرف رجوع کریں ۔

اوپر آپ نے تین بندوں کی تعدیل پیش کی ابوحاتم کہتے ہیں صدوق ہے ۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں ثقہ ہے جبکہ امام ذہبی نے کہا کہ احمد بن حنبل کہتے ہیں یہ ثقہ تو ہے لیکن ہر چیز کے بارے میں یہ کہہ دیتا ہے کہ اس نے ہمیں حدیث بیان کی اور یہی معاملہ مشکوک ہے ۔ یحیی بن معین نے یہ بھی کہا کہ یہ ضعیف ہے یہ بھی کہا کہ یہ کوئی شے نہیں ۔ ابن حبان کہتے ہیں یہ خطا کرتا ہے ۔ ابو داؤد کہتے ہیں خطا کرتا ہے ۔ نسائی کہتے ہیں قوی نہیں ہے ۔ امام ابن سعد کہتے ہیں اس کی روایات میں نکارت ہے ۔ بشار عواد اور شعیب الانوط کہتے ہیں بخاری نے اس سے صرف تین روایات لی ہیں اسکی روایات شواھد و متابعات میں لی جائے گی ۔ مظفر بن مدرک کہتے ہیں لیس بشئ ۔

اسکی متابعت تو لائیں نا ۔ اور اسکا سماع بھی کنانہ سے ثابت کریں ۔

See Translation

3 h Like Reply

٤٦٧٧ ـ كِنَانة بن العباس بن مِرْداس السُّلَميُّ، عن أبيه، وعنه ابنه عبد الله، قال البخاري: لم يصحَّ حديثه. د ق.

٤٦٧٨ ـ كنانة بن نُعَيم العَدَوِيُّ، عن أبي بَرْزَة، وغيره، وعنه ثابت، وعبد العزيز بن صُهَيب، وثِّق. م د س.

٤٦٧٩ ـ كنانة، عن مولاته صفيَّة، وعثمان، وعنه زهير بن معاوية، ومحمد بن طلحة، وجماعة، وثِّق. ت.

٤٦٨٠ ـ كَهْمَس بن الحسن التميميُّ، عن أبي الطُّفَيل، وجماعة، وعنه وكيع، والمقرىءُ، وخَلْق، ثقة، مات ١٤٩. ع.

٤٦٨١ ـ كَهْمَس بن المِنْهال السَّدُوسيُّ اللؤلؤيُّ، عن ابن أبي عَرُوبة، وجماعة، وعنه خليفة بن خيَّاط، وغيره، قال أبو حاتم: يُكْتَب حديثه. خ.

٤٦٨٢ ـ كِلاب بن تَلِيد، عن ابن المسيَّب، وعنه عبد الله بن مسلم، وثِّق. س.

٤٦٨٣ ـ كِلاب بن عليٍّ، عن أبي سَلَمة، وعنه يحيى بن أبي كثير. س.

٤٦٨٤ ـ كيسان بن جَرير، صحابيٌّ، عنه ابنه عبد الرحمن. ق.

٤٦٨٥ ـ كيسان، أبو سعيد المَقْبُريُّ، عن عمر، وأبي هريرة، وعنه ابنه سعيد، وجماعة، مات سنة مائة. ع.

٤٦٧٧ ـ حديثه في عموم مغفرة الله تعالى للحجَّاج يوم عرفة، وتقدم الكلام عليه باختصار (٢٩٢٨). والرجل «مجهول» كما قال في «التقريب» (٥٦٦٧).

٤٦٧٨ ـ (٥٦٦٨): «ثقة».

٤٦٨١ ـ «الجرح» ٧ (٩٧٣) وزاد: «محلُّه الصدق» وعَتَب على البخاري أنْ أدخله في كتابه في الضعفاء، مع أن البخاري روى عنه كما ترى ـ في «صحيحه» وإن كانت روايةً مقرونةً، فينبغي النظر في لفظ البخاري فيه، فقد يكون ضعَّف حديثاً له، وكلام الحافظ في «مقدمة الفتح» ص ٤٣٧ يفيد أن البخاري تكلم فيه للقدر فقط، والله أعلم. انظر مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه ٧: ٤٢ (٣٦٨٦). وفي «التقريب» (٥٦٧١): «صدوق رمي بالقَدَر».

٤٦٨٢ ـ [قال المؤلف: لا يكاد يعرف، تفرَّد عنه عبد الله بن مسلم].
«الميزان» ٣ (٦٩٧٢)، «ثقات» ابن حبان ٥: ٣٣٨.

٤٦٨٣ ـ [كلاب بن علي: لا يعرف، انفرد عنه يحيى].
«الميزان» ٣ (٦٩٧٣)، «ثقات» ابن حبان ٧: ٣٦٥.

٤٦٨٥ ـ (٥٦٧٦): «ثقة ثبت».

تهذيب الكمال في أسماء الرجال

للحافظ المتقن جمال الدين أبي الحجاج يوسف المزي

٦٥٤ - ٧٤٢هـ

المجلد الرابع والعشرون

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

مؤسسة الرسالة

٥٠٠٠ - بخ ت: كِنانة[3] مولى صَفِيّة بنت حُيَيّ، زَوْجِ النَّبيِّ ﷺ يقال: إنه كِنانة بن نُبَيْه.

(١) مسلم ١٥٢/٧.
(٢) فضائل الصحابة (١٤٢).
(٣) تاريخ الدوري: ٤٩٧/٢، وتاريخ البخاري الكبير: ٧/الترجمة ١٠١٧، والجرح والتعديل: ٧/الترجمة ٩٦٣، وثقات ابن حبان: ٣٣٩/٥، والكاشف: ٣/الترجمة ٤٧٤٤، وتذهيب التهذيب: ٣/الورقة ١٧٢، ومعرفة التابعين، الورقة ٣٨، وتاريخ الإسلام: ١٢٥/٥، ونهاية السول، الورقة ٣١١، وتهذيب التهذيب: ٨/٤٤٩ - ٤٥٨، والتقريب: ١٣٧/٢، وخلاصة الخزرجي: ٢/الترجمة ٥٩٨٢.

٢٣٠

روى عن: الأَشْتَر النَّخَعِيّ، وعُثمان بن عفان، وأبي هُريرة (بخ) ومولاته صَفِيّة بنت حيي (ت).

روى عنه: خَديج بن مُعاوية، وأخوه زُهير بن معاوية (بخ)، وسَعْدان بن بشر الجُهنيُّ، ومحمد بن طلحة بن مُصَرِّف، وهاشم ابن سَعِيد الكُوفيُّ (ت).

ذكره ابنُ حِبَّان في كتاب «الثِّقات»[1].

روى له البُخاريُّ في «الأدب»، والتِّرمذيُّ.

(١) ٣٣٩/٥. وقال ابن حجر في «التهذيب»: ذكره الأزدي في «الضعفاء» وقال: لا يقوم إسناده حديثه. وقال الترمذي بعد أن أخرج من طريق هاشم بن سعيد عنه حديثاً: ليس إسناده بذاك. وقال في موضع آخر: ليس إسناده بمعروف. وقال ابن عدي: حدثنا إبراهيم بن محمد بن سليمان حدثنا عمرو بن علي، حدثنا يزيد بن مغلس الباهلي، وكان من الثقات، حدثنا كنانة بن نبية مولى صفيه، فذكر الحديث الذي أخرجه الترمذي. (٨/ ٤٥٠). وقال ابن حجر في «التقريب»: مقبول.

٢٣١

تیسرا اشکال

3- محمد بن طلحہ پر جرح۔

آپ کو علم ہونا چاہیئے کہ راوی معصوم نہیں ہوتے۔ جب کسی راوی پر مختلف آراء ہوں تو جمہور کا فیصلہ ہی قبول کیا جاتا ہے۔ محمد بن طلحہ صحیحین کا راوی ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اس کی روایات موجود ہیں۔ ایسے راوی کو آپ اہل سنت اصولوں کے تحت ضعیف ثابت نہیں کر سکتے۔

الحمدللہ۔۔۔ آپ نے ایک تو حق بات کا اقرار کر لیا ہے کہ صحابہ کے نام مشہور ضرور ہیں لیکن صحیح السند روایت سے کچھ بھی ثابت نہیں ہے۔

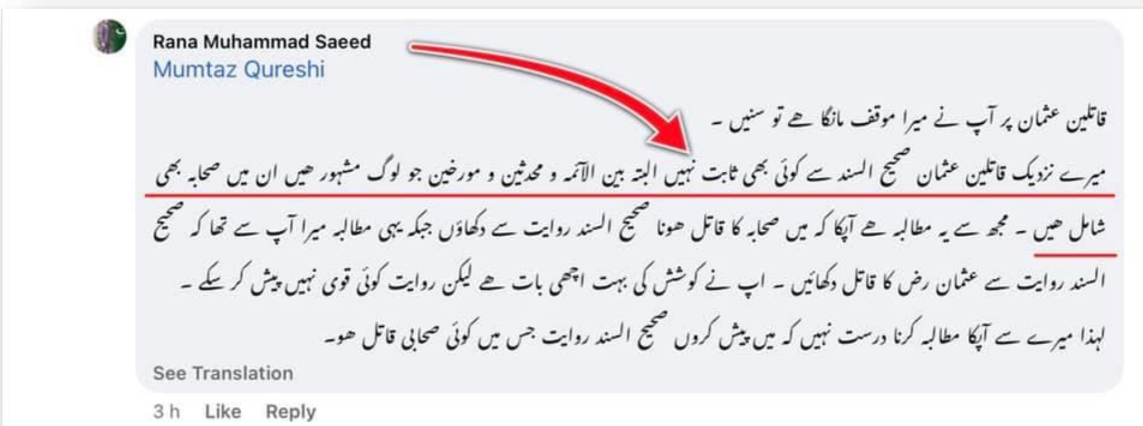

میرے نزدیک بھی اصل قاتل کون تھا؟ اس کا حتمی تعین کرنا واقعی مشکل ہے کیونکہ کئی لوگوں نے حملہ کیا تھا۔ چند نام مذکور ہیں جو اوپر دکھا چکا ہوں۔ جبلہ کے متعلق کچھ روایات اشارہ کرتی ہیں۔ ممکن ہے زخمی کئی لوگوں نے کیا ہو اور جان لیوا حملہ اس بدبخت نے کیا ہو۔ بحر حال یہ بات حتمی ہے کہ کوئی صحابی ان قاتلین میں شامل نہیں ہے، شیعہ کا یہ جھوٹ آپ بھی ڈھکے چھپے الفاظ میں تسلیم کر رہے ہیں۔

ہماری اس پوری گفتگو سے ثابت یہ ہوا کہ یہ پوسٹ خیانت اور بغض صحابہ کی وجہ سے ہی بنائی گئی ہے۔ بیشک جھوٹوں پر اللہ کی لعنت برستی ہے۔ اب شاید یہ پوسٹ بھی گذشتہ پوسٹس کی طرح ڈیلیٹ کر دی جائے گی۔

ایک بات رہ گئی۔۔ مشہور ہونا ہر گز سچ ہونے کی دلیل نہیں ہوتی۔ جو لوگ صرف مشہور باتوں پر ایمان رکھتے ہیں وہ اپنے ایمان کی فکر کریں۔ اہلسنت بزرگان نے ہر قسم کی روایات جمع کر کے اپنا فریضہ پورا کیا ہے۔ محققین کا کام ہے کہ ان میں سے صحیح روایات عوام تک پہنچائیں تا کہ حق واضح ہو سکے۔

آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں سوالات ہڑپ کر دیتا ہوں، جبکہ میں صرف یہ عرض کرتا رہا ہوں کہ میری طرح آپ بھی علمی جواب بمعہ حوالہ دیں تا کہ مجھ سمیت پڑھنے والوں تک دونوں فریقین کا مؤقف پہنچ سکے۔

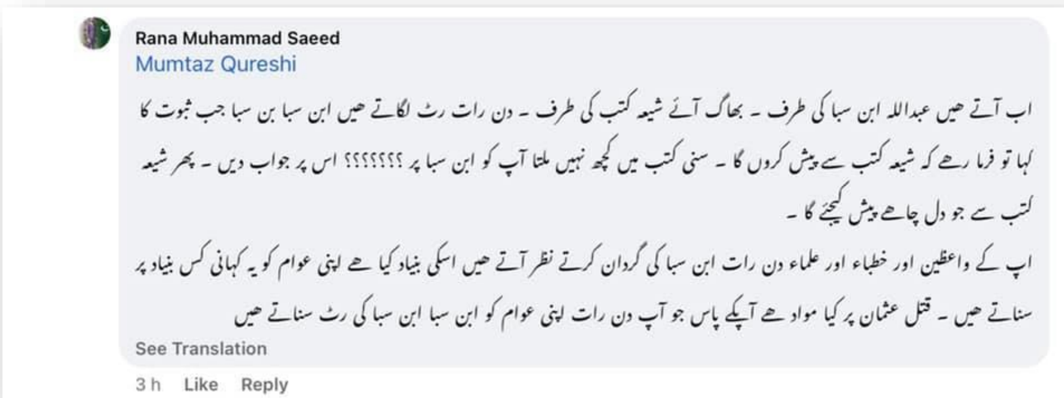

Rana Muhammad Saeed
Mumtaz Qureshi

اب آتے ھیں عبداللہ ابن سبا کی طرف ۔ بھاگ آئے شیعہ کتب کی طرف ۔ دن رات رٹ لگاتے ھیں ابن سبا بن سبا جب ثبوت کا کہا تو فرما رہے کہ شیعہ کتب سے پیش کروں گا ۔ سنی کتب میں کچھ نہیں ملتا آپ کو ابن سبا پر ؟؟؟؟؟؟؟ اس پر جواب دیں ۔ پھر شیعہ کتب سے جو دل چاھے پیش کیجئے گا ۔

اپ کے واعظین اور خطباء اور علماء دن رات ابن سبا کی گردان کرتے نظر آتے ھیں اسکی بنیاد کیا ھے اپنی عوام کو یہ کہانی کس بنیاد پر سناتے ھیں ۔ قتل عثمان پر کیا مواد ھے آپکے پاس جو آپ دن رات اپنی عوام کو ابن سبا ابن سبا کی رٹ سناتے ھیں

See Translation

3 h Like Reply

میں نے عبداللہ ابن سبا کے متعلق جو سوال پوچھا ہے۔ صرف اس کا جواب دیں۔ فکر نہ کریں میں اہل سنت کتب سے ہی اپنا مؤقف ثابت کروں گا۔

میں نے یہ سوال پوچھا تھا۔

2- عبداللہ ابن سبا حقیقی کردار ہے یا فرضی۔ اگر اسے فرضی کہیں گے تو میں شیعہ کتب سے تیس چالیس اسکینز رکھ کر بلکہ صحیح شیعہ روایات دکھا کر عبداللہ بن سبا کو جیّد شیعہ علماء کے اقرار سے حقیقت ثابت کر دوں گا۔ اگر حقیقی کردار تسلیم کریں گے تو پھر میں اس ملعون ابن سبا کا قتل عثمان میں عمل دخل ثابت کروں گا۔

رانا محمد سعید شیعہ: حضور یہ جھوٹ کی تہمت ہم پر ناداغیں **یہ جھوٹ آپکی کتب سے ہی لیا گیا ہے** کہ صحابہ نے عثمان رض کے قتل میں حصہ لیا۔ اور یہاں تاریخ کا بہانہ نہیں چلے گا کیونکہ یہ جھوٹ آپ کے آئمہ نے اپنی اپنی تحقیق کے بعد صحابہ کے حالات میں لکھا ہے۔ شیعوں نے نہیں لکھا۔

آپ نے کنانہ کے تلامذہ میں محمد ابن طلحہ کا نام ڈھونڈا اچھی بات ہے۔ اور دوسرے روات سے بھی جبلہ بن ایہم ملعون کا فتنہ دکھایا بہت خوب۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ جبلہ کا عثمان رض کو قتل کرنا ثابت ہو گیا۔ 👍👍👍👍👍👏👏👏👏👏

Rana Muhammad Saeed
Mumtaz Qureshi
حضور یہ جھوٹ کی تہمت ہم پر نا داغیں یہ جھوٹ آپکی کتب سے ہی لیا گیا ھے کہ صحابہ نے عثمان رض کے قتل میں حصہ لیا ۔ اور یہاں تاریخ کا بہانہ نہیں چلے گا کیونکہ یہ جھوٹ آپ کے آئمہ نے اپنی اپنی تحقیق کے بعد صحابہ کے حالات میں لکھا ھے ۔ شیعوں نے نہیں لکھا ۔
آپ نے کنانہ کے تلامذہ میں محمد ابن طلحہ کا نام ڈھونڈا اچھی بات ھے ۔ اور دوسرے روات سے بھی جبلہ بن ایہم ملعون کا فتنہ دکھایا بہت خوب ۔ میں تسلیم کرتا ھوں کہ جبلہ کا عثمان رض کو قتل کرنا ثابت ھو گیا ۔ 👏👏👏👏👏👍👍👍👍👍

اب آئیں دوسری طرف دو ڈھائی ہزار سبائیوں والی کہانی بھی اسی طرح صحیح السند روایات سے پیش کر دیں۔ **میرے نزدیک ابن سبا کا وجود تو ہے** لیکن ویسا نہیں جیسا اہلسنت حضرات بنا کر پیش کرتے ہیں کہ ہر فتنہ اور فساد اسکے گلے ڈال دیتے ہیں۔ اس پر صحیح السند روایات دے دیں۔

دوسری بات قتل عثمان رض میں دو دو ڈھائی ہزار لوگ تھے۔ وہ لوگ تھے کوئی صحیح السند روایات میں کتنوں کا نام آیا؟ صرف دو چار کا جبکہ بلوائی تو دو ڈھائی ہزار تھے۔ ہو سکتا ھے عبد الرحمن بن عدیس، عمرو بن حمق، عمیر صابی، محمد بن ابی حذیفہ وغیرہا ان بلوائیوں کے ساتھی ہوں اسی لئے تو اس قدر مشہور ہے کہ تقریباً ہر تاریخ دان اور آئمہ رجال نے ان کے حالات میں یہی لکھا ہے۔ بہر حال میں الزام نہیں لگاتا۔ اگر وہ تھے تو خدا بہتر جانے نہیں تھے تو بھی خدا بہتر جانے۔

عبد اللہ بن سبا پر آجایئے۔

مزید میں بھی تحقیق کرتا ہوں کہ ان چار پانچ صحابہ کے نام کیوں قاتلین عثمان رض میں شامل ہوئے۔ حتمی طور پر نا تو ان پر الزام لگاتا ہوں اور نا بری سمجھتا ہوں کیونکہ کچھ تو ہے تو اتنا شور ہوا اتنے لوگوں کی زبان پر ان کا نام بطور قاتلین یا معاونین میں آیا۔

ممتاز قریشی: تہمت اسی پر لگتی ہے جو جھوٹی باتوں پر اپنا ایمان رکھے۔ **عجیب بات ہے کہ آپ اقرار بھی کر رہے ہیں یہ جھوٹ ہے اور اہل سنت کتب سے لیا گیا ہے۔ پھر ان پر یقین کیوں؟** جن روایات کو ہم خود قبول نہیں کرتے، آپ کا ان پر ایمان ہوتا ہے کیونکہ اس سے آپ کے باطل نظریات کی تائید ہوتی ہے۔

میں نے کوئی تاریخ کا بہانہ نہیں کیا۔ روایات صحیح ہوں تو قبول کرنی چاہئیں۔ ذاتی پسند ناپسند کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ آخری بات، ائمہ نے تحقیق کر کے صحیح روایات جمع کرنے کا کب دعوی کیا ہے؟ اہل سنت کتاب یا ائمہ اہل سنت کہہ دینا کافی تھوڑی ہے۔ اگر یہی منطق شیعہ کتب پر لاگو کی جائے تو آپ کی دوڑیں لگ جائیں گی۔ علمی گفتگو کا انداز اپنائیں۔ اسی میں عافیت ہے۔

تاریخ کے واقعات قرائن سے بھی سمجھے جا سکتے ہیں۔ بندہ لکیر کا فقیر نہ ہو۔ ان سادہ سوالوں کے جوابات دیں، پھر میں صحیح روایات بھی پیش کروں گا۔

1-حضرت عثمان غنی کو گھر میں محصور کیا گیا تھا یا نہیں؟
2-کیا یہ ممکن ہے کہ دس پندرہ لوگ مدینہ میں خلیفہ وقت کے گھر کا محاصرہ کر کے اسے قید کر لیں؟
3-کیا دس پندرہ لوگ اتنے طاقتور ہو سکتے ہیں کہ خلیفہ وقت کو قتل کرنے کے بعد اور جلیل القدر صحابہ کرام کو زخمی کرنے کے بعد بھی دندناتے پھریں اور مدینے کی گلیوں میں اپنے قاتل ہونے کا اعلان کرتے رہیں۔
4- اہل سنت کا عبد اللہ بن سبا کے وجود پر اجماع ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ شیعہ کے ہاں بھی یہی صورتحال ہے، اگرچہ کڑوہ سچ ہے، اس لئے ہر کوئی کھل کر بیان نہیں کرتا۔ خیر، مجھے یہ بتائیں کہ اگر ابن سبا تھا تو اس کے کارنامے کیا تھے؟ اس نے دین اسلام کی کونسی خدمت کی تھی؟

رانا محمد سعید شیعہ: اللہ کے بندے رجال کے ناقدین اور محققین کب ہر چیز بذریعہ سند بیان کرتے ہیں۔ اٹھاؤ احوال الرجال کی کتب اور دکھاؤ کتنوں نے راویان کے حالات باسند بیان کیئے ہیں۔ ابن حجر کی تہذیب التہذیب ہی لے لو۔ ذہبی کی میزان الاعتدال لے لو۔ کتنوں کے حالات باسند ہیں؟؟؟؟؟

حد ہو گئی یار۔ ہر چیز کا الزام ہم پر تھونپ رہے ہو۔

قرائن سے تو یہ بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ مذکورہ لوگ جن میں صحابہ بھی تھے حضرت عثمان رض کا محاصرہ کیئے رہے۔ جب میں قرائن کی بات کرتا ہوں تو سند صحیح کی رٹ لگاتے ہو۔ اب تم سے سند صحیح کا مطالبہ کیا تو قرائن کی طرف بھاگے ہو۔

محاصرہ ہوا بالکل۔ بقول تمہارے دو ڈھائی ہزار سبائی غنڈے تھے۔ لاؤ نا یہ سب باتیں اب صحیح اسناد سے۔

عبد اللہ ابن سبا کے وجود پر اجماع ہے کیسا اجماع ہے؟؟؟؟؟ کیا صرف شخصیت کا موجود ہونا یہ تقاضا کرتا ہے کہ اس پر جیسا چاہو الزام دھر دو جو چاہو اس کے بارے میں مشہور کر دو اور سند کی بات آئے تو کہہ دو کہ اجماع ہے۔ اجماع کیسے ہوتا ہے ذرا یہ بھی بتا دو۔

ممتاز قریشی: اب آپ اصل نکتہ پر بات کرنے سے بھاگنے کی کوششوں میں ہیں۔ 😂

کسی صحابی پر اتنابڑاالزام بغیر تصدیق کئے لگانا آپ کے دین میں جائز ہو گا۔ افسوس تو یہ ہے کہ جھوٹ پر یقین کا اقرار بھی کرتے ہو اور پھر بھی ہدایت نہیں ملتی۔

اسماء الرجال میں راویوں کا احوال بھی کسی ذریعے سے ہی بیان کیا جاتا ہے۔ دوسری بات کئی کتب اس دور میں لکھی گئی جب شیعیت بحیثیت مذہب گھڑا نہیں گیا تھا۔ اس وقت فرقوں کا کوئی خاص وجود نہیں تھا۔ بہتر ہو گا جو نکتہ زیر بحث ہے، اسی پر رہیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: آپکے محدثین تو پھر ناجائز ہی کرتے رہے نا۔ بغیر تصدیق صحابیوں کو قاتل اور قاتلین کے ہم نوالہ لکھ دیا یہ تھا انکی تحقیق اور جرح وتعدیل کا حال۔ صحابہ کو قاتل لکھ دیا بغیر تحقیق غیر صحابہ کیلئے کیا کیا بغیر تحقیق لکھا ھو گا اسی بنیاد پر سارا مذہب ہے آپکا۔

ممتاز قریشی: آپ جن قرائن سے صحابہ کرام پر الزام لگا رہے ہیں ان کی تائید پر آپ کے پاس صحیح روایات ہیں تو پیش کریں۔ میں جن قرائن کی بات کر رہا ہوں ان کی تائید صحیح روایات سے ہوتی ہے۔ یہ ہے اصل فرق۔ جو آپ سمجھنے سے قاصر ہیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: اسماء الرجال کا حال جن ذریعوں سے لکھا گیا اور آپ قبول کرتے گئے انہی ذریعوں سے صحابہ کو قاتل لکھا ہے۔

ممتاز قریشی: برائے کرم تینوں سوالات کے الگ الگ جواب دیں تاکہ مجھے پتہ چلے کہ آپ کتنا علم رکھتے ہیں اور مجھے آگے کیا ثابت کرنا ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: او اللہ کے بندے کیوں میرے سر الزام تھونپ رہے ہو کہ میں کہہ رہا ہوں صحابہ قاتل تھے۔ میرے بھائی آپ کے بزرگوں نے کہا ہے قاتل۔ میں نے نہیں کہا۔

ممتاز قریشی: اگر محاصرہ ہوا تو آپ کے خیال میں کتنی تعداد ہونی چاہئے جو یہ سب کرنے کی اہل ہو۔ خلیفہ وقت کا قتل اور مدینہ پر مسلسل قبضہ۔

رانا محمد سعید شیعہ: ابن سبا کے کھاتے جو کچھ تم لوگ ڈالتے ہو اسکی صحیح اسناد کہاں ہیں وہ تین دن سے مطالبہ کر رہا ہوں۔ مجال ہے کہ اس طرف آؤ۔

جس طرح ایک قاتل ثابت کیا ہے اسی طرح دو ڈھائی ہزار سبائیوں کا ملوث ہونا بھی تو دکھاؤنا۔ ابن سبا کے کردار کی بھی کوئی صحیح روایت پیش کرونا۔

جبلہ بن ایھم بھی پہلے صحابی ہی تھا بعد میں مرتد ہوا۔

ممتاز قریشی: فکر نہ کریں۔ عبداللہ ابن سبا پر بہت تفصیل سے بات ہوگی۔ ابھی تو پارٹی شروع ہوئی ہے۔ 😀😁

عبداللہ ابن سبا کے متعلق جو پوچھا ہے۔ اس کا جواب دیں۔ حوالے تو آپ کے پاس شاید نہ ہوں۔ کم از کم جتنا علم ہے اسے ظاہر تو کریں۔

رانا محمد سعید شیعہ: تین دن لگا کر صرف ایک صحیح السند روایت پیش کر سکے۔ واقعی ابھی تو پارٹی شروع ہوئی ہے۔ ہر بات پر صحیح السند روایت کا مطالبہ کر کے آپ خود پھنس گئے ہیں۔

ابن سبا پر میں اپنا موقف دے چکا ہوں سرکار اوپر جا کر دیکھیں۔

ممتاز قریشی: وہ دور ہی صحابہ اور تابعین کا تھا۔ مرتد ہونے کے بعد مؤمن ہی نہ ہوا تو شرف صحابیت بہت بڑی بات ہے۔ لیکن ہم مہاجرین و انصار کی بات کر رہے ہیں اور جلیل القدر صحابہ کی۔ آپ لوگ عوام کو جھوٹی باتیں بتا کر سمجھتے ہو کہ بڑی نیکیاں کما رہے ہو۔ اللہ کی پناہ۔ پکڑ کی جائے تو تسلیم کرتے ہو کہ یہ سب جھوٹ ہے!

میں نے ہر بات پر یا صحابہ کرام کے متعلق صحیح روایت کا مطالبہ کیا ہے؟

اور کیا بغیر تصدیق کئے آپ کسی عام انسان پر بھی قاتل ہونے کا دعوی کر سکتے ہو؟ سوچئے گا ضرور میرا سوال آرام سے پڑھیں۔ سمجھیں پھر سوچیں اور پھر جواب دیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: او اللہ کے بندے یہ دعوی میں نے نہیں تمہارے محدثین نے کیا ہے کہ کچھ صحابی قتل عثمان رض میں ملوث تھے۔ میں نے دعوی نہیں کیا۔ اب جو بھی کہنا ہے برا بھلا ان کو کہو مجھے نہیں۔

ممتاز قریشی: کہاں پر دعوی کیاہے؟ چلیں اس دعوے کا حوالہ دیں۔ مختلف روایات بیان کرنا آپ کے نزدیک دعوی ہوتاہے۔ حد ہے۔ مخالفت کریں لیکن اس طرح کے غیر علمی اعتراض کر کے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ اہل سنت محدثین کے دعوے دکھائیں، چلیں کوئی ایک ہی دعوی دکھائیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: کس نے روایات بیان کی ہیں؟؟؟؟؟انہوں نے تو کلئیر کٹ لکھاہے کہ یہ وہ تھے۔ (غور فرمائیں! جب کوئی بات تائید میں ہو تو علمائے اہل سنت کے اقوال بھی شیعہ کے لئے حجت ہیں۔ یعنی سانحہ عثمان کو علمائے اہلسنت نے خود دیکھا تھا! روایت کی ضرورت ہی نہیں۔)

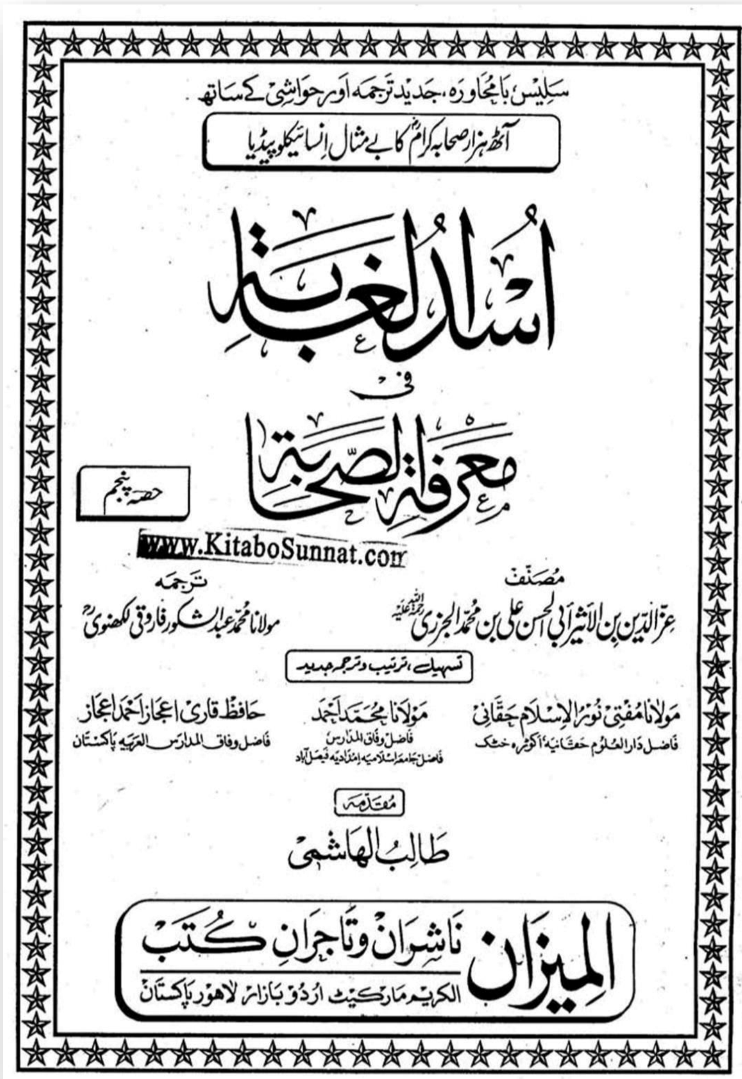
سلیس با محاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ
آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا
أسد الغابة
في
معرفة الصحابة
حصہ پنجم
www.KitaboSunnat.com
مصنف
عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ
مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی
تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید
مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
مولانا محمد امجد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد
حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان
مقدمہ
طالب الہاشمی
المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

۳۹۰۶۔ حضرت عمروؓ بن حمق خزاعی

حضرت عمروؓ بن حمق بن کاہن بن حبیب بن عمرو بن قین بن زراح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ انہوں نے نبیؐ کی طرف بعد حدیبیہ کے ہجرت کی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حجۃ الوداع کے سال اسلام لائے تھے مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے نبیؐ کی صحبت میں رہے تھے اور آپ سے احادیث حفظ کی تھیں۔ کوفہ میں رہتے تھے اور پھر مصر میں چلے گئے تھے یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ شام میں رہتے تھے بعد اس کے کوفہ میں چلے گئے تھے اور وہیں رہتے تھے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ مصر سے کوفہ گئے تھے۔ ان سے جبیر بن نفیر اور رفاعہ بن شداد قتبانی وغیرہما نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد مودب نے اپنی سند ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس تک پہنچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے یحییٰ بن حمزہ سے انہوں نے اسحاق بن ابی فروہ سے انہوں نے یوسف بن سلیمان سے انہوں نے اپنی دادی ناشرہ سے انہوں نے عمرو بن حمق سے روایت کر کے بیان کیا گہ انہوں نے (ایک مرتبہ) نبیؐ کو پانی پلایا تھا تو آپ نے یہ دعا دی کہ یا اللہ ان کے شباب سے بر سرفراز کر چنانچہ ان کی عمر اسی ۸۰ برس کی تھی اور ان کی داڑھی میں

696 | أسد الغابه | حصه ہفتم

ایک بال بھی سفید نہ تھا۔ یہ ان چار آدمیوں میں سے تھے جو حضرت عثمان کے گھر میں کودے تھے اور بعد شہادت حضرت عثمان کے شیعہ علی میں شامل ہو گئے تھے اور حضرت علی کے ساتھ ان کے تمام غزوات جمل اور صفین اور نہروان میں شریک تھے انہوں نے حجر بن عدی کی اعانت کی تھی اور ان کے اصحاب میں سے تھے ان کو زیاد کی طرف سے ایسا خوف ہوا کہ وہ عراق چلے گئے تھے اور وہاں ایک قریب کے غار میں مخفی ہو گئے تھے پس حضرت معاویہ نے اپنے عامل کو جو موصل میں تھا لکھ بھیجا کہ عمرو کو میرے پاس بھیج دو عامل نے ایک شخص کو بھیجا کہ غار سے ان کو پکڑ لائے وہ آدمی جو گیا تو اس نے دیکھا کہ وہ مردہ پڑے ہیں ان کو سانپ نے کاٹ لیا تھا موصل کے عامل اس وقت عبدالرحمٰن بن حکم تھے جو حضرت معاویہ کی بہن کے بیٹے تھے۔

امام ابن اثیر الجزری کہتے ہیں کہ عمرو بن حمق ان چار آدمیوں میں سے تھے جو عثمان رض کے گھر میں کودے تھے۔ یہ بات بطور روایت نہیں ہے۔

ممتاز قریشی: امام ابن اثیر کا دعوی دکھائیں کہ اسد الغابہ میری ایسی تحقیق ہے جو قابل اعتبار روایات پر مشتمل ہے۔ اسی پیراگراف کو غور سے پڑھیں۔ کئی باتیں سُنی سنائی بیان کی ہوئی ہیں۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں، اس کا قول یہ ہے، فلاں کا قول یہ ہے۔ صاف پتہ چل رہا ہے کہ تمام روایات کو جمع کرنا اصل مقصد ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: لیکن بعض کا قول فلاں نے یہ کہا لوگ کہتے ہیں ایسا کچھ بھی خط کشیدہ عبارت کے بارے میں نہیں ہے پیارے دوست۔ یہ ابن اثیر اپنی تحقیق پیش کر رہے ہیں عمرو بن حمق کے بارے میں

ممتاز قریشی: عمرو بن حمق پر کبھی تحقیق کی ہے؟

رانا محمد سعید شیعہ: چلیں ایک اور تحفہ لے لیں۔ یہ نا کہ کہنا کہ ان الفاظ کے ساتھ یہ دکھاؤ کہ امام ابن اثیر نے کہا ہو یہ میرا دعوی ہے۔ یہ بات امام ابن اثیر سے پوچھیں کہ عمرو بن حمق پر کبھی تحقیق کی ہے۔

ممتاز قریشی: تو ان کا وہ دعوی کہاں ہے کہ امام ابن اثیر نے کہا ہو کہ اسد الغابہ میری تحقیق کا نتیجہ ہے اور اس میں صرف قابل اعتبار روایات شامل کی ہیں؟

آپ ایک فضول بات لیکر ضد پر اڑے ہیں۔ صرف اس لئے کہ وہ بات آپ کے نظریے کی تائید میں ہے۔ کیا میں جیّد شیعہ علماء کی ایسی عبارات دکھاؤں جو اسی منطق کے مطابق ان کی تحقیق قرار دیکر آپ پر تھونپ دوں؟ تسلیم کر لیں گے؟

میں تو شیعہ صحیح روایات بمعہ توثیق اور پھر جیّد شیعہ علماء کی واضح تائید بھی پیش کرتا ہوں تو آپ لوگ مانتے نہیں ہو۔ غضب خدا کا۔۔۔ دوسری طرف کسی اہل سنت عالم کی کتاب سے کوئی بھی مخصوص عبارت آپ کا دین ایمان بن جاتی ہے۔ نہ کوئی اصول نہ کوئی ضابطہ۔۔۔

بس رہے نام اللہ کا۔

رانا محمد سعید شیعہ: ہمارے ایمان کا حصہ نہیں بلکہ آپ کے محدثین کے ایمان کا حصہ ہے وہی لکھ کر گئے ہیں

ممتاز قریشی: خوش رہیں۔۔۔ 😁 😂 بہت ہنساتے ہو بھائی۔۔۔ ہنس ہنس کر پیٹ میں درد ہو گیا ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: صحابی محمد بن ابی حذیفہ کے متعلق ابن اثیر کا کلام۔

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

حصہ پنجم

www.KitaboSunnat.com

مصنف

عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی لکھنوی رحؒ

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

أسد الغابہ 130 حصہ ششم

ہمیں ابوجعفر نے اپنے اسناد سے یونس سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ جعفر بن عبداللہ بن اسلم نے ابوحدرد سے روایت کی کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کا مہر دو سو درہم مقرر کیا۔ میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں طلب مدد کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا تم نے اس کا مہر کتنا مقرر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا دو سو درہم۔ حضورؐ نے فرمایا اگر تم اسے کسی وادی سے پکڑتے، جب بھی اس پر اضافہ نہ کرتے۔ بعد۔ ابی حدرد کے غزوۂ غابہ کا ذکر کیا۔ یہی اسناد درست ہے اور وہ روایت جو محمد بن ابی حدرد سے مروی ہے غلط ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۳۔ حضرت محمد بن ابی حذیفہؓ

حضرت محمد بن ابی حذیفہؓ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی ہاشمی: ان کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ حضور اکرم کے زمانے میں حبشہ میں پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو العامریہ تھیں۔ یہ صاحب معاویہ بن ابوسفیان کے ماموں کے بیٹے تھے۔ جب ان کے والد ابوحذیفہ قتل ہو گئے تو حضرت عثمان نے محمد کو اپنی کفالت میں لے لیا جب وہ جوان ہوئے تو مصر چلے گئے۔

سوء اتفاق سے یہ نوجوان حضرت عثمان کا بدترین معاند ثابت ہوا۔ یہ شخص ان لوگوں میں پیش پیش تھا جو محاصرے کے بعد خلیفہ کے محل میں داخل ہوئے اور انہیں قتل کر دیا۔ محمد بھاگ کر خلیل کو چلا گیا جو لبنان کا ایک پہاڑ ہے وہاں وہ پکڑا گیا اور قتل کر دیا گیا۔

حاجی خلیفہ لکھتا ہے کہ محمد کو حضرت علی نے حاکم مقرر کیا تھا۔ پھر اسے معزول کر کے قیس بن سعد بن عبادہ کو حکومت دی تھی۔ پھر اسے بھی معزول کر دیا گیا۔ لیکن صحیح امر یہ ہے کہ جب حضرت عثمان قتل ہوئے تو ان دنوں محمد مصر میں تھا۔ یہی وہ شخص ہے جس نے مصریوں کو حضرت عثمان کے خلاف اتنا اکسایا کہ وہ لوگ خلیفہ کے خلاف مدینے کی طرف چلے پڑے۔

جن دنوں یہ لوگ مدینے پر چڑھ دوڑے ان دنوں حاکم مصر از جانب حضرت عثمان عبداللہ بن سعد تھا۔ وہ بھی وہاں سے چلا گیا اور اپنی جگہ ایک خلیفہ مقرر کرتا گیا۔ اس پر محمد نے والی مصر پر جسے عبداللہ اپنا جانشین بنا گیا تھا حملہ کر کے اسے نکال دیا اور خود حاکم بن بیٹھا۔ جب حضرت عثمان شہید ہو گئے تو حضرت علی نے قیس بن سعد کو حاکم مصر مقرر کیا اور محمد کو معزول کر دیا۔

جب امیر معاویہ خلیفہ بنے تو محمد کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جہاں سے وہ بھاگ نکلا لیکن امیر معاویہ کے آزاد کردہ غلام رشدین نے پکڑ کر قتل کر دیا اور یوں ابوحذیفہ اور عتبہ کے بیٹے ولید کی اولاد کے بغیر باقی لوگ ختم ہو گئے۔ ولید کے خاندان کے کچھ لوگ شام میں موجود ہیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۴۔ حضرت محمد بن حزمؓ

حضرت محمد بن حزمؓ۔ یہ انصاری تھے جنہوں نے حضور اکرمؐ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ قیامت کے دن خدا کے سامنے ستر امتیں پیش ہوں گی۔ ہم ان سب سے زیادہ معزز اور باوقار ہوں گے۔ ابونعیم لکھتا ہے کہ ابوالعباس ہروی نے اس صحابی کا ذکر ان لوگوں کے ذکر کے ساتھ کیا ہے جن کا نام محمد تھا۔ محمد بن حزم سے قتادہ نے جو تابعی ہیں روایت کی۔ جس صحابی کا نام محمد بن عمرو بن حزم ہے ان کا ذکر بعد میں آئے گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: پیٹ درد کی دوائی لے لیں۔ پھر ابن سبا پر صحیح روایات کا مجموعہ بھی دکھانا ہے آپ نے اور ان صحیح روایات میں حضرت عثمان کے دوڈھائی ہزار سبائی دشمن بھی ثابت کرنے ہیں آپ نے۔

ممتاز قریشی: کیا علمائے اہل سنت کی رائے اتنی اہمیت کی حامل ہے کہ بغیر صحیح روایات کے اس قول کو تسلیم کرتے ہوئے کسی صحابی پر اعتراض کر لیا جائے؟ کیا شیعہ جیّد علماء کا قول کافی ہے جس سے کسی امام معصوم کی تذلیل ہوتی ہو؟ آپ تسلیم کر لیں گے؟

ابن اثیر کا دعوی دکھائیں کہ اسد الغابہ میری لازوال تحقیق ہے جس پر کوئی شک شبہ نہیں ہے۔ کچھ توڈھنگ کی دلیل دیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: جناب بقول امام ابن حجر عمدہ سند کے ساتھ مروی ہے کہ عمرو بن حمق کا سر کاٹ کر معاویہ کو بھیجا گیا۔ سوال یہ ہے کہ کس جرم میں؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

الاصابہ کے اسی اسکین میں حضرت عمرو بن حمق کی وفات کے متعلق کئی روایات بیان ہوئی ہیں۔

1۔ ابن حبان کے مطابق 50 ھجری میں موصل کے ایک غار میں سانپ کے ڈسنے سے ان کی وفات ہوئی۔

2- خلیفہ فرماتے ہیں کہ 51 ھجری میں عبد الرحمان بن عثمان ثقفی نے قتل کیا تھا۔

3- بعض کے نزدیک 63 ھجری واقعہ حرا تک زندہ رہے تھے۔

4- ابن السکن کے مطابق حضرت امیر معاویہ نے انہیں طلب فرمایا تھا، جب لوگ ان کے پاس پہنچے تو دھشت سے ان کی وفات ہو گئی۔

5- اَبو اِسحاق سبیعی بحوالہ ھنیدہ خزائی بیان کرتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلا سر عمرہ بن الحمق کا تھا جو زیاد نے امیر معاویہ کو بھیجا تھا۔

نوٹ: آخری روایت کی مکمل سند کا مطالبہ کیا گیا، لیکن فریق مخالف پیش نہ کر سکا۔

(۵۸۲۰) عمرو بن الحمق ❶

ابن کامل بقول بعض الکاہن بن حبیب بن عمرو بن القین بن رزاح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو خزاعی کعبی۔ بقول ابن السکن: صحابی ہیں۔ ابو عمر لکھتے ہیں: ❷ حدیبیہ کے بعد ہجرت کی۔ بقول بعض: حجۃ الوداع کے بعد اسلام لائے، جبکہ پہلا قول صحیح ہے۔ ❸

میں کہتا ہوں: طبرانی نے بطریق صخر بن حکم، انہوں نے اپنے چچا سے بحوالہ عمرو بن حمق روایت کی ہے، فرمایا: میں نے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کی، ایک دفعہ میں آپ کے پاس تھا.... پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا واقعہ نقل کیا۔ اس کی سند ضعیف ہے۔ حاکم ابو احمد کی کتاب "الکنی" میں ابوداؤد مازنی کے حالات میں بطریق اموی عن ابن اسحاق جو روایت لکھی ہے اس کا تقاضا یہ ہے عمرو بن الحمق بدر میں شریک ہوئے۔ اور ابو اسحاق بن ابی فروہ سے جو ایک ضعیف راوی ہے، مروی ہے کہ ہم سے یوسف بن سلیمان نے اپنے دادا معاویہ کے واسطے سے بحوالہ عمرو بن حمق نقل کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پینے کے لیے دیا تو آپ نے انہیں دعا دی: "اے اللہ! اسے اپنی جوانی سے بہرہ مند فرما"۔ چنانچہ ان کی عمر اسی (۸۰) سال ہوگئی پھر بھی ایک سفید ❹ بال نہیں دیکھا۔ یعنی انہوں نے اسی (۸۰) سال کا عرصہ مکمل کیا نہ یہ کہ اس کے بعد اسی (۸۰) سال زندہ رہے۔ ابو عمر ❺ لکھتے ہیں: شام میں رہائش تھی

❶ اسد الغابہ (۳۹۰۵) تجرید (۴۰۵/۱) ❷ اسد الغابہ (۳۶۷/۳)
❸ اسد الغابہ (۳۹۰۶) استیعاب (۱۹۳۱) تجرید (۴۰۵/۱) ❹ استیعاب (۲۵۷/۳)
❺ مختصر تاریخ دمشق (۲۰۱/۱۹) ❻ جامع المسانید (۵۷۱/۹) مختصر تاریخ دمشق (۲۰۲/۱۹)
❼ استیعاب (۲۵۷/۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر کوفہ رہنے لگے تھے۔

پھر حضرت عثمان کے مخالفین کے ساتھ دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تمام جنگوں میں شریک رہے اس کے بعد مصر آ گئے۔ طبرانی اور ابن قانع بطریق عمیرہ بن عبداللہ المعافری وہ اپنے والد سے کہ انہوں نے عمرو بن الحمق کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتنوں کا ذکر سنا تھا جس میں محفوظ عربی لشکر ہوگا اس لئے میں تمہارے پاس مصر آ گیا۔ نسائی اور ابن ماجہ ❶ نے بروایت رفاعہ بن سواد بحوالہ ان کے یہ حدیث "جس شخص نے کسی کو اس کے خون کا امن دیا پھر اسے قتل کر دیا تو میں قاتل سے بری اگرچہ مقتول کافر ہو" نقل کی ہے۔ نیز ان سے عبداللہ بن عامر المعافری، جبیر بن نفیر حضرمی اور ابو منصور مولی انصار روایت کرتے ہیں۔ طبری ابو مخنف سے نقل کرتے ہیں کہ یہ حجر بن عدی کے معاونین میں سے تھے جب زیاد نے حجر بن عدی کو گرفتار کر لیا اور انہیں ان کے ساتھیوں سمیت شام بھیج دیا تو عمرو بن الحمق (موصل) بھاگ گئے۔

میں کہتا ہوں: ابن حبان ❷ کا بیان ہے وہ موصل روانہ ہو گئے تھے اور ایک غار میں روپوش ہو گئے، جہاں انہیں ایک سانپ نے ڈس لیا۔ موصل کے گورنر نے سر کاٹ کر زیاد کے پاس بھیج دیا جو زیاد نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کر دیا۔ یہ ۵۰ھ کا واقعہ ہے۔ خلیفہ فرماتے ہیں: ۵۱ھ کا ہے اور یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عثمان ثقفی نے قتل کیا اور ان کا سر روانہ کر دیا۔ بقول بعض: ۶۳ھ واقعۂ حرہ تک زندہ رہے۔ ابن السکن فرماتے ہیں: ایک قول ہے: امیر معاویہ نے ان کی تلاش میں لوگ بھیجے جب یہ گرفتار ہو گئے تو مارے دہشت کے ان کا انتقال ہو گیا تو فرستادہ گروہ نے تہمت سے بچنے کے لیے ان کا سر کاٹ لیا اور ان کی طرف روانہ کر دیا پھر عمدہ سند کے ذریعہ ابو اسحاق سبیعی بحوالہ هنیدۃ خزاعی روایت کی ہے کہ اسلام میں سب سے پہلا سر جو بطور ہدیہ بھیجا گیا وہ عمرو بن الحمق کا سر تھا، جسے زیاد نے امیر معاویہ کے پاس بھیجا تھا۔

(۵۸۲۱) عمرو بن حُمَمَہ الدوسی

نسب ان کے بیٹے جندب بن عمرو کے حالات میں حرف جیم کے تحت بیان ہو چکا ہے۔ ابوبکر بن درید کا بیان ہے: نبی ﷺ کے پاس آئے۔ جبکہ اوروں کا کہنا ہے: جاہلیت میں فوت ہو گئے تھے۔ بڑی عمر پائی تھی۔ انہی کے یہ اشعار ہیں: ع

"مجھے گزشتہ دور کی باتیں سنائی جاتی ہیں۔ یقیناً ایک دن میں نے بھی موت کا شکار ہو جانا ہے"۔

ابن کلبی نے ان کا یہ شعر نقل کیا ہے۔ مرزبانی لکھتے ہیں: وہ جاہلیت کے حاکم اور عمر رسیدہ شخص تھے۔ بقول بعض: تین سو نوے (۳۹۰) سال زندہ رہے اور پھر ان کا یہ اور سابقہ شعر نقل کیا: ع

"میں بوڑھا ہو گیا اور میری عمر لمبی ہو گئی گویا میں ناگوں کا ڈسا ہوا جس کی رات نہیں بیتی۔ نہ میں بیماری میں مبتلا ہوا بلکہ مجھ پر گرمیوں اور بہار کے لگاتار سال آئے تین سو سال پورے اور لواب میں چوتھے کے گزرنے کی اُمید کر رہا ہوں اور میری حالت یہ ہو رہی ہے کہ میں اس پرندے کی مانند ہوں جو جال اور گھونسلے کے درمیان

❶ ابن ماجہ کتاب الدیات باب من امن رجلا علی دمہ فقتلہ (۲۶۸۸)
❷ الثقات (۲۷۵/۳)

ممتاز قریشی: ہنسنے والے پیٹ درد کی دوائی نہیں ہوتی۔ 😁 صحیح روایات کا رد تو آپ سے ہوتا نہیں ہے۔ بس فرمائشیں کرنا آتی ہیں۔

چلیں عمرو بن حمق کے سر بھیجنے والی اس روایت کی سند تلاش کریں۔ کچھ تو حق حلال کی محنت کریں۔ مزید گفتگو اسی پر ہو گی۔ میں بعد میں حاضر ہوتا ہوں۔ اللہ حافظ

رانا محمد سعید شیعہ: بونگیاں مارنی شروع کر دی آپ نے۔ حضور والا یہ آپکے جرح و تعدیل کے امام ہیں انکی لازوال تحقیقات سے آپ راویوں کے متعلق رائے قائم کرتے ہیں۔ وہی محقق کہہ رہے ہیں کہ یہ یہ یہ قتل میں شامل تھا۔ اب صحابہ کے متعلق ہی اتنی ناقص تحقیق ہے تو پھر تو جناب کا مذہب ہی ناقص ٹھہرانا۔ صحابہ کو بلا تحقیق قاتل کہنے والوں کی تحقیقات پر آپ راویوں کی روایات قبول یا رد کرتے ہیں نا۔

میٹھا میٹھا ھپ ھپ کڑوا کڑوا تھو تھو۔ جو مرضی کا ہو وہ ابن حجر کی تحقیق قبول ہے جو من مرضی پر نا اترے وہاں کہہ دو ابن حجر نے اس کو عمدہ کہا ہے اسکی بھی سند لاؤ ابن حجر بے اعتبار اامام ہے اس پر آپ کو اعتبار نہیں ہے۔

ممتاز قریشی: اللہ کے بندے۔۔۔ انہوں نے کب یہ دعوی کیا ہے کہ ہماری یہ کتب ایسی تحقیق کا نتیجہ ہیں کہ سب آنکھ بند کر کے یقین کر لیں۔ معاف کیجئے گا، یہ کام آپ لوگ کر سکتے ہیں۔ کوئی اہل علم ایسی رائے نہیں دے گا۔

رانا محمد سعید شیعہ: صحیح روایات کو میں کیوں رد کروں گا۔ آپ نے کہا قاتل آپ کے نزدیک صحیح السند روایت سے جبلہ بن ایھم ہے۔ میں نے کہا اوکے یہی قاتل ہے۔ اب اس قاتل کے دو ڈھائی ہزار ساتھیوں میں چند ایک تو پورے کریں نا۔ اور وہ ساتھی آپکے آئمہ محدثین کے مطابق صحابہ بھی ہیں تابعین بھی۔ آپ نے سارا ملبہ ابن سبا پر ڈال رکھا ہے لیکن اس پر کوئی صحیح روایت نہیں دے رہے۔

یارامیں آپ سے اچھی طرح واقف ہوں۔ مجھے آج بھی یاد ہے کہ جناب نے صحیح السند آثار صحابہ کا یہ کہہ کر انکار کرر کھاہے کہ ان سے بھی غلطی ہوگئی ہوگی۔ بس اپنا نظریہ بچاناہے ہر صورت۔ پھر چاہے اپنے محدثین کی تذلیل کرنی پڑے یا پھر بڑے بزرگوں کی۔ بس اپنی بات منوانی ہے ہر صورت۔ میں اچھی طرح جانتاہوں آپکو۔

ممتاز قریشی: آپ شاید بھول رہے ہیں کہ اس پوسٹ میں ناموں کے ساتھ صحابہ کرام لکھتے ہوئے بڑھک ماری گئی تھی کہ یہ سب قاتلین عثمان ہیں۔ میں نے مطالبہ کیا کہ اس پر دلیل دی جائے،بجائے اپنی بات ثابت کرنے کے مجھ سے سوالات کے اوپر سوالات کئے گئے کہ میں قاتلین عثمان کے متعلق صحیح روایات دکھاؤں۔ اوپر وحید صاحب نے تو حلفاً کہا کہ پہلے میں قاتلین عثمان پر صحیح روایات دکھاؤں پھر وہ بھی وعدہ کرتے ہیں کہ دلائل کے ساتھ ان صحابہ کا قاتل ہونا ثابت کریں گے۔

الحمدللہ میں نے مندرجہ ذیل حقائق پیش کر دئے ہیں۔

1- قاتلین عثمان میں مصری گروہ کا خاص کردار تھا۔(صحیح روایت)

2- جبلہ بن الایھم کا اعتراف کہ وہ قاتل عثمان ہے۔(صحیح روایت)

3-مصری گروہ کے حملے کے دوران مالک اشتر کی موجودگی اور حضرت حسن بن علی کا دفاع عثمان کرتے ہوئے سخت زخمی ہونا۔(صحیح روایت)

دوسری طرف آپ کا اقرار کہ

1-صحابہ کرام کا قاتلین عثمان ہونا صحیح روایات سے ثابت نہیں ہے۔

2- جبلہ بن الایھم قاتل عثمان تھا۔

رانا محمد سعید شیعہ: وہ وعدہ اور دعوی دونوں وحید صاحب کا تھا ان کے دعوے کی دلیل میرے ذمے نہیں۔ قتل عثمان رض پر میرا جو موقف ہے وہ آپکو بتا چکا ہوں۔

ممتاز قریشی: یادرہے کہ اوپر میرا دوٹوک مؤقف ابھی تک موجود ہے۔ میں نے جو کہا وہ ثابت کر دیا ہے۔ اب آپ دو نکات پر اٹکے ہوئے ہیں۔

1- مدینہ میں حملہ کرنے والے گروہوں کا تعین اور تعداد۔

2-عبد اللہ ابن سبا کا قتل عثمان میں کردار-

گفتگو کو دوسرے مرحلے میں لے جانے سے پہلے آپ سے چند بنیادی سوالات پوچھے گئے تاکہ پتہ چلے کہ آپ اس بارے میں کیا جانتے ہیں۔ آپ نے حسب معمول ان کے جوابات دینے سے پرہیز کیا ہے۔ ایک طرف آپ مجھ سے ہزاروں قاتلین کا نام نسب اور ولدیت کا صحیح روایات سے ثابت کرنے کا تقاضہ کرتے رہے ہیں، دوسری طرف بنیادی سوالات کے بارے میں اپنی رائے دینے سے بھی بھاگ رہے ہیں۔

Mumtaz Qureshi

تاریخ کے واقعات قرائن سے بھی سمجھے جا سکتے ہیں۔ بندہ لکیر کا فقیر نہ ہو۔ ان سادہ سوالوں کے جوابات دیں، پھر میں صحیح روایات بھی پیش کروں گا۔

1 حضرت عثمان غنی کو گھر میں محصور کیا گیا تھا یا نہیں؟

2 کیا یہ ممکن ہے کہ دس پندرہ لوگ مدینہ میں خلیفہ وقت کے گھر کا محاصرہ کر کے اسے قید کر لیں؟

3 کیا دس پندرہ لوگ اتنے طاقتور ہوسکتے ہیں کہ خلیفہ وقت کو قتل کرنے کے بعد اور جلیل القدر صحابہ کرام کو زخمی کرنے کے بعد بھی دندناتے پھریں اور مدینے کی گلیوں میں اپنے قاتل ہونے کا اعلان کرتے رہیں۔

4 اہل سنت کا عبداللہ بن سبا کے وجود پر اجماع ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ شیعہ کے ہاں بھی یہی صورتحال ہے، اگرچہ کڑوہ سچ ہے ، اس لئے ہر کوئی کھل کر بیان نہیں کرتا۔ خیر ، مجھے یہ بتائیں کہ اگر ابن سبا تھا تو اس کے کارنامے کیا تھے؟ اس نے دین اسلام کی کونسی خدمت کی تھی؟

رانا محمد سعید شیعہ: تیسری طرف میرا یہ مطالبہ کہ عبد اللہ ابن سبا کا قتل عثمان رض میں کردار صحیح السند روایات سے پیش کریں۔ دو ڈھائی ہزار بلوائی غنڈوں کا سبائی ہونا صحیح السند روایت سے پیش کریں۔ مگر آپ اب اس طرف نہیں آرہے۔

ممتاز قریشی: اگرچہ دوسرا مرحلہ خالص تاریخی نوعیت کا ہے۔ اس کے باوجود مضبوط قرائن اور شواہد سے حقیقت جاننا مشکل بھی نہیں ہے۔ شرط یہ ہے بندہ غیر جانبدار ہو اور سوچ سمجھ رکھتا ہو۔

رانا محمد سعید شیعہ: آپ کا موقف یہی تھا نا کہ وہ سبائی غنڈے تھے۔ اسی پر آپ سے مطالبہ کیا کہ صحیح روایات سے ان دو ڈھائی ہزار کا سبائی ہونا ثابت کریں۔ قتل عثمان رض پورے کا پورا خالصتا تاریخی نوعیت کا ہی ہے سر

ممتاز قریشی: پہلی بات آپ کو کئی بار بار اہل سنت مؤقف دوٹوک الفاظ میں بتایا گیا ہے۔

1- قاتلین عثمان میں مہاجرین وانصار صحابہ کرام یا کوئی بھی جلیل القدر صحابی شامل نہیں تھا۔

2- سبائی ملعون گروہ جو کہ مصر، کوفہ اور بصرہ سے آئے تھے، اصل فساد کا ذمیدار تھا۔

جب پہلہ نکتہ ثابت ہو جائے تو دوسرا نکتہ از خود ثابت ہو جاتا ہے، اس کے باوجود فکر نہ کریں میں علاج پورا کروں گا۔

وحید کاظمی صاحب سے آپ اظہار لاتعلقی کر رہے ہیں، کیا اس کا دین ایمان آپ سے مختلف ہے؟

جب دلائل سے یہ ثابت کر دیا جائے کہ روڈ ایکسیڈنٹ کراچی میں ہوا تھا، تو عام فہم کو ان دلائل کی ضرورت نہیں پڑتی کہ یہ بھی ثابت کرنا ہو گا کہ حیدرآباد میں وہ ایکسیڈنٹ نہیں ہوا تھا، یہ بات از خود ثابت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مصریوں کا قاتل ہونا ثابت ہو جائے تو صحابہ کرام بری الذمہ ہو جاتے ہیں، کیونکہ صحیح روایت سے اس کی تائید موجود نہیں ہے۔

صحیح روایات کے مطابق مصری قاتلین عثمان تھے، اب آپ بضد ہیں کہ وہ تعداد میں کتنے تھے اور ابن سبا سے کیا تعلق تھا؟ تو یہ ایک ایسا اعتراض ہے جس سے صحابہ کرام پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا، لیکن آپ کو کچھ نہ کچھ سوال تو کرنا ہے، اپنے لوگوں کو منہ بھی دکھانا ہے۔ 😂

سب سے اہم بات، آپ جو مؤقف رکھتے ہیں، اس کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ مدینہ کے رہائشی قاتلین عثمان تھے، ظاہر ہے آپ اسی لئے باہر سے آئے ہوئے بدمعاشوں کا انکار کر رہے ہیں، بلکہ اقرار وانکار کچھ بھی نہیں بیان کر سکے۔ دوسری اہم بات تاریخ کی جو بھی کتاب اٹھائیں، تمام کے تمام مؤرخین متفق ہیں کہ مصر،

بصرہ اور کوفہ سے لگ بھگ 600 سے ایک ہزار کی تعداد میں تینوں علاقے سے بدمعاش جمع ہو کر مدینہ میں پہنچے تھے۔

تیسری بار پوچھ رہا ہوں۔ دلیل یا حوالہ تو طلب ہی نہیں کر رہا۔ کم از کم ان سوالات پر اپنی رائے تو دیں۔

Mumtaz Qureshi

تاریخ کے واقعات قرائن سے بھی سمجھے جا سکتے ہیں۔ بندہ لکیر کا فقیر نہ ہو۔ ان سادہ سوالوں کے جوابات دیں، پھر میں صحیح روایات بھی پیش کروں گا۔

1 حضرت عثمان غنی کو گھر میں محصور کیا گیا تھا یا نہیں؟

2 کیا یہ ممکن ہے کہ دس پندرہ لوگ مدینہ میں خلیفہ وقت کے گھر کا محاصرہ کر کے اسے قید کر لیں؟

3 کیا دس پندرہ لوگ اتنے طاقتور ہوسکتے ہیں کہ خلیفہ وقت کو قتل کرنے کے بعد اور جلیل القدر صحابہ کرام کو زخمی کرنے کے بعد بھی دندناتے پھریں اور مدینے کی گلیوں میں اپنے قاتل ہونے کا اعلان کرتے رہیں۔

4 اہل سنت کا عبداللہ بن سبا کے وجود پر اجماع ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ شیعہ کے ہاں بھی یہی صورتحال ہے، اگرچہ گروہ سچ ہے، اس لئے ہر کوئی کھل کر بیان نہیں کرتا۔ خیر، مجھے یہ بتائیں کہ اگر ابن سبا تھا تو اس کے کارنامے کیا تھے؟ اس نے دین اسلام کی کونسی خدمت کی تھی؟

پڑھنے والے وحید کاظمی کے جوابات والے یہ اسکرین شاٹس دیکھ لیں۔ میں نے شافی کافی علاج کر دیا ہے۔
حیرت ہے ابھی تک اس پوسٹ کو ڈیلیٹ نہیں کیا۔

Syyed Waheed Haider Kazmi

Mumtaz Qureshi میں تو حلفا کہہ رہا ہو کہ میں ثابت کرو گا۔آپ پہلے وہ صحیح روایت دے جس میں مصر و بصرہ کے لوگوں کا ذکر ہے!

See Translation

4 d Like Reply 2

Mumtaz Qureshi

Syed Waheed Haider Kazmi میں تو پوسٹ کے متعلق سادہ سوال پوچھ رہا ہوں۔ جواب ہے تو دے دیں۔ میرا وقت فضول ضائع نہ کریں۔

4 d Like Reply

Mumtaz Qureshi

Syed Waheed Haider Kazmi جب اتنے پر اعتماد ہیں تو وقت اور دن بتائیں۔ کب گفتگو شروع کریں؟

4 d Like Reply

Mumtaz Qureshi

Syed Waheed Haider Kazmi جلدی بتائیں۔ میں مصروف ہو رہا ہوں۔

4 d Like Reply

Mumtaz Qureshi

Syed Waheed Haider Kazmi ہم بھی آپ کے حلف کی علمی حیثیت چیک کریں گے۔ 👍😁

4 d Like Reply

Syed Waheed Haider Kazmi

اب بھاگیے نہ۔۔۔۔آپ نے دعوی کیا کہ مصر و بصرہ کے لوگ تھے۔نہ کے صحابہ۔

سو میں نے آپ سے صحیح السند روایت کا مطالبہ آپ کے اصول کے مطابق کیا۔جس سے آپ بھاگ رہے ہیں۔کیوں آپ اپنے جھوٹے دھرم کی ذلت پے آمادہ اور کمربستہ ہے

See Translation

4 d Like Reply

موصوف (وحید کاظمی) کا یہ جواب بھی دیکھیں۔ الحمدللہ میں دلائل سے اپنی بات ثابت کر چکا۔ اب ان کا وعدہ پورا ہونے کا منتظر ہوں۔

Syed Waheed Haider Kazmi
Mumtaz Qureshi جناب وائس اپ ہیں تو بات بعد کی ہے۔پہلے یہاں کی بات تو مکمل کر لے تاکہ مجھے علم ہو کہ میرا مدمقابل کتنے پانی میں ہے۔
پہلے آپ صحیح السند کوئی ایک روایت دیکھائے کہ قاتلین عثمان مصر و بصرہ کے لوگ تھے نہ کے صحابہ
See Translation
4 d Like Reply 1

Syed Waheed Haider Kazmi
Mumtaz Qureshi آئے تو بڑے شوروغل کے ساتھ تھے اور روایت ایک نہیں پیش کر رہے صحیح السند کے قاتلین عثمان مصر و بصرہ کے لوگ تھے!
صحیح کہا کسی نے کہ "جو گرجتے ہیں برستے نہیں"
See Translation
4 d Like Reply

Syed Waheed Haider Kazmi
Mumtaz Qureshi تمہاری بات مجھ سے یہاں چل رہی ہے۔لہذا یہاں اپنے دھرم کو سچا ثابت کرو کوئی ایک صحیح السند روایت دے کر کہ قاتلین عثمان صحابہ نہیں بلکہ مصر و بصرہ کے لوگ تھے!
See Translation
4 d Like Reply

Syed Waheed Haider Kazmi
Mumtaz Qureshi اب فالتو گفتگو نہیں۔جب بھی آنا ایک صحیح السند روایت ضرور لانا کہ قاتلین عثمان مصر و بصرہ کے لوگ تھے۔
جب تم اپنا دعوی دلیل کے ساتھ ثابت کر دو گے۔اس کے بعد حسب وعدہ ہم بھی اپنا دعوی دلیل نہیں بلکہ دلائل کے ساتھ ثابت کرے گے۔
لہذا میرے حوالہ جات تمہارے جواب کے منتظر ہے۔بس ایک صحیح السند روایت لاو کہ "قاتلین عثمان بصرہ و مصر کے لوگ تھے"
See Translation
4 d Like Reply 1

رانا محمد سعید شیعہ: حضرت جی آپکو کس نے کہہ دیا کہ صحابہ صرف مدینہ میں ہی رہتے تھے اور مصر بصرہ اور کوفہ میں کوئی صحابی نہیں رہتا تھا۔

محمد بن ابی حذیفہ زمانہ عثمان میں مصر میں ہی رہتے تھے۔

اسی طرح عبد الرحمن بن عدیس اور عمرو بن حمق بھی زمانہ عثمان میں مدینہ میں رہائش پذیر نہیں تھے۔

Mumtaz Qureshi
Rana Muhammad Saeed سب سے اہم بات،
آپ جو مؤقف رکھتے ہیں، اس کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ مدینہ کے رہائشی قاتلین عثمان تھے، ظاہر ہے آپ اسی لئے باہر سے آئے ہوئے بدمعاشوں کا انکار کر رہے ہیں، بلکہ اقرار و انکار کچھ بھی نہیں بیان کر سکے۔
دوسری اہم بات تاریخ کی جو بھی کتاب اٹھائیں، تمام کے تمام مؤرخین متفق ہیں کہ مصر، بصرہ اور کوفہ سے لگ بھگ 600 سے ایک ہزار کی تعداد میں تینوں علاقے سے بدمعاش جمع ہوکر مدینہ میں پہنچے تھے۔
39 mins Like Reply

رانا محمد سعید شیعہ: اوپر جا کر کمنٹس پڑھو۔

Mumtaz Qureshi

تاریخ کے واقعات قرائن سے بھی سمجھے جا سکتے ہیں۔ بندہ لکیر کا فقیر نہ ہو۔ ان سادہ سوالوں کے جوابات دیں، پھر میں صحیح روایات بھی پیش کروں گا۔

1 حضرت عثمان غنی کو گھر میں محصور کیا گیا تھا یا نہیں؟

2 کیا یہ ممکن ہے کہ دس پندرہ لوگ مدینہ میں خلیفہ وقت کے گھر کا محاصرہ کر کے اسے قید کر لیں؟

3 کیا دس پندرہ لوگ اتنے طاقتور ہوسکتے ہیں کہ خلیفہ وقت کو قتل کرنے کے بعد اور جلیل القدر صحابہ کرام کو زخمی کرنے کے بعد بھی دندناتے پھریں اور مدینے کی گلیوں میں اپنے قاتل ہونے کا اعلان کرتے رہیں۔

4 اہل سنت کا عبداللہ بن سبا کے وجود پر اجماع ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ شیعہ کے ہاں بھی یہی صورتحال ہے، اگرچہ کڑوہ سچ ہے ، اس لئے ہر کوئی کھل کر بیان نہیں کرتا۔ خیر ، مجھے یہ بتائیں کہ اگر ابن سبا تھا تو اس کے کارنامے کیا تھے؟ اس نے دین اسلام کی کونسی خدمت کی تھی؟

Rana Muhammad Saeed

Mumtaz Qureshi

قرائن سے تو یہ بھی سمجھا جا سکتا ھے کہ مذکورہ لوگ جن میں صحابہ بھی تھے حضرت عثمان رض کا محاصرہ کئیے رھے . جب میں قرائن کی بات کرتا ھوں تو سند صحیح کی رٹ لگاتے ھو اب تم سے سند صحیح کا مطالبہ کیا تو قرائن کی طرف بھاگے ھو .

محاصرہ ھوا بالکل . بقول تمہارے دو ڈھائی ہزار سبائی غنڈے تھے۔ لاؤ نا یہ سب باتیں اب صحیح اسناد سے .

عبداللہ ابن سبا کے وجود پر اجماع ھے کیسا اجماع ھے ؟؟؟؟؟ کیا صرف شخصیت کا موجود ھونا یہ تقاضا کرتا ھے کہ اس پر جیسا چاھو الزام دھر دو جو چاھو اس کے بارے مشہور کر دو اور سند کی بات ائے تو کہہ دو کہ اجماع ھے . اجماع کیسے ھوتا ھے ذرا یہ بھی بتا دو .

کسی کے موقف سے اختلاف ہونا یہ ہے کہ اس کا دین ایمان میں آپ سے مختلف ہے۔ پھر تو اس حساب سے آپکا اور آپکے محدثین کا دین ایمان مختلف ہی ہوا نا۔

ممتاز قریشی: میں الفاظ بدل بدل اہل سنت مؤقف اس لئے لکھتا رہا ہوں تا کہ آپ مکمل سمجھ سکیں۔ میں نے یہ کب کہا کہ صرف مدینہ میں ہی صحابہ رہتے تھے۔ میں نے صاف واضح الفاظ میں کئی بار بتایا ہے کہ **قاتلین عثمان میں مہاجرین وانصار صحابہ اور جلیل القدر صحابہ کرام خاص طور پر جو کافی عرصہ براہ راست نبی کریم کے زیر تربیت رہے، ان میں سے کوئی بھی شامل نہ تھا۔** محمد بن ابی حذیفہ کے متعلق ذرا بتائیں کہ کس عمر میں نبی کریم کی زیارت کی تھی؟ کتنا عرصہ نبی کے زیر تربیت رہا؟ اس بد بخت، احسان فراموش کو تو پالا ہی حضرت عثمان نے تھا۔ جسے بیٹے کی طرح پالا پوسا اور بڑا کیا، وہی ملعون مصر جا کر بدمعاشوں کو تیار کرتا رہا۔ ایسی فطرت صرف سبائیوں کے نصیب میں ہے، ان کے علاوہ کسی کی نہیں ہو سکتی۔

وحید کاظمی نے کوئی ذاتی مؤقف تھوڑی پوسٹ میں لکھا ہے جس سے آپ اختلاف کریں تو کوئی فرق نہ پڑے۔ یہ پوسٹ درحقیقت شیعیت کا وہ مؤقف ہے جو قاتلین عثمان کے متعلق عوام الناس کو بتایا جاتا ہے۔ بے دلیل، بے سند مؤقف، جس کی بنیادیں ریت پر کھڑی ہیں۔ اگر یہ مؤقف آپ کا نہیں ہے تو پھر تین چار دن سے بحث کیوں کر رہے ہیں۔ صاف ظاہر ہے آپ بھی بغیر دلیل کے اسی بات پر یقین رکھتے ہیں جو بچپن سے سنتے آرہے ہیں۔

آپ سوال سمجھے بغیر جواب دے رہے ہیں۔ میں نے لوگوں کا تعین کرنے کا سوال کب پوچھا ہے؟ میرا سادہ سا سوال ہے کہ "محاصرہ ہوا کہ نہیں؟" سادہ سا جواب ہو گا کہ ہاں / نہیں۔

اس کے بعد دوسرا سوال، اگر "ہاں محاصرہ ہوا" تو اس میں کتنے لوگ اندازاً ہو سکتے ہیں۔ ظاہر ہے معمولی تعداد والے چھپ کر حملہ تو کر سکتے ہیں لیکن تیس چالیس دن مسلسل محاصرہ، کھانا پینا بند، مسجد جانا بند اور حضرت حسن بن علی سمیت کئی جلیل القدر صحابہ کو اور ان کی اولاد کو کھلم کھلا زخمی کرنے کی جرآت نہیں کر سکتے۔

تعداد کا تعین کرنے کے متعلق آپ نے ہی سوال پوچھا ہے۔ اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ آپ کی عقل کیا کہتی ہے کہ کم از کم کتنے افراد یہ سب کارنامے انجام دے سکتے ہیں؟ سوچیں۔ آرام و سکون سے۔۔۔ پھر جواب دیں۔ حوالے، روایات بعد میں زیر بحث لائیں گے۔ پہلے اپنی سمجھ سے جواب دیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: محاصرہ ہوا۔

تاریخی روایات کہتی ہیں دو سے تین ہزار لوگ مدینہ آئے تھے مختلف علاقوں سے شکایات لیکر اور انہی نے محاصرہ کیا۔

ممتاز قریشی: اللہ عزوجل آپ کو حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت عثمان غنی کے خون کا بدلہ لینے کیلئے لی گئی بیعت کو اللہ نے اپنی بیعت قرار دیا تھا۔

* سورۃ الفتح:10 *

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا

(اے پیغمبر) جب مومن تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو خدا ان سے خوش ہوا۔ اور جو (صدق و خلوص) ان کے دلوں میں تھا وہ اس نے معلوم کر لیا۔ تو ان پر تسلی نازل فرمائی اور انہیں جلد فتح عنایت کی۔

(سورت الفتح 18)

شہادت عثمان غنیؓ کے موقعہ پر اگر نبی کریم ﷺ دنیا میں
ہوتے تو نہ صرف قاتل سبائی گروہ سے انتقام لیتے بلکہ صحابہ
کرام سے بھی بیعت لیتے کہ وہ قاتلوں سے جنگ کریں اور اللہ
عزوجل ان سب صحابہ کرام کو جنت کی بشارت بھی دیتا
اسی طرح جیسے بیعت رضوان میں ہوا تھا
اللہ عزوجل نے حضرت عثمان کی جھوٹی قتل کی افواہ پر
۱۴۰۰ صحابہ کرام کو جنت کی بشارت دی تھی۔

رانا محمد سعید شیعہ: میرا یہ مطالبہ ہے کہ عبداللہ ابن سبا کا قتل عثمان رض میں کردار صحیح السند روایات سے پیش کریں۔

دو ڈھائی ہزار بلوائی غنڈوں کا سبائی ہونا صحیح السند روایت سے پیش کریں۔

مگر آپ اب اس طرف نہیں آرہے۔

ممتاز قریشی: دیکھیں۔ باغی تحریکیں ہمیشہ خفیہ ہوتی ہیں، اگر کھلم کھلا تحریک ہوتی تو بیشمار روایات موجود ہوتیں۔ اس کے باوجود مختلف صحیح روایات اور تاریخی روایات کا بغور جائزہ لیا جائے تو حقائق واضح ہو جاتے ہیں۔

صحیح روایات سے حضرت عثمان غنی کے گھر کا محاصرہ ثابت ہے۔

صحیح روایات سے نبی کریم کی پیشین گوئیاں موجود ہیں۔

صحیح روایات سے مہاجرین وانصار کی طرف سے حضرت عثمان غنی کی حفاظت کرنے کی کوششیں اور حضرت عثمان غنی کی طرف سے ایک جان کے بدلے کئی جانوں کا زیاں ہونے سے پرہیز، حرمت مدینہ کا لحاظ کرنا موجود ہے۔

صحیح روایات سے اہل بیت کرام بشمول سیدنا علی اور حسنین کریمین کی طرف سے حفاظت کرنا اور زخمی ہو جانا موجود ہے۔

صحیح روایات سے ملعون ابن سبا کی شخصیت حقیقی طور پر موجود ہے۔

عبداللہ ابن سبا اور اس کے ساتھیوں کو سیدنا علی نے صرف اس کے عقائد کی وجہ سے آگ میں نہیں جلایا بلکہ اس کی فتنہ پرور طبیعت کی وجہ سے عبرت ناک سزا دی تھی۔

سیدنا علی کے لشکر سے خارجی جب الگ ہو رہے تھے تو انہوں نے سیدنا علی کو یہ دھمکی بھی دی تھی کہ حضرت عثمان کی طرح معاذاللہ تمہیں بھی قتل کر دیں گے، اور بالآخر ملعون ابن ملجم خارجی اپنے مذموم مقصد میں کامیاب بھی ہو گیا! یہی خارجی اس سبائی گروہ کا حصہ تھے۔

تاریخ میں ہر بات آپ کی مرضی کے مطابق ملے یہ ممکن نہیں ہوتا، لیکن کئی دوسرے مضبوط واقعات کو جوڑ کر حقائق کو سمجھنا ممکن ہے۔ حقائق سمجھنے کے لئے کئی قرینے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر صحابہ کرام ہی اگر قاتلین عثمان ہوتے تو آج تاریخ کچھ اور ہوتی، بلکہ صحیح روایات بھی کچھ اور بیان کر رہی ہوتیں۔ بیشمار صحیح روایات میں بیشمار صحابہ کرام کا نام ہوتا۔ کسی کو کوئی دکھ نہ ہوتا۔ ایک ایسی شخصیت جو واقعی قتل ہونے کی مستحق ہو اس کی حمایت اس کے مرنے کے بعد کون کرتا ہے! خس کم جہاں پاک! لیکن حضرت عثمان کی شہادت کے باوجود صحابہ کرام کا دکھ، افسوس، سیدنا علی کی طرف سے قاتلین پر لعنت ملامت وغیرہ یہ سب حقائق اس بات کی دلیل ہیں کہ قاتلین ایسے گروہ سے تعلق رکھتے تھے جس کا اسلام سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔

ایک اور اہم بات۔۔ اہل سنت مذہب کے معاملے میں تاریخ کے محتاج نہیں ہیں، سب کو پتہ ہے تاریخ کو جمع کرتے وقت ہر قسم کی روایات جمع کر لی جاتی ہیں۔ احادیث کے لئے جتنی احتیاط برتی گئی، تاریخ کے لئے اس کی دس فیصد بھی احتیاط نہیں کی گئی۔ تاریخ پر وقت کے حکمرانوں کا کنٹرول ہوتا ہے۔ آج کی مثال دیکھ لیں۔ ایک ہی واقعہ کو دس اخبارات سے پڑھیں، آپ کو کسی اخبار میں حکومت وقت کی تائید کے مطابق تفصیل ملے گی تو کسی اخبار میں حکومت کی مخالفت میں تفصیل ملے گی، جبکہ غیر جانبدارانہ رپورٹنگ شاید ہی کوئی اخبار کرتا ہو۔ یہی حال زمانہ قدیم میں بھی تھا۔ اس دور میں تو ذرائع بھی محدود تھے۔ سچ چھپانا نہایت آسان۔

و رفعنا لک ذکرک

بیشک اللہ نے وعدہ فرمادیا ہے کہ نہ صرف قرآن کریم بلکہ اپنے نبی کا ذکر بھی بلند کرے گا، یعنی نبی کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ احادیث نبوی کی حفاظت بھی قیامت تک کی جائے گی۔ یہ خدائی ذرائع صحابہ کرام ہیں۔ اللہ عزوجل نے انہیں قرآن و احادیث نبوی کی حفاظت کے لئے چن لیا۔ یہی دین اسلام کے بنیادی ذرائع ہیں۔ اسلام کے دشمنوں نے انہی بنیادوں پر حملے کئے اور نتیجہ یہ نکلا کہ آج ہم تقسیم در تقسیم ہو چکے ہیں۔

سوری۔۔ میں تھوڑا جذباتی ہو گیا۔

گفتگو ختم کرتا ہوں۔ اللہ عزو جل ہمیں دین کو درست سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

وَما كانَ لِنَفسٍ أَن تُؤمِنَ إِلّا بِإِذنِ اللَّهِ ۚ وَيَجعَلُ الرِّجسَ عَلَى الَّذينَ لا يَعقِلونَ{10:100}؛
حالانکہ کسی شخص کو قدرت نہیں ہے کہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان لائے۔ اور جو لوگ بے عقل ہیں ان پر وہ (کفر و ذلت کی) نجاست ڈالتا ہے۔

خدا کی مشیت و توفیق اور حکم تکوینی کے بدون کوئی ایمان نہیں لا سکتا۔ اور یہ حکم و توفیق ان ہی کے حق میں ہوتی ہے جو خدا کے نشانات میں غور کریں۔ اور عقل و فہم سے کام لیں۔ جو لوگ سوچنے سمجھنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے انہیں خدا تعالیٰ کفر و شرک کی گندگی میں پڑا رہنے دیتا ہے۔

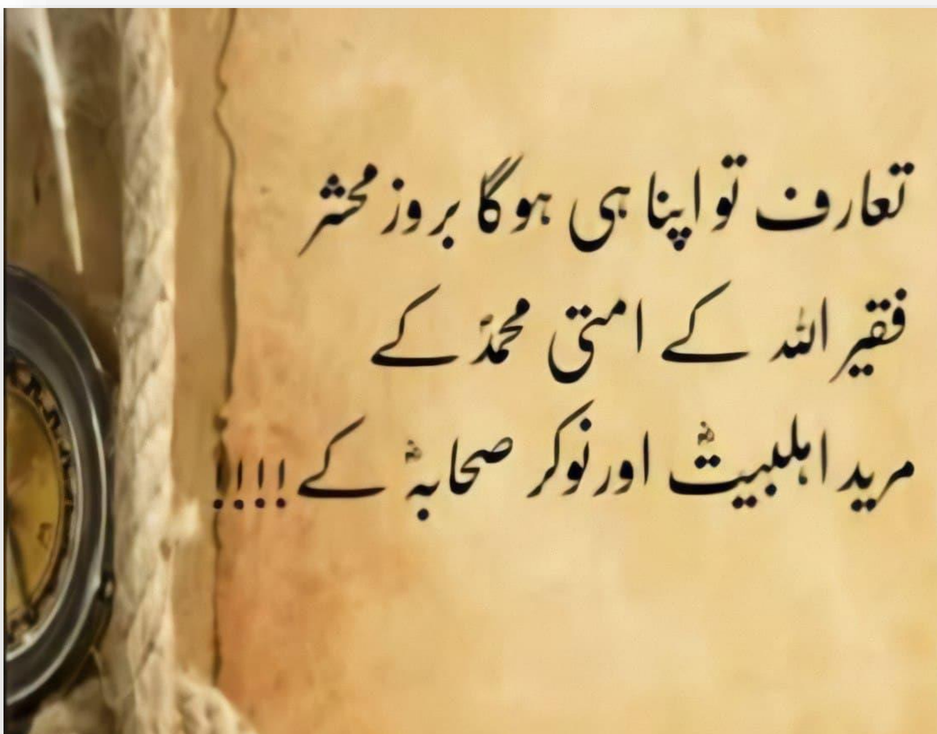

وحید کاظمی شیعہ: اس پوسٹ کو ابھی تک ڈیلیٹ اس لیے نہیں کیا گیا کہ آپ کا دم خم دیکھنا تھا 😂 کیونکہ اب سینہ تھام کے بیٹھو کہ ہماری باری آئی۔

رانا محمد سعید شیعہ: اور تیسری طرف میرا یہ مطالبہ کہ عبداللہ ابن سبا کا قتل عثمان رض میں کردار صحیح السند روایات سے پیش کریں۔ دوڈھائی ہزار بلوائی غنڈوں کا سبائی ھونا صحیح السند روایت سے پیش کریں۔

مگر آپ اب اس طرف نہیں آرہے۔۔

جس تاریخ کو حکمرانوں کے تابع قرار دے کر رد کررہے ہیں اسی تاریخ سے عبداللہ بن سبا کے افسانے بھی چوم چاٹ کر گلے لگاتے ہیں۔ اگر آج کسی کے حمایت کا ہونا اسکے حق ہونے کی دلیل مان لی جائے تو حمایت تو یزید بن معاویہ، محمد بن قاسم اور حجاج بن یوسف جیسے سفاک اور ملعونین کی بھی ہورہی ہے۔ حق مانتے ہیں آپ ان کو؟؟؟؟؟؟ حمایت تو الحاد کی بھی ہورہی ہے۔ ملحد بن جائیں گے آپ؟؟؟؟؟؟

اس لئے سر ایسے داؤ پیچ ہم پر مت آزمایئے ہم یہ سب کھاپی کر ڈکار چکے ہیں۔

عبداللہ بن سبا پر صحیح روایات کا جو جم غفیر آپ کے دامن میں ہے وہ یہاں پیش کیجئے تا کہ استفادہ ہوسکے۔ اور ہاں محمد بن ابی حذیفہ کو آپ نے بدمعاش، ملعون اور بدبخت جیسے القابات سے نوازا ہے لیکن آپ کے رجال کے محققین و آئمہ جرح و تعدیل اسے صحابی قرار دیتے ہیں۔

دوسری بات ایک بات میں نے دو تین بار کہا کہ جبلہ بن ایھم بھی پہلے صحابی تھا رسول اللہ کے زمانے میں صحابی رہا اور بعد میں ارتداد اختیار کرگیا۔ اس پر آپ نے ایک لفظ بھی لکھنا گوارا نہیں کیا۔

کیا وجہ تھی کہ بھرے مدینے میں خلیفتہ المسلمین حضرت عثمان رض قتل ہوئے لیکن کسی نے بھی قاتلین کو نہیں دیکھا۔ دو دھائی ہزار غنڈوں کا مجمع تھا اور کسی نے نہیں دیکھا کہ کیا ہورہا ہے کون کون شامل ہے اگر دیکھا تو بعد میں بیان نہیں کیا۔ حتیٰ کہ خود جو عثمان رض کے سگے بن کر قصاص کیلئے کھڑے ہوئے انہوں نے علی ع سے تو جنگیں لڑی اسی قصاص کو بہانہ بنا کر لیکن اپنے طویل دور حکومت میں کسی قاتل کو یا دوڈھائی ہزار غنڈوں میں سے کسی کو سزا ہی نا دی قتل عثمان رض کے بدلے میں۔ الٹا ان کے پاس صحابیوں کے سر کاٹ کاٹ کر بھیجے جاتے رہے۔ کیوں؟؟؟؟؟؟؟

یہ معاملہ اتنا سادہ نہیں جتنا سادہ قرار دیکر آپ ختم کرنا چاہ رہے ہیں۔

ممتاز قریشی: میں آپ کو ان باتوں کے مختصرا جواب دے دیتاہوں۔ اس کے بعد آپ خاموش رہئے گا، کیونکہ آپ کا وقت پورا ہو چکا۔ دلائل تو آپ کے پاس تھے ہی نہیں، سوالات کے جوابات آپ کو دے دیئے گئے ہیں۔ تاریخ کے متعلق میں نے ایک مثال دی تھی، مسئلہ یہ ہے کہ آپ کو سادہ مثالیں بھی سمجھ نہیں آتیں۔ میں نے آج کے کسی ایک واقعے کے متعلق دس مختلف اخبارات میں تفصیل پڑھنے کا کہا تھا اور تین طرح کا نتیجہ بھی بتایا تھا۔

1- حکومت وقت کی چاپلوسی والے اخبارات کی رپورٹنگ۔

2- حزب اختلاف کی چاپلوسی والے اخبارات کی رپورٹنگ۔

3- غیر جانبدار اخبارات کی رپورٹنگ۔

آپ مجھے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ دس میں سے کتنے اخبارات غیر جانبدار رپورٹنگ کے ہو سکتے ہیں؟ جب آج جدید ذرائع ہوتے ہوئے بھی یہ حال ہے تو زمانہ قدیم میں مؤرخین کو کتنی مشکلات آئی ہوں گی، تھوڑا تصور کریں۔ اس کے باوجود آپ تمام دس اخبارات کو رد نہیں کر سکتے، لیکن محنت کرنی ہو گی کہ غیر جانبدار رپورٹنگ کونسی ہے۔ اس طرح تاریخ میں بھی تینوں قسم کی رپورٹنگ مؤرخین نے جمع کر دی ہے۔

اب رہی بات صحابہ کرام کا حضرت عثمان کی حمایت کرنا اور آپ کی طرف سے ملعون یزید، محمد بن قاسم، حجاج بن یوسف جیسے سفاک کی مثالیں دینا کہ ان کی بھی حمایت کی گئی تھی۔

یہ اتنی بھونڈی مثال ہے کہ تاریخ کا ادنی طالب علم بھی ہنسے بغیر نہیں رہ سکے گا۔

یزید کی حمایت کا یہ حال تھا کہ اس کی زندگی میں ہی مدینہ ومکہ کے صحابہ کرام نے اس کی بیعت توڑ دی تھی، بصورت دیگر واقعہ حرا اور مکہ پر سنگ باری کیوں کی جاتی!؟

محمد بن قاسم اور حجاج بن یوسف کی حمایت سوائے حکومت وقت کے عوامی سطح پر ہر گز نہیں کی گئی بلکہ درحقیقت یہ عوامی نمائندے ہی نہیں تھے! محمد بن قاسم کے متعلق کئی مختلف آراء ہیں۔ اس کے باوجود ان دونوں کا انجام بھی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

دوسری طرف آئیں حضرت عثمان غنی کی حمایت پر، مدینہ ومکہ کے صحابہ کرام یعنی مہاجرین وانصار کی حمایت انہیں مرتے دم تک حاصل رہی۔ وہ مہاجرین وانصار جو سابقون الاولون کا شرف بھی رکھتے تھے، جن پر اللہ راضی تھا اور وہ اللہ سے راضی تھے۔ حضرت عثمان کی حمایت تو آج تک بلکہ قیامت تک امت مسلمہ کا سواد اعظم کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔ بیشک فرمان نبوی ہے کہ امت مسلمہ کی اکثریت کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی۔

الحاد کتنا عوام میں مقبول ہے؟ ذرا روشنی ڈالیں۔

پھر تو شرک وکفر کی بات بھی شروع کریں، انہیں بھی تو کچھ نہ کچھ حمایت حاصل ہے۔ کیا خیال ہے۔

اصل میں جب مخالفت برائے مخالفت کرنی ہو تو بندہ جو چاہے بولتا رہے۔

سوچتا صرف وہی ہے جسے حق کی فکر ہو۔

صحیح روایات اور مضبوط قرائن کی روشنی میں بیان کئے گئے حقائق آپ کے نزدیک داؤ پیچ ہیں تو بھائی میں نے بس کی! بیشک ھدایت اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے۔ انسان تو صرف کوشش کر سکتا ہے۔

عبداللہ ابن سبا کی شخصیت کو آپ نے خود تسلیم کیا ہے۔ اس کے متعلق آپ کے سوال کا جواب میرے ایک سوال کے ساتھ مشروط تھا، جس کا جواب اپنی رائے سے بھی آپ نہیں لکھ سکے۔ میں نے پوچھا تھا کہ اگر عبداللہ ابن سبا واقعی حقیقت تھا تو اس کے کارنامے، اس کا تھوڑا سا احوال تو بتائیں وہ کون تھا؟ کہاں سے آیا تھا؟ کہاں رہتا تھا؟ انجام کیا ہوا؟ وغیرہ وغیرہ

آپ کو دلائل وروایات معاف کر دی گئیں لیکن آپ اپنی رائے تک دینے میں ناکام رہے۔ میں یک طرفہ گفتگو نہیں کرتا۔ علمی گفتگو اس طرح نہیں ہوتی کہ ایک فریق کو ایک سوال کا جواب دیا جائے تو ٹھک سے دوسرا سوال! پہلے سوال اور اس کے جواب پر کوئی نتیجہ، سب گم!

نہ شرمندگی اور نہ ندامت!

اہل سنت اور اہل تشیع کا شرف صحابیت پر عقیدہ مختلف ہے۔ آپ کے نزدیک صحابی کا عقیدہ لغوی معنی میں ہے، بس جسے بھی صحبت نبوی نصیب ہوئی وہ صحابی ہے چاہے دل سے توحید ورسالت کا اقرار تک نہ کیا ہو۔ چاہے اس کا انجام بالخیر ہوا ہی نہ ہو۔

اہلسنت کے نزدیک شرف صحابیت کا رتبہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے لئے زبان و دل سے توحید و رسالت کا اقرار شرط اوّل ہے، اس کے بعد اس کا خاتمہ بالخیر بھی لازمی ہو یعنی مرتے دم تک ایمان پر قائم رہا ہو۔

میں آپ کے جواب میں شامل ہر ایک نکتے کو کلیئر کرتا آیا ہوں، دوسری طرف آپ پوچھے گئے سوالوں کے بھی جواب دینے سے کتراتے آرہے ہیں۔ محمد بن حذیفہ کے متعلق باقی باتیں آپ کو یاد رہیں جو بنیادی سوال پوچھا اس پر کوئی رائے تک نہیں دی۔ پھر کہتے ہو کہ میں جواب نہیں دے رہا! کیا میں یہاں صرف جواب دینے آیا ہوں!؟ مجھے کون جواب دے گا؟

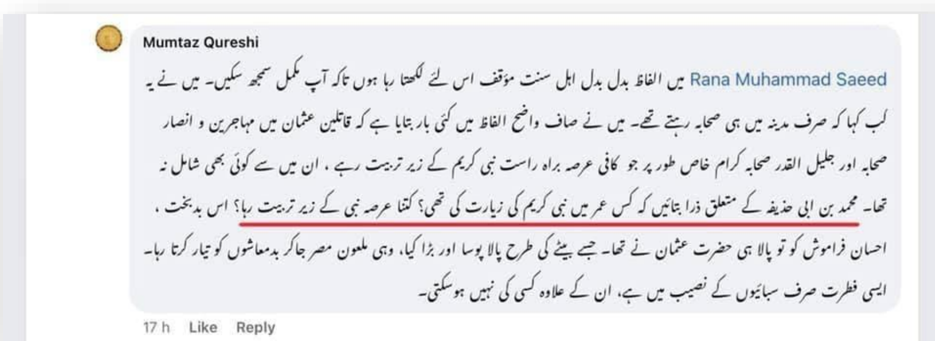
Mumtaz Qureshi

Rana Muhammad Saeed میں الفاظ بدل بدل اہل سنت مؤقف اس لئے لکھتا رہا ہوں تاکہ آپ مکمل سمجھ سکیں۔ میں نے یہ کب کہا کہ صرف مدینہ میں ہی صحابہ رہتے تھے۔ میں نے صاف واضح الفاظ میں کئی بار بتایا ہے کہ قاتلین عثمان میں مہاجرین و انصار صحابہ اور جلیل القدر صحابہ کرام خاص طور پر جو کافی عرصہ براہ راست نبی کریم کے زیر تربیت رہے ، ان میں سے کوئی بھی شامل نہ تھا۔ محمد بن ابی حذیفہ کے متعلق ذرا بتائیں کہ کس عمر میں نبی کریم کی زیارت کی تھی؟ کتنا عرصہ نبی کے زیر تربیت رہا؟ اس بدبخت ، احسان فراموش کو تو پالا ہی حضرت عثمان نے تھا۔ جسے بیٹے کی طرح پالا پوسا اور بڑا کیا، وہی ملعون مصر جاکر بدمعاشوں کو تیار کرتا رہا۔ ایسی فطرت صرف سبائیوں کے نصیب میں ہے، ان کے علاوہ کسی کی نہیں ہوسکتی۔

17 h Like Reply

خیر آپ کے پاس سوائے سوالات کے کچھ نہیں۔ ویسے بھی محمد بن حذیفہ کی صحابیت اس وقت زیر بحث موضوع ہی نہیں ہے۔ ہم دونوں کی رائے مختلف ہے۔ کسی اور جگہ، کسی اور موقعہ پر اس موضوع پر تفصیل سے گفتگو کروں گا۔ فی الوقت آپ کا وقت ختم ہوا، وحید کاظمی صاحب منظر عام پر آگئے ہیں، دیکھتے ہیں کہ وہ کیسے علم کے جوہر دکھاتا ہے۔

سوری جبلہ بن الایھم کی صحابیت والی بات رہ گئی۔ آپ خود اقرار کر رہے ہیں کہ نبی کے دور میں صحابی تھا اور پھر ارتداد اختیار کر گیا! اب ایسا شخص شیعہ کے ہاں صحابی ہو گا! اہل سنت کے ہاں شرف صحابیت کے لئے ایمان پر ہونا شرط ہے۔ مرتد مسلمان ہی نہیں ہے تو صحابی ہونا تو بہت دور کی بات ہے۔ اپنے باطل عقائد اپنے پاس رکھیں۔ مزید شوق ہو تو میری اس موضوع پر ایک شیعہ عالم سے تفصیل سے گفتگو ہو چکی ہے۔ اسے پڑھ لیجئے گا اور وڈیو بھی دیکھ لیجئے گا۔

(مناظرہ اصحاب کلھم عدول لکھ کر گوگل کریں)

پھر بھی تسلی نہ ہو تو اس موضوع پر دوبارہ گفتگو ہو سکتی ہے، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

آخری پیراگراف میں آپ نے جو باتیں لکھی ہیں اس سے ظاہر ہوا کہ یہ ساری بحث آپ کے دماغ سے گذری ہی نہیں ہے، آپ نے اتنی تفصیلی گفتگو سے بھی کچھ نہیں سیکھا۔ میں صحیح روایات سے صحابہ کرام کا دفاع اور قاتلین عثمان کے نام تک دکھا چکا ہوں پھر بھی آپ معصوم بن کر کہہ رہے ہیں کہ "کیا وجہ تھی کہ بھرے مدینے میں حضرت عثمان کا قتل ہوا لیکن کسی نے قاتلین کو نہیں دیکھا!"

حد ہے بھائی۔ گاڑی دو تین ہزار کلومیٹر چلانے کے بعد رک کر کہتے ہو کہ یہ گاڑی زیرو میٹر ہے ابھی شوروم سے نکلی ہی نہیں ہے۔

ڈھائی ہزار غنڈوں کا اقرار بلکہ تین ہزار کی تعداد بھی آپ نے ہی اوپر تاریخ کے حوالے سے بیان کی ہے۔ میرے بار بار پوچھنے کے بعد آپ کہنے پر مجبور ہوئے کہ مختلف شہروں سے آئے ہوئے تین ہزار لوگ گھر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔

خود تاریخی کتب سے پڑھ کے بھی منکر بن جاتے ہو۔ چلیں کسی ایک ضعیف روایت سے دکھائیں کہ تین چار لوگ رات کے اندھیرے میں خاموشی سے گھس کر قتل کر آئے تھے۔ حیرت ہے کہ غیر منطقی باتیں سوچتے بھی ہو اور ان پر ایمان بھی رکھتے ہو۔ صحیح روایات قبول نہیں ہوتیں، تاریخ کی من پسند باتیں تسلیم کر لیتے ہو۔ اللہ کی پناہ

کس نے کہا قاتلین عثمان کو سزا نہیں ملی؟ جنگ جمل اور جنگ صفین میں کیا دونوں طرف غیر جانبدار لوگ تھے؟ جو حضرت عثمان کے نہ حمایتی تھے اور نہ مخالف؟ اگر دونوں طرف حمایتی تھے تو جنگ کیوں ہوئی؟ اگر دونوں طرف حضرت عثمان کے مخالف تھے تو پھر بھی جنگ کیوں ہوئی؟

عام فہم بھی سمجھ سکتا ہے کہ ایک طرف حمایتی اور دوسری طرف حضرت عثمان کے مخالفین تھے۔ یہی سیاسی اختلاف تو وجہ جنگ بنا تھا۔ دونوں جنگیں مذہب کے نام پر تھوڑی ہوئی تھیں۔ آج دو اسلامی ملک آپس میں جنگ کریں تو ہم یہ تھوڑی کہیں گے کہ اسلام و کفر کی جنگ تھی۔ جنگوں کی کئی وجوہات ہوتی ہیں اسی طرح جمل و صفین حق و باطل کے معرکے تھوڑی تھے۔ اصل مسئلہ، اصل اختلاف ہی قصاص عثمان پر تھا۔ قاتلین عثمان کی اکثریت انہی جنگوں میں ماری گئی، بد قسمتی سے کئی صحابہ کرام بھی شہید ہوئے۔ خیر یہ ایک اور موضوع ہے۔

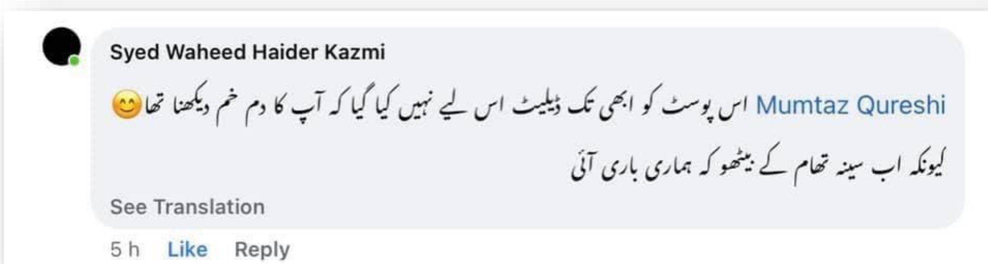
Syyed Waheed Haider Kazmi

Mumtaz Qureshi اس پوسٹ کو ابھی تک ڈیلیٹ اس لیے نہیں کیا گیا کہ آپ کا دم خم دیکھنا تھا😊

کیونکہ اب سینہ تھام کے بیٹھو کہ ہماری باری آئی

See Translation

5 h Like Reply

آجائیں عالم صاحب (وحید کاظمہ شیعہ)۔۔۔ ہم بھی سینہ تھام کے بیٹھے ہیں۔ آپ کی باری آچکی ہے۔ اپنے علمی سمندر سے کچھ قطرے یہاں بھی بہائیں۔ سب پڑھنے والے منتظر ہیں۔

آج چھٹی کا دن ہے۔ تفصیل سے گفتگو کر سکتا ہوں۔ کل سے وقت نکالنا مشکل ہو گا۔ تین چار دن مصروفیات بھی ہیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: ایک چیز آپ پیش کرتے ہیں پھر وہی ہم آپ پر پیش کرتے ہیں تو اسی کا آپ رد کر دیتے ہیں لمبے لمبے کمنٹ چھوڑتے ہیں تاکہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نا ٹوٹے۔

ممتاز قریشی: آپ کی ایک ایک بات کا جواب دینا لمبے لمبے کمنٹس ہو گیا۔ دوسری طرف میرے بنیادی سوالوں کے جواب تک نہ دینا آپ کے لئے کوئی مسئلہ ہی نہیں۔ 😁

رانا محمد سعید شیعہ: کچھ تو شرم کرو یار۔ عبد اللہ بن سبا کا دعوی تم کرو، سبائی غنڈوں کا دعوی تم کرو اور جب ہم تفصیل مانگیں تو کہو کہ پہلے تم بتاؤ کہ یہ کون تھا؟ کہاں کا تھا؟ کارنامے کیا تھے؟ پھر میں بتاؤں گا۔ حد ہے ویسے بیغیرتی کی۔ پہلے دعوی کیا کہ میرے پاس صحیح روایات کا مجموعہ ہے ابن سبا پر قتل عثمان رض میں سبائی غنڈوں کے کردار پر۔ میں نے کہا پیش کرو تب سے اب تک بس آئیں بائیں شائیں اور لمبے لمبے کمنٹ مگر اصل جواب ندارد

کونسے بنیادی سوال تھے تمہارے جن کا میں نے جواب نہیں دیا۔ بتانا ذرا

ممتاز قریشی: مجھے دو دن پہلے سے ایسے اخلاق کی امید شروع ہو گئی تھی، حیران تھا کہ پہلی بار با اخلاق طریقے سے آپ کس طرح گفتگو کر سکتے ہیں کیونکہ مجھے آپ کی طبیعت کا بخوبی علم ہے۔

آپ کی اطلاع کے لئے عرض کہ میں نے یہاں صحابہ کرام کا قاتلین عثمان نہ ہونے کا دعوی کیا تھا۔ یہ پوسٹ ناموں کے ساتھ صحابہ کرام کے متعلق بنائی گئی ہے۔ دلائل کا سوال کرنا میرا حق تھا، لیکن ہوا یہ کہ بجائے پوسٹ کا دفاع کیا جاتا مجھے مدعی اور میرے ہی دعوی پر مجھے ہی دلائل دینے کا کہا جاتا رہا۔ الحمدللہ حجت تمام کر چکا ہوں۔

عبد اللہ ابن سبا کے متعلق اپنے لوگوں تک سچ پہنچائیں، کھل کر بتائیں کہ یہ بد بخت کون تھا اور اس کے عقائد کیا تھے؟ مجھے پتہ ہے کہ اس کی حقیقت کا اقرار کر کے آپ پھنس گئے ہیں۔

اگرچہ عبد اللہ ابن سبا اس پوسٹ کا موضوع ہی نہیں ہے، لیکن کیا کریں۔۔ اصل موضوع پر تو آپ بالکل کورے نکلے!

اب یہ زبان اور یہ انداز اختیار کر کے آپ چاہتے ہیں کہ ماحول گرم ہو تاکہ راہ فرار مل سکے۔

میں تو پہلے ہی آپ کو نہایت عزت و احترام سے رخصت دے چکا ہوں۔ اب وحید کاظمی صاحب کو موقعہ دیں۔ تاکہ اصل موضوع پر گفتگو ہو سکے۔

عبد اللہ ابن سبا ملعون کی حقیقت اہل سنت اور اہل تشیع کی صحیح روایات سے عیاں ہے۔ الگ پوسٹ بنائیں، مجھے ٹیگ کریں۔ تفصیل سے گفتگو کروں گا۔ ان شاء اللہ

رانا سعید شیعہ کی طرف سے غیر علمی اور غیر اخلاقی گفتگو کی شروعات

رانا محمد سعید شیعہ: یعنی آپ پے در پے بے غیرتی کرتے چلے جائیں اور ہم یہ بھی نا کہیں کہ حضور آپ .بیغیرتی سے کام لے رہے ہیں۔ میں نے بھی چار دن آپ کے دجل و فریب کو برداشت کیا ہے۔

اگرچہ عبد اللہ ابن سبا اس پوسٹ کا موضوع نہیں تھا لیکن آپ نے اسے قاتلین عثمان رض کا سرغنہ ٹھہرایا اور دوڈھائی ہزار حملہ آوروں کو سبائی قاتل قرار دیا تو میرا حق بنتا ہے نا آپ کے اس دعوی کی دلیل مانگوں آج چوتھا دن ہے مجھے دلیل مانگتے ہوئے۔ صحیح السند اہلسنت روایات سے ابن سبا کا قاتلین عثمان میں سے ہونا پیش کریں۔

دوڈھائی ہزار غنڈوں کا ابن سبا کی پیروی کرتے ہوئے عثمان رض کا محاصرہ کرنا اہلسنت کی صحیح روایات سے پیش کریں جیسا کہ آپ نے دعوی کیا تھا۔ ابن سبا واقعی ملعون ہے۔ اور اس سے بھی بڑے ملعون وہ ہیں جو تاریخ کا ہر کارنامہ رذیلہ ابن سبا کے نام تھونپ دیتے ہیں تاکہ اپنے بزرگوں پر پردہ ڈال سکیں۔

موضوع یہ نہیں کہ ابن سبا کون تھا اور اس ملعون کے عقائد کیا تھے۔ موضوع یہ ہے کہ ابن سبا کا عثمان رض کے قتل میں کیا کردار تھا اور دوڈھائی ہزار غنڈے ابن سبا کی پیروی میں عثمان رض کو قتل کرنے آئے تھے یہ دو چیزیں صحیح السند اہلسنت روایات سے پیش کریں۔

(غور فرمائیں۔ کمال ہوشیاری سے شیعہ مؤقف اور صحابہ کرام کا قاتلین عثمان ہونے کے متعلق گفتگو سے بھاگ رہا ہے)

اور ہاں یاد رکھیئے گا جب جب آپ دجل و فریب مکاری اور شیطنت سے کام لیں گے تب تب آپکو میرا اخلاق ایک اچھے انداز میں نظر آئے گا۔

جیسا کہ آپ مکاری سے لفظی گولہ باری کرتے ہوئے یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ابن سبا کوئی شیعوں کی مقدس ہستی کا نام ہے یا جیسا کہ آپ کے ملا حضرات یہ شیطنت کرتے آئے ہیں کہ شیعہ عقائد کا بانی ابن سبا ہے۔ یاد رکھیئے جب جب آپ دجل و فریب سے کام لیں گے آپکو میں یہی گوہر نایاب پرو کر ایک عدد مالا ڈالتا جاؤں گا۔

شاباش اب جلدی صحیح روایات پیش کر دیں ابن سبا پر۔

آپکو دو دن پہلے سے مجھ سے ایسے اخلاق کی امید اسی لئے ہو گئی تھی کیونکہ آپ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب جب آپ دجل و فریب مکاری و عیاری اور کذب بیانی سے کام لینا شروع کرتے ہیں میرا امیٹر گھومنا شروع ہو جاتا ہے اور پھر آپ کو پتا ہی ہے آپ تو پرانے واقف ہیں۔

جہاں چار دن میں نے بہت احسن طریقے سے بات کی تو آپ کو یہ بھی سمجھ جانا چاہیئے تھا کہ جب تک آپ بیغیرتی نا کریں میں احسن طریقے سے ہی گفتگو کرنے کا قائل ہوں۔ لیکن جب آپ جیسے لوگ پے در پے مکاری سے کام لیتے چلے جائیں اور اخلاقی پستی کا مظاہرہ کریں میٹھے جملوں کے استعمال سے تو میرے جیسے لوگ جملے بھی کڑوے استعمال کرتے ھیں اور آپ جیسوں کو آپ لوگوں کا اصلی روپ بھی دکھاتے ہیں

ممتاز قریشی: دکھائیں میرے بیغیرتی !اسکرین شاٹ کے ساتھ۔ میں تو ایسا ہوں کہ گالیاں دینے والوں کے لئے بھی ہدایت کی دعا کرتا ہوں۔ کیا آپ بھی ایسے ہی ہیں؟ میں آپ کی ہر بات کا جواب دیتا آرہا ہوں، اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ میری کچھ باتوں کے جوابات دیں اور کچھ باتوں کو درگذر کر دیں۔

باقی آپ کا اخلاق !اس کا مجھے علم ہے۔ مجھے تو یہ بھی تعجب ہے کہ ایسی بری حالت کرنے کے بعد بھی اس پوسٹ کو ڈیلیٹ نہیں کیا گیا !بس یہ ایک مثبت پوائنٹ ہے، باقی کل خیر ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: او بھائی کونسے درگزر کیئے ہیں آپکے سوال۔ مکاری کرتے ہو پھر کہتے ہو بیغیرتی نا کہو!

ممتاز قریشی: آپ کی حالت کا مجھے احساس ہے۔ دلائل نہ ہونا کوئی ایسی بات نہیں، لیکن گفتگو کو دوطرفہ جاری رکھنا بھی ایک ایسا فن ہے جو آپ جانتے ہی نہیں۔ مجھے تو ایک بات سمجھانے کے لئے کئی بار الفاظ بدل بدل کر مثالیں دے دے کر سمجھانا پڑرہا ہے۔ یہاں فرمائشی پروگرام نہیں چل رہا۔ سوال پوچھنے کا شوق ہے تو سوالوں کے جوابات بھی دینے ہوں گے۔

رانا محمد سعید شیعہ: فرمائشی پروگرام اور آپ۔ آپ اپنے دعووں پر دلائل تو لا نہیں سکتے اور باتیں فرمائشی پروگرام کی۔

ممتاز قریشی: عبد اللہ ابن سبا کے متعلق سوال نہیں پوچھا تھا کہ اس کے کارنامے بتائیں؟

محمد بن حذیفہ پر اچھل رہے ہو، یہ سوال نہیں پوچھا تھا؟

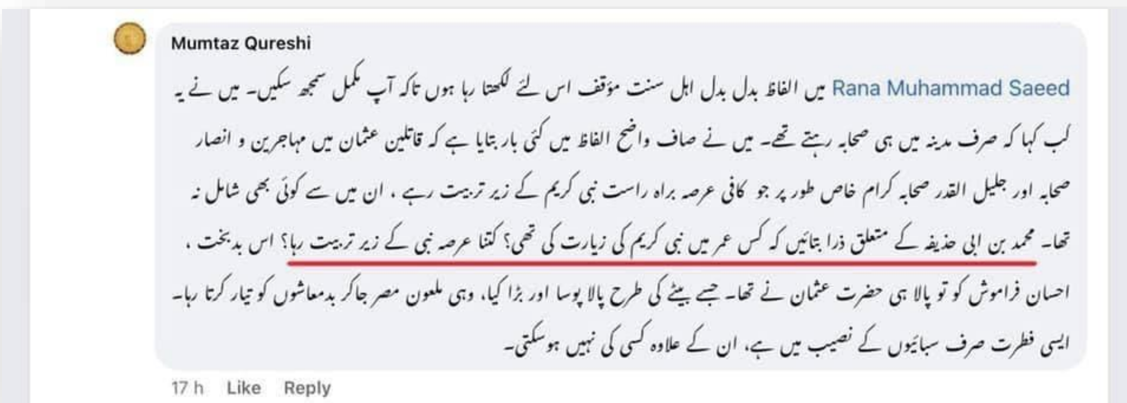

Mumtaz Qureshi

Rana Muhammad Saeed میں الفاظ بدل بدل اہل سنت مؤقف اس لئے لکھتا رہا ہوں تاکہ آپ مکمل سمجھ سکیں۔ میں نے یہ لب کہا کہ صرف مدینہ میں ہی صحابہ رہتے تھے۔ میں نے صاف واضح الفاظ میں کئی بار بتایا ہے کہ قاتلین عثمان میں مہاجرین و انصار صحابہ اور جلیل القدر صحابہ کرام خاص طور پر جو کافی عرصہ براہ راست نبی کریم کے زیر تربیت رہے ، ان میں سے کوئی بھی شامل نہ تھا۔ محمد بن ابی حذیفہ کے متعلق ذرا بتائیں کہ کس عمر میں نبی کریم کی زیارت کی تھی؟ کتنا عرصہ نبی کے زیر تربیت رہا؟ اس بدبخت ، احسان فراموش کو تو پالا ہی حضرت عثمان نے تھا۔ جسے بیٹے کی طرح پالا پوسا اور بڑا کیا، وہی ملعون مصر جاکر بدمعاشوں کو تیار کرتا رہا۔ ایسی فطرت صرف سبائیوں کے نصیب میں ہے، ان کے علاوہ کسی کی نہیں ہوسکتی۔

17 h Like Reply

<u>مکاری، بیغیرتی، داؤپیچ جیسے غیر علمی الفاظ بول کر آپ سمجھتے ہیں کہ حق ثابت ہو جائے گا!</u>

میرا دعوی آپ کے اقرار سے ثابت ہو چکا! پتہ نہیں کس دنیا میں ہیں۔

اور وحید کاظمی کے مؤقف سے لاتعلقی کرنے کے بعد اس پر مہر بھی لگا چکے ہیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: اور اس سوال سے پہلے جو تین دن سے ابن سبا کے حوالے سے میں روایات صحیحہ کا مطالبہ کر رہا ہوں اس سے چشم پوشی کیوں کیئے ہوئے ہو؟

ممتاز قریشی: عبد اللہ ابن سبا پر میں نے کئی بار سوال پوچھا، اوپر جواب کے ساتھ اسکرین شاٹ بھی رکھا،

جواب دیا؟ کہاں دیا؟

اسکرین شاٹ دکھائیں۔

Mumtaz Qureshi

Rana Muhammad Saeed یاد رہے کہ اوپر میرا دو ٹوک موقف ابھی تک موجود ہے۔ میں نے جو کہا وہ ثابت کردیا ہے۔

اب آپ دو نکات پر اٹکے ہوئے ہیں۔

1- مدینہ میں حملہ کرنے والے گروہوں کا تعین اور تعداد۔

2-عبداللہ ابن سبا کا قتل عثمان میں کردار۔

گفتگو کو دوسرے مرحلے میں لے جانے سے پہلے آپ سے چند بنیادی سوالات پوچھے گئے تاکہ پتہ چلے کہ آپ اس بارے میں کیا جانتے ہیں۔ آپ نے حسب معمول ان کے جوابات دینے سے پرہیز کیا ہے۔

ایک طرف آپ مجھ سے ہزاروں قاتلین کا نام نسب اور ولدیت کا صحیح روایات سے ثابت کرنے کا تقاضہ کرتے رہے ہیں، دوسری طرف بنیادی سوالات کے بارے میں اپنی رائے دینے سے بھی بھاگ رہے ہیں۔

> **Mumtaz Qureshi**
>
> تاریخ کے واقعات قرآن سے بھی سمجھے جا سکتے ہیں۔ بندہ فکر کا فقیر نہ ہو۔ ان سادہ سوالوں کے جوابات دیں، پھر میں صحیح روایات بھی پیش کروں گا۔
>
> 1 حضرت عثمان غنی کو گھر میں محصور کیا گیا تھا یا نہیں؟
>
> 2 کیا یہ ممکن ہے کہ دس پندرہ لوگ مدینہ میں خلیفہ وقت کے گھر کا محاصرہ کر کے اسے قید کر لیں؟
>
> 3 کیا دس پندرہ لوگ اتنے طاقتور ہو سکتے ہیں کہ خلیفہ وقت کو قتل کرنے کے بعد اور جلیل القدر صحابہ کرام کو زخمی کرنے کے بعد بھی دندناتے پھریں اور مدینے کی گلیوں میں اپنے قاتل ہونے کا اعلان کرتے رہیں۔
>
> 4 اہل سنت کا عبداللہ بن سبا کے وجود پر اجماع ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ شیعہ کے ہاں بھی یہی صورتحال ہے۔ اگرچہ کڑوا سچ ہے، اس لئے ہر کوئی کھل کر بیان نہیں کرتا۔ خیر، مجھے یہ بتائیں کہ اگر ابن سبا تھا تو اس کے کارنامے کیا تھے؟ اس نے دین اسلام کی کونسی خدمت کی تھی؟

1 d Like Reply

مطلب آپ کا سوال، سوال ہے

میرا سوال، فضول بات!

میرا کتا صرف کتا

تمہارے کتا ٹومی 😂

آپ نے خود ماحول خراب کیا ہے۔ اور یہ آپ کی مجبوری ہے۔

<u>اب اس وقت تک بات نہیں کروں گا جب تک میری بیغیرتی اسکرین شاٹ کے ساتھ ثابت نہیں کرتے۔</u>

ان سب الزامات کو اسکرین شاٹ کے ساتھ ثابت کریں۔

میرے دل میں اب بھی آپ کے لئے عزت ہے، اور ہمیشہ رہے گی۔

اللہ عزوجل آپ کو ھدایت دے۔ آمین۔

آرام سے اوپر کی تمام گفتگو پڑھیں۔

میرا دجل و فریب

مکاری

عیاری

کذب بیانی

میری.بیغیرتی

اخلاقی پستی

نظر آئے تو اسکرین شاٹ لیکر یہاں رات تک رکھیں۔

دلائل آپ کو معاف کئے تھے اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ذاتیات پر اتر آئیں۔ معافی چاہتا ہوں۔ میں ایسی گفتگو نہ کرتا ہوں اور نہ برداشت کرتا ہوں!

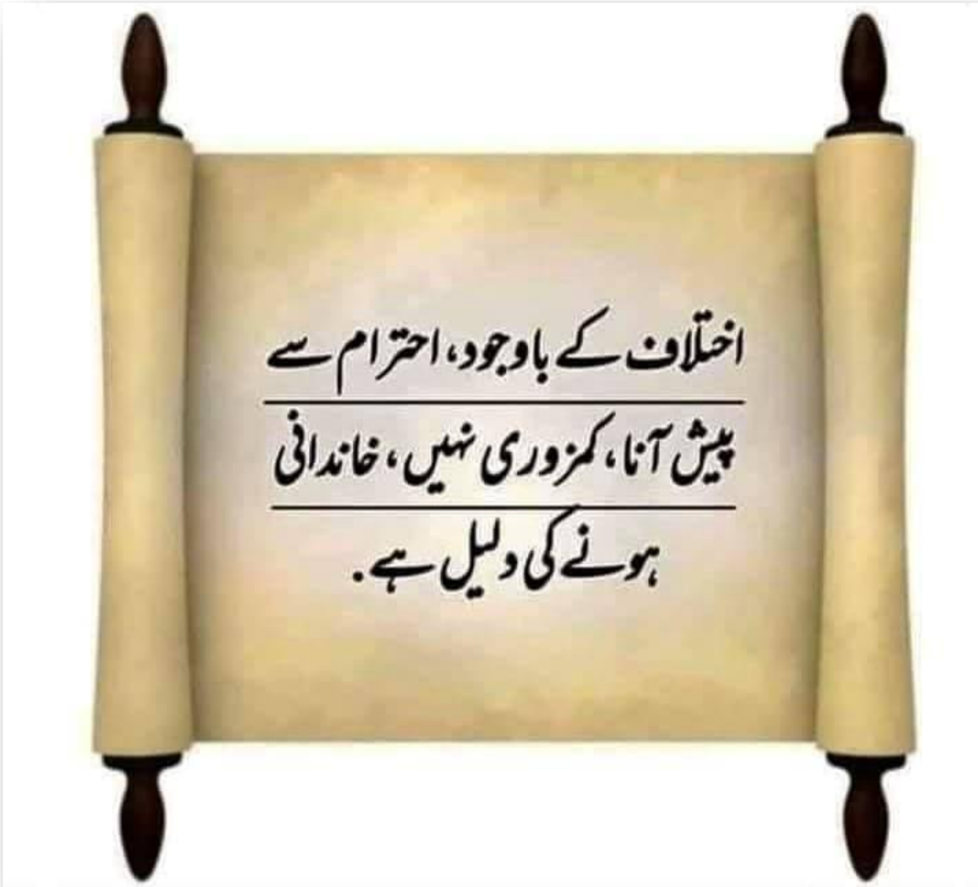

رانا محمد سعید شیعہ: عبداللہ ابن سبا پر اول تو آپ کا مجھ سے سوال کرنا بنتا ہی نہیں کیونکہ آپ نے دعوی کیا کہ ابن سبا عثمان رض کے قتل میں ملوث تھا اور دوڈھائی ہزار جو غنڈے آئے وہ بھی سبائی ہی تھے۔ جب دعوی کیا ہے تو میں دلیل کا مطالبہ کر رہا ہوں کہ دلیل دو روایات صحیحہ پیش کرو اس دعوی پر۔ لیکن آپکو کیونکہ مکاری کے علاوہ بچنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آیا الٹا مجھ پر سوال کر دیا کہ ابن سبا کے بارے میں میں بتاؤں۔ کیوں بھئی میں کیوں بتاؤں دعوی تم کرو اور اس کے بارے میں بتاؤں میں؟ یہ دجل کیوں کر رہے ہو پھر کہتے

ہو کہ یہ نا کہا جائے کہ ممتاز قریشی بیغیرتی سے کام لے رہا ہے۔ اس طرح کی حرکتیں کروگے تو میاں میں تمہیں پھولوں کے ہار نہیں پہناؤں گا۔

ابن سبا پر قاتل کا ٹیگ تم نے لگایا ہے، حملہ آوروں کو قاتل تم نے کہا ہے۔ اس پر ثبوت تم ہی لاؤ گے۔

دوبارہ لگا رہا ہوں۔ پہلے بھی دو بار دکھا چکا ہوں جواب۔

Mumtaz Qureshi

تاریخ کے واقعات قرائن سے بھی سمجھے جا سکتے ہیں. بندہ لکیر کا فقیر نہ ہو. ان سادہ سوالوں کے جوابات دیں، پھر میں صحیح روایات بھی پیش کروں گا.

1 حضرت عثمان غنی کو گھر میں محصور کیا گیا تھا یا نہیں؟

2 کیا یہ ممکن ہے کہ دس پندرہ لوگ مدینہ میں خلیفہ وقت کے گھر کا محاصرہ کر کے اسے قید کر لیں؟

3 کیا دس پندرہ لوگ اتنے طاقتور ہوسکتے ہیں کہ خلیفہ وقت کو قتل کرنے کے بعد اور جلیل القدر صحابہ کرام کو زخمی کرنے کے بعد بھی دندناتے پھریں اور مدینے کی گلیوں میں اپنے قاتل ہونے کا اعلان کرتے رہیں.

4 اہل سنت کا عبداللہ بن سبا کے وجود پر اجماع ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے. شیعہ کے ہاں بھی یہی صورتحال ہے، اگرچہ کڑوہ سچ ہے ، اس لئے ہر کوئی کھل کر بیان نہیں کرتا. خیر ، مجھے یہ بتائیں کہ اگر ابن سبا تھا تو اس کے کارنامے کیا تھے؟ اس نے دین اسلام کی کونسی خدمت کی تھی؟

Rana Muhammad Saeed

Mumtaz Qureshi

قرائن سے تو یہ بھی سمجھا جا سکتا ھے کہ مذکورہ لوگ جن میں صحابہ بھی تھے حضرت عثمان رض کا محاصرہ کئیے رھے . جب میں قرائن کی بات کرتا ھوں تو سند صحیح کی رٹ لگاتے ھو اب تم سے سند صحیح کا مطالبہ کیا تو قرائن کی طرف بھاگے ھو .

محاصرہ ھوا بالکل . بقول تمہارے دو ڈھائی ہزار سبائی غنڈے تھے. لاؤ نا یہ سب باتیں اب صحیح اسناد سے .

عبداللہ ابن سبا کے وجود پر اجماع ھے کیسا اجماع ھے ؟؟؟؟؟ کیا صرف شخصیت کا موجود ھونا یہ تقاضا کرتا ھے کہ اس پر جیسا چاھو الزام دھر دو جو چاھو اس کے بارے مشہور کر دو اور سند کی بات ائے تو کہہ دو کہ اجماع ھے . اجماع کیسے ھوتا ھے ذرا یہ بھی بتا دو .

ممتاز قریشی: آپ پر میرا کوئی سوال نہیں بنتا۔ باقی آپ کے سوال مجھ پر بنتے ہیں!
عبداللہ ابن سبا کی جتنی تفصیل شیعہ کتب میں ہے اتنی تاریخ کی کتب میں بھی نہیں ہے۔
لیکن شیعہ پر سوال نہیں بنتا۔ پڑھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ اصل مسئلہ کیا ہے۔ عبداللہ ابن سبا آپ کے گلے میں پھنسی ہوئی وہ ہڈی ہے جسے نگلنا یا اگلنا آپ کے بس میں نہیں ہے۔
خیر، پہلے مجھ پر لگائے ہوئے الزامات اسکرین شاٹ کے ساتھ رکھیں۔ اس کے بغیر گفتگو نہیں کروں گا۔

رانا محمد سعید شیعہ: بیغیرتی تو یہ بھی ہے کہ آپ اپنے آئمہ و محدثین کو خود غلط کہہ رہے ہیں۔ ایک کا قول یہ بھی دیا کہ ابن حجر نے کہا عمدہ سند کے ساتھ فلاں بات بیان ہوئی تو آپ نے کمال ڈھٹائی سے بیغیرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ اسکی سند میں پیش کروں۔ بھئی کیوں پیش کروں آپکا محدث و محقق خود کہہ رہا کہ یہ بات عمدہ سند سے ہے لیکن کیونکہ آپ کا خلاف جا رہی ہے اسلئے نہیں مانو گے۔ الٹا ابن حجر کو بھی جوتے کی نوک پر رکھ کر دکھاؤ گے۔ اس کو اب بیغیرتی نا کہوں تو کیا کہوں میں۔
شیعہ کتب سے کیوں ابن سبا کو پیش کرو گے۔؟؟؟؟
حضرت جی دعوی آپکا ہے کہ آپکے پاس کتب اہلسنت سے صحیح روایات ہیں۔ وہ پیش کریں۔

ممتاز قریشی: سوال دکھایا ہے۔ جواب کہاں ہے؟ آپ نے جو غیر علمی الفاظ میرے لئے لکھے ہیں وہ سب آپ پر فٹ آ رہے ہیں، وہ الفاظ نہیں لکھ رہا۔ سمجھ تو گئے ہو گے۔

Mumtaz Qureshi

تاریخ کے واقعات قرائن سے بھی سمجھے جا سکتے ہیں.
بندہ لکیر کا فقیر نہ ہو. ان سادہ سوالوں کے جوابات دیں،
پھر میں صحیح روایات بھی پیش کروں گا.
1 حضرت عثمان غنی کو گھر میں محصور کیا گیا تھا
یا نہیں؟
2 کیا یہ ممکن ہے کہ دس پندرہ لوگ مدینہ میں خلیفہ
وقت کے گھر کا محاصرہ کر کے اسے قید کر لیں؟
3 کیا دس پندرہ لوگ اتنے طاقتور ہوسکتے ہیں کہ خلیفہ
وقت کو قتل کرنے کے بعد اور جلیل القدر صحابہ کرام کو
زخمی کرنے کے بعد بھی دندناتے پھریں اور مدینے کی
گلیوں میں اپنے قاتل ہونے کا اعلان کرتے رہیں.
4 اہل سنت کا عبداللہ بن سبا کے وجود پر اجماع ہے اور
اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے. شیعہ کے ہاں بھی یہی
صورتحال ہے، اگرچہ کڑوہ سچ ہے ، اس لئے ہر کوئی کھل
کر بیان نہیں کرتا. خیر ، مجھے یہ بتائیں کہ اگر ابن سبا
تھا تو اس کے کارنامے کیا تھے؟ اس نے دین اسلام کی
کونسی خدمت کی تھی؟

⁉

Rana Muhammad Saeed

Mumtaz Qureshi

قرائن سے تو یہ بھی سمجھا جا سکتا ھے کہ مذکورہ لوگ
جن میں صحابہ بھی تھے حضرت عثمان رض کا محاصرہ
کئیے رھے . جب میں قرائن کی بات کرتا ہوں تو سند
صحیح کی رٹ لگاتے ھو اب تم سے سند صحیح کا
مطالبہ کیا تو قرائن کی طرف بھاگے ھو .
محاصرہ ھوا بالکل . بقول تمہارے دو ڈھائی ہزار سبائی
غنڈے تھے. لاؤ نا یہ سب باتیں اب صحیح اسناد سے .
عبداللہ ابن سبا کے وجود پر اجماع ھے کیسا اجماع
ھے ؟؟؟؟؟ کیا صرف شخصیت کا موجود ھونا یہ تقاضا
کرتا ھے کہ اس پر جیسا چاھو الزام دھر دو جو چاھو اس
کے بارے مشہور کر دو اور سند کی بات ائے تو کہہ دو کہ
اجماع ھے . اجماع کیسے ھوتا ھے ذرا یہ بھی بتا دو .

رانا محمد سعید شیعہ: صحابہ پر تحقیق کیلیئے جو آپکے لوگ اٹھارٹی مانے گئے آپ نے انکی بھی ماننے سے انکار کر دیا

ممتاز قریشی: شیعہ کتب سے آگ کیوں لگ جاتی ہے؟ کیا شیعہ کتب کی صحیح روایات تسلیم نہیں ہیں؟ فکر نہ کریں۔ ہم آپ کی طرح نہیں ہیں، ہمارے نظریات ہماری کتب کی روشنی میں ہوتے ہیں۔ پہلے اہل سنت سے ثابت کروں گا۔ لیکن پہلے مجھ پر الزامات ثابت کریں بصورت دیگر وہی الزامات آپ پر لاگو ہو جائیں گے۔

رانا محمد سعید شیعہ: پھر دجل پر اتر آئے ہو چاہتے ہو کہ میں تمہیں تمہاری اصلیت پر مخاطب کروں۔ دیکھ بھائی تم نے دعوی کیا کہ عثمان رض کا قاتل ابن سبا اور دو ڈھائی ہزار سبائی تھے۔ صحیح روایات پیش کرونا اس پر اپنی۔

ممتاز قریشی: کیا آپ اپنے مجتہدین کی تحقیق پر امام معصومین کے خلاف کوئی بات تسلیم کرتے ہیں؟ یہ نکتہ اوپر سمجھایا تھا، آپ سمجھتے کچھ نہیں ہو۔ مجھ پر الزامات ثابت کریں۔ اب گفتگو اس کے بعد کروں گا۔ جس دجل پر اتر آیا ہوں۔ اسے ثابت کریں۔ جواب دیتے نہیں ہو۔ بداخلاقی کر کے سمجھتے ہو حق ثابت ہو گیا! لاحول ولا قوت

رانا محمد سعید شیعہ: سیدھا کہو نا کہ صحیح السند روایت کا مطالبہ کر کے پھنس گئے ہو۔ ابن سبا پر صحیح روایات پیش نہیں کر سکتے اسلیئے اب مختلف حیلوں بہانوں سے فرار چاہتے ہو۔ شروع سے اب تک دجل کے علاوہ کیا بھی کیا ہے تم نے۔

ممتاز قریشی: سیدھا یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کے الزامات سچے ہیں تو اسکرین شاٹ رکھیں۔ شروع سے آپ کی یہی روش ہے۔ بس آپ نے کہہ دیا۔ میں مان لوں۔

مجلس ہے

جو کہو گے

سب واہ واہ کریں گے!

رانا محمد سعید شیعہ: یعنی چار دن پہلے دعوی تم کرو چار دن سے میں دلائل طلب کروں تم مطلوبہ روایات پیش کرنے کی بجائے لمبی لمبی تحریریں جھاڑتے رہو الٹا مجھ سے کہو کہ میرے دعوی پر دلائل میں لیکر آؤں تو میں اس خبث باطن کو مکاری بھی نا کہوں دجل بھی نا کہوں بیغیرتی بھی نا کہوں اخلاقی پستی بھی نا کہوں کذب بیانی بھی نا کہوں۔ کمال ہے حد ہے یار بیغیرتی اور ڈھٹائی کی۔

بڑے بڑے مکار ڈھیٹ کاذب دجال اور فریبی. بیغیرت دیکھے لیکن یقین جانو ممتاز قریشی تم سب سے ممتاز مقام رکھتے ہو تیرے لیول تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

ممتاز قریشی: چار دن پہلے کئے گئے میرے دعوے پڑھے بھی ہیں یا نہیں۔ آپ نہ سمجھتے ہو اور نہ یاد رکھتے ہو!

اپنے حق میں دلائل ہوتے نہیں ہیں!

سوالات آپ پر بنتے نہیں ہیں!

جوابات دینا آپ کا کام ہی نہیں ہے!

اس پوسٹ کی جو حالت میں نے کی ہے وہ آپ لوگوں کو ہمیشہ یاد رہے گی۔ ان شاء اللہ۔

Syed Waheed Haider Kazmi
28 Aug ·

ہر صحابی نبیؐ جنتی جنتی،
حضرت عثمان کا قاتل محمد بن ابوبکرؓ صحابی نبی جنتی جنتی'
حضرت عثمان کا قاتل عمرو بن لحمق صحابی نبی جنتی جنتی'
حضرت عثمان کا قاتل عبدالرحمن ابن عدیش صحابی نبی جنتی جنتی'
حضرت عثمان کا قاتل رفاعہ بن رافعؓ صحابی نبی جنتی جنتی'

See Translation

Like Comment Share

Mumtaz Qureshi

Syed Waheed Haider Kazmi اللہ عزوجل کی لعنت ہو جھوٹوں پر۔ پوسٹ بنا لیتے ہو۔ دلیل ہوتی نہیں۔ تاریخ اسلام کی تمام کتب کھولیں۔ ہر جگہ مصر، کوفہ اور بصرہ کے بدمعاش ٹولوں کا ذکر ملے گا۔ ان تمام گروہ کو چھوڑیں، کم از کم جو نام لکھے ہیں، ان کو ہی کسی ایک صحیح روایت سے دکھادیں۔ چلیں چار ناموں سے کسی ایک کو ہی قاتل ثابت کردیں۔

1 w Like Reply

Mumtaz Qureshi

Syed Waheed Haider Kazmi حضرت عثمان کا قاتل کوئی ایک نہیں تھا۔ تاریخ میں کئی روایات میں کئی نام ملتے ہیں۔ سبائی گروہ ملعون کی بدمعاشیاں تمام مؤرخین نے بیان کی ہیں۔ آج آپ کو الہام ہوگیا کہ یہ چاروں قاتل تھے! اللہ عزوجل جہالت سے پناہ دے۔ آمین۔

1 w Like Reply 1

Mumtaz Qureshi

Rana Muhammad Saeed حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ملعون بدبخت قاتلین کے متعلق اہل سنت کا وہی موقف ہے جو تمام تاریخ اسلام کی کتب میں مذکور ہے۔ مصر، کوفہ اور بصرہ سے آئے ہوئے ان ڈھائی تین ہزار بدمعاشوں میں سے کئی نام مذکور ہیں لیکن ان میں کوئی بھی مہاجرین و انصار صحابی شامل نہیں تھا۔ میرا چیلینج ہے کہ آپ کسی ایک صحابی کے متعلق صحیح روایت سے نہیں دکھا سکتے کہ فلاں صحابی حضرت عثمان غنی کا قاتل تھا۔ دوسری طرف میں سیدنا علی بشمول حسنین کریمین سے دکھا سکتا ہوں کہ وہ حضرت عثمان غنی کا ہر طرح سے دفاع کرتے رہے، زخمی بھی ہوئے اور بعد میں ان قاتلین پر لعنت ملامت بھی کرتے رہے۔

5 d Like Reply

Mumtaz Qureshi

Rana Muhammad Saeed اللہ کے بندے۔۔ قاتلین ہزاروں میں تھے، ایک قاتل ہوتا تو شاید کسی صحیح روایت سے مل بھی جاتا اگرچہ وہ بھی لازم نہیں ہے۔ اہل سنت دعوی واضح ہے کہ جو لوگ ملعون قاتل تھے وہ جو بھی تھے لیکن صحابہ کرام "ہرگز" نہیں تھے۔ دوسری طرف شیعہ موقف بھی واضح ہے کہ "صحابہ کرام" قاتلین عثمان تھے۔ اب بتائیں شیعہ دعوی کن صحیح روایات پر کھڑا ہے؟ ہمارے پاس تو اپنے دعوی کے حق میں بیشمار صحیح روایات اور ان کی تائید میں کئی قسم کے مضبوط قرائن بھی موجود ہیں۔ آپ لوگوں کے پاس کونسی صحیح روایات اور ان کی تائید میں کونسے قرائن موجود ہیں؟

بس اتنی سی بات ہے جس کا فسانہ بنایا ہوا ہے۔

5 d Like Reply

یہ لیں پڑھیں، میں نے جو کہا وہ ثابت کر چکا۔ اب آپ کو یہ موقعہ بھی دیتا ہوں کہ **تاریخ کی جو کتاب آپ کو پسند ہو، اس کا نام بتائیں۔ میں اسی کتاب سے مصر، کوفہ، بصرہ سے آئے ہوئے بدمعاشوں کو دکھاؤں گا کہ**

کس طرح مدینہ میں قبضہ کیا اور خلیفہ وقت کو قتل کیا گیا۔ اگرچہ ضروری نہیں کہ سب روایات صحیح ہوں، لیکن ان کے سوا کوئی دوسری بات بھی کسی مؤرخ نے نہیں لکھی، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ واقعات سچے ہیں، ناموں سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

اگرچہ ابن سبا کی تحریک خفیہ تھی، اس کے باوجود اس خبیث کے کارنامے تمام مؤرخین نے رقم کئے ہیں۔ اہل سنت تاریخ سے زیادہ احادیث پر ایمان رکھتے ہیں۔ صحیح روایات کے مطابق نبی کریم نے پیشین گوئیاں فرمادی تھیں کہ فتنے کے دور میں حضرت عثمان کی شہادت ہوگی۔ فتنہ کن شہروں سے آیا یہ سب تاریخ میں موجود ہے۔ تاریخ پر آپ لوگ زیادہ ایمان رکھتے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ صرف وہی روایات آپ قبول کرتے ہیں جن سے صحابہ کی تذلیل مقصود ہوتی ہے، جبکہ اسی تاریخ میں صحابہ کے دفاع میں بھی روایات موجود ہوتی ہیں۔

آپ بار بار ذاتیات پر حملے کر رہے ہیں۔ آپ نے پوری گفتگو میں اپنی ذاتی رائے کو زیادہ اہمیت دی اور جو کہا اس پر اندھے، گونگے اور بہرے لوگ ہی ایمان لا سکتے ہیں۔

آئندہ مجھ سے گفتگو کرنے سے پہلے مکمل تحقیق کر کے آیئے گا۔ آپ کو عبد اللہ ابن سبا ملعون کے کارناموں کا نہیں پتہ، اور مجھ سے صحیح روایات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

جسے الف، ب نہ آتی ہو اسے پورا سبق نہیں پڑھایا جاتا۔ میں یہ پوری گفتگو محفوظ کر چکا ہوں۔ کچھ دن بعد پی ڈی ایف میں عوام الناس تک پہنچائی جائے گی۔ ان شاء اللہ۔

رانا محمد سعید شیعہ: پھر کہتے ہو کہ تمہیں میں اخلاق کیساتھ ڈیل کروں۔ تم دعوی کرو تو " اگرچہ ضروری نہیں سب روایات صحیح ہوں " اور جب تم مطالبہ کرتے ہو تو کہتے ہو صحیح روایات پیش کرو۔ اسی منافقت اور دجل کے سہارے تم زندہ ہو۔

اگر صحیح روایات ضروری نہیں تو پھر مان لو کہ جو تمہارے محدثین نے اور آئمہ نے جن جن صحابہ کو بلواسطہ یا بلاواسطہ اس قتل میں ملوث قرار دیا ان کو بھی مانو نا۔ تمہارا دعوی تھا ابن سبا پر صحیح روایات پیش کرو گے۔ اب

تمہیں کیا ہوا اب کہاں گئی وہ صحیح روایات۔ میں تو کہہ رہا ہوں پیش کروں نا ابن سبا کے کارنامے اہلسنت کی صحیح روایات سے۔

ممتاز قریشی: میرے اس دعوی کا اسکرین شاٹ رکھیں کہ میں نے یہ کہا ہو کہ ابن سبا کو صحیح روایت سے قاتل عثمان ثابت کروں گا۔

ابن سبا پر صحیح روایات موجود ہیں۔ اسکینز بھی تیار کر چکا ہوں۔ پہلے آپ اپنی بد اخلاقی کو قبول کریں اور معذرت کریں۔ دوسری اہم بات، میرے اس دعوی کا اسکرین شاٹ رکھیں تا کہ پتہ چلے کہ آپ میرے دعوی کو سمجھے بھی ہیں کہ نہیں۔

Syed Waheed Haider Kazmi
28 Aug ·

ہر صحابی نبیؐ جنتی جنتی،
حضرت عثمان کا قاتل محمد بن ابوبکرؓ صحابی نبی جنتی جنتی'
حضرت عثمان کا قاتل عمرو بن لحمق صحابی نبی جنتی جنتی'
حضرت عثمان کا قاتل عبدالرحمن ابن عدیس صحابی نبی جنتی جنتی'
حضرت عثمان کا قاتل رفاعہ بن رافع صحابی نبی جنتی جنتی'

See Translation

Like Comment Share

Mumtaz Qureshi

Syed Waheed Haider Kazmi اللہ عزوجل کی لعنت ہو جھوٹوں پر۔ پوسٹ بنا لیتے ہو۔ دلیل ہوتی نہیں۔ تاریخ اسلام کی تمام کتب کھولیں۔ ہر جگہ مصر، کوفہ اور بصرہ کے بدمعاش ٹولوں کا ذکر ملے گا۔ ان تمام گروہ کو چھوڑیں، کم از کم جو نام لکھے ہیں، ان کو ہی کسی ایک صحیح روایت سے دکھادیں۔ چلیں چار ناموں سے کسی ایک کو ہی قاتل ثابت کریں۔

1 w Like Reply

Mumtaz Qureshi

Syed Waheed Haider Kazmi حضرت عثمان کا قاتل کوئی ایک نہیں تھا۔ تاریخ میں کئی روایات میں کئی نام ملتے ہیں۔ سبائی گروہ ملعون کی بدمعاشیاں تمام مورخین نے بیان کی ہیں۔ آج آپ کو الہام ہوگیا کہ یہ چاروں قاتل تھے! اللہ عزوجل جہالت سے پناہ دے۔ آمین۔

1 w Like Reply 1

Mumtaz Qureshi

Rana Muhammad Saeed حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ملعون بدبخت قاتلین کے متعلق اہل سنت کا وہی موقف ہے جو تمام تاریخ اسلام کی کتب میں مذکور ہے۔ مصر، کوفہ اور بصرہ سے آئے ہوئے ان ڈھائی تین ہزار بدمعاشوں میں سے کئی نام مذکور ہیں لیکن ان میں کوئی بھی مہاجرین و انصار صحابی شامل نہیں تھا۔ میرا چیلینج ہے کہ آپ کسی ایک صحابی کے متعلق صحیح روایت سے نہیں دکھا سکتے کہ فلاں صحابی حضرت عثمان غنی کا قاتل تھا۔ دوسری طرف میں سیدنا علی بشمول حسنین کریمین سے دکھا سکتا ہوں کہ وہ حضرت عثمان غنی کا ہر طرح سے دفاع کرتے رہے، زخمی بھی ہوئے اور بعد میں ان قاتلین پر لعنت ملامت بھی کرتے رہے۔

5 d Like Reply

Mumtaz Qureshi

Rana Muhammad Saeed اللہ کے بندے۔۔ قاتلین ہزاروں میں تھے، ایک قاتل ہوتا تو شاید کسی صحیح روایت سے مل بھی جاتا اگرچہ وہ بھی لازم نہیں ہے۔ اہل سنت دعوی واضح ہے کہ جو لوگ ملعون قاتل تھے وہ جو بھی تھے لیکن صحابہ کرام "ہرگز" نہیں تھے۔ دوسری طرف شیعہ موقف بھی واضح ہے کہ "صحابہ کرام" قاتلین عثمان تھے۔ اب بتائیں شیعہ دعوی کن صحیح روایات پر کھڑا ہے؟ ہمارے پاس تو اپنے دعوی کے حق میں بیشمار صحیح روایات اور ان کی تائید میں کئی قسم کے مضبوط قرائن بھی موجود ہیں۔ آپ لوگوں کے پاس کونسی صحیح روایات اور ان کی تائید میں کونسے قرائن موجود ہیں؟

بس اتنی سی بات ہے جس کا فسانہ بنایا ہوا ہے۔

5 d Like Reply

اسے پڑھا بھی ہے کہ نہیں؟

یہ دیکھیں! آپ نے کیا علمی بات لکھی ہے۔

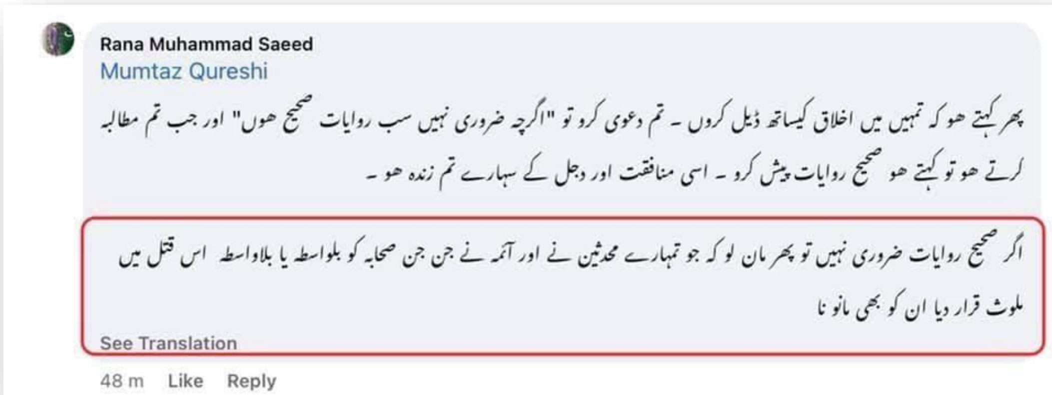
Rana Muhammad Saeed
Mumtaz Qureshi
پھر کہتے ھو کہ تمہیں یں اخلاق کیساتھ ڈیل کروں ۔ تم دعوی کرو تو "اگرچہ ضروری نہیں سب روایات صحیح ھوں" اور جب تم مطالبہ کرتے ھو تو کہتے ھو صحیح روایات پیش کرو ۔ اسی منافقت اور دجل کے سہارے تم زندہ ھو ۔

اگر صحیح روایات ضروری نہیں تو پھر مان لو کہ جو تمہارے محدثین نے اور آئمہ نے جن جن صحابہ کو بلواسطہ یا بلاواسطہ اس قتل میں ملوث قرار دیا ان کو بھی مانو نا

See Translation
48 m Like Reply

صحیح روایات ضروری نہ ہوں تو محققین کی رائے تسلیم کر کے صحابہ کرام کو ملوث کر دینا چاہئے!

کیا یہی بات آپ کو کہی جائے تو آپ امام کے متعلق اپنے محدثین کی رائے قبول کریں گے؟

جو بات آپ اپنے لئے تسلیم نہیں کر سکتے، وہی بات مجھے تسلیم کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں!

اب اگر میں آپ کی شان میں گستاخی کروں گا تو پھر مجھ میں اور آپ میں کیا فرق رہا!

صحیح روایات میں صحابہ کرام کا دفاع عثمان ثابت ہے، حضرت عثمان کے قتل سے پہلے بھی اور قتل کے بعد بھی۔ اور یہی سچ ہے۔ شان عثمان صحیح روایات سے ثابت ہے۔

صحیح روایات نہ ہوں تو یہ اس بات کا جواز تھوڑی ہے کہ جس کا جو دل چاہے سمجھتا رہے!

رانا محمد سعید شیعہ: کس قدر ڈھٹائی اور مکاری ہے تیرے اندر۔

صحیح روایات پیش کر ابن سبا کا قاتل عثمان رض ہونے پر اور دوڈھائی ہزار بدمعاشوں کا سبائی ہونا ثابت کر

ممتاز قریشی: بکواس بند کر! میرا وہ دعوی دکھا!

سخت زبان نہیں لکھتا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ مجھے سخت بولنا نہیں آتا!

میرا وہ دعوی دکھا کہ میں نے یہ کہا ہے کہ ابن سبا اور ڈھائی ہزار بدمعاشوں کو قاتل عثمان ہونا صحیح روایات سے ثابت کروں گا۔

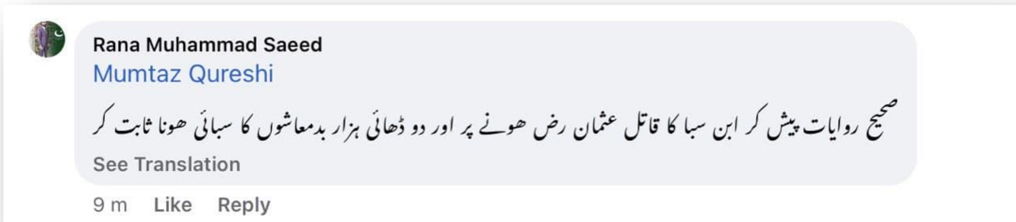

اسکرین شاٹ رکھ۔ اپنی عزت بچا۔

میں نے جہاں بھی بدمعاشوں کا ذکر کیا ہے وہاں تمام مؤرخین، تمام تاریخ اسلام کی کتب وغیرہ کہا ہے۔ تائید صحیح روایات سے دکھانے کا کہا ہے۔ سمجھ شریف میں بات نہیں آتی تو اپنا علاج کراؤ!

جب تک میرے سوالات کے جوابات۔ مجھ پر لگائے گئے الزامات اور میرا وہ دعوی اسکرین شاٹ کے ساتھ نہیں رکھو گے۔

کوئی بات نہیں کروں گا۔

یہ اپنی بداخلاقی اپنے پاس سنبھال کر رکھیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: او بیٹھ جا آرام سے آیا وڈا اخلاقیات کا چیمپئن

ممتاز قریشی: خوش رہیں۔ وحید کاظمی صاحب کا دم خم ابھی دیکھنا ہے۔ پتہ تو چلے کہ وہ کتنے علمی بندے ہیں۔ پوسٹ بنالی، صحابہ کا نام لکھ دیا۔ دلیل ابھی تک ایک نہیں پیش کر سکے۔

مذہب اخلاق ہی سکھاتا ہے۔ جو مذہب اخلاق نہ سکھائے وہ مذہب ہی نہیں!

رانا محمد سعید شیعہ :کمنٹ نمبر 1 دعوی۔

جب تک صحیح روایت میں کسی کے نام کی تصریح ناہو قاتل نہیں ٹھہرایاجاسکتا۔ یہ آپ نے ہی کہا تھا نا قریشی صاحب۔ پچھلے کمنٹ میں آپ کا دعوی کہ وہ سب سبائی ملعون تھے۔

سبائی ٹولے کا نام لیتے ہوئے۔

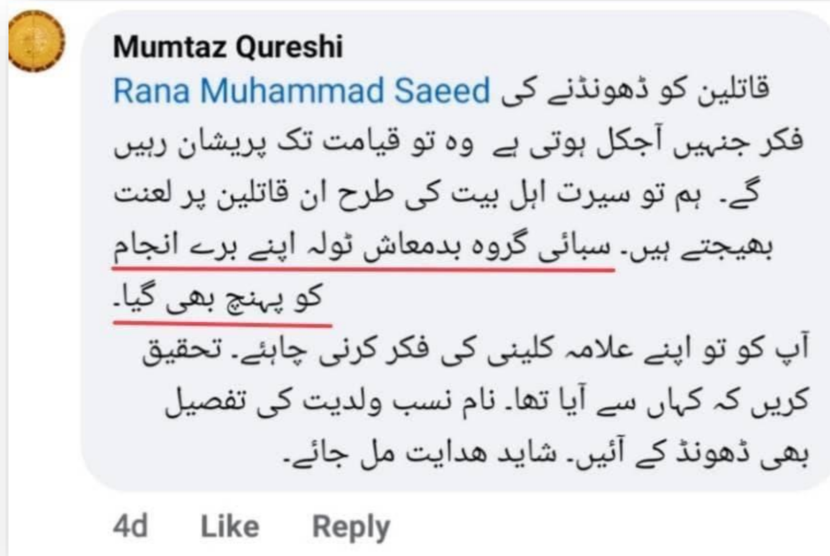

Mumtaz Qureshi

Rana Muhammad Saeed قاتلین کو ڈھونڈنے کی فکر جنہیں آجکل ہوتی ہے وہ تو قیامت تک پریشان رہیں گے۔ ہم تو سیرت اہل بیت کی طرح ان قاتلین پر لعنت بھیجتے ہیں۔ سبائی گروہ بدمعاش ٹولہ اپنے برے انجام کو پہنچ بھی گیا۔

آپ کو تو اپنے علامہ کلینی کی فکر کرنی چاہئے۔ تحقیق کریں کہ کہاں سے آیا تھا۔ نام نسب ولدیت کی تفصیل بھی ڈھونڈ کے آئیں۔ شاید ہدایت مل جائے۔

4d Like Reply

سبائی گروہ اور ابن سبا پر صحیح روایات پیش کرنے کا دعوی۔

Mumtaz Qureshi

Rana Muhammad Saeed ویسے اگر مزید اچھل کود مچانے کا شوق ہو تو واٹس آپ پر باقائدہ نظم و ضبط سے گفتگو کرنے کو تیار ہوں۔ سبائی گروہ اور ملعون ابن سبا پر صحیح روایات بھی دوں گا اور اہل بیت کرام کا دفاع کرنا بھی ثابت کروں گا۔ ان شاء اللہ۔ یہاں پر تو دلیل دینے پر دانت نکال کر آپ نے جان چھڑا دی اور پھر روز نیا اعتراض ، نیا سوال رکھ دینا علمی گفتگو کا طریقہ نہیں ہوتا۔ اور فرمائشی پروگرام میں کرتا نہیں ہوں... See More

4d Like Reply

یہ سب کمنٹس تمہارے ہی ہیں نا؟

ممتاز قریشی: اسی کمنٹ کے مطابق میں نے مصری گروہ کو صحیح روایات سے قاتلین عثمان ثابت کیا یا نہیں؟ جبلہ بن الایھم کا اقرار صحیح روایات سے دکھایا یا نہیں؟ اللہ کو حاضر ناظر جان کر جواب دیں۔

اس کمنٹ میں کہاں پر لکھا ہے کہ سبائی گروہ کے ڈھائی ہزار بدمعاشوں کے متعلق صحیح روایات دکھا کر قاتلین عثمان ثابت کروں گا؟ اللہ کو حاضر ناظر سمجھ کر جواب دیں۔

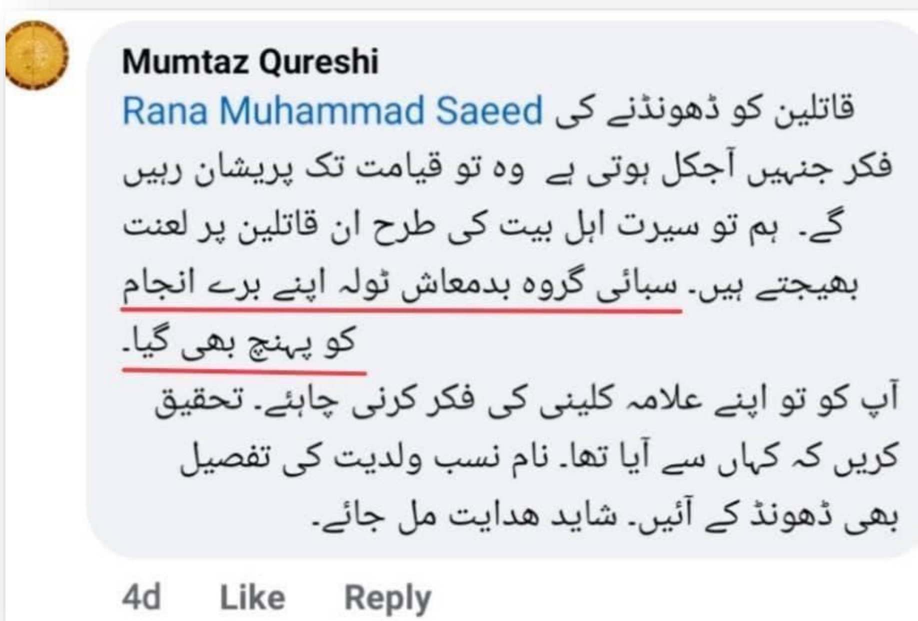

اس کمنٹ میں ملعون ابن سبا کا حقیقت ہونا ثابت کرنے کے متعلق کہا ہے۔ یہ دعوی نہیں کیا گیا کہ ابن سبا کا قاتل عثمان ہونا صحیح روایت سے ثابت کروں گا، وہ ملعون اس وقت مدینہ میں تھا ہی نہیں! ضعیف روایات میں بھی اس کی مدینہ میں موجودگی ثابت نہیں ہوتی تو صحیح روایات سے کیسے ممکن ہے! اور سبائی گروہ کے متعلق تاریخ اسلام کی تمام کتب میں یہی لکھا ہے کہ مدینہ میں مصر، کوفہ اور بصرہ سے یہ بدمعاش آئے تھے اور قتل عثمان میں حصہ لیا تھا۔ سبائی گروہ کی موجودگی ایک مصری گروہ اور قاتل کی تصریح صحیح روایات سے دکھا چکا ہوں، مزید صحیح روایات بھی موجود ہیں۔ قاتلین عثمان میں کوفیوں کا ملوث ہونا تو صحیح بخاری سے بھی ثابت ہے۔

Mumtaz Qureshi
Rana Muhammad Saeed ویسے اگر مزید اچھل کود مچانے کا شوق ہو تو واٹس آپ پر باقائدہ نظم و ضبط سے گفتگو کرنے کو تیار ہوں. سبائی گروہ اور ملعون ابن سبا پر صحیح روایات بھی دوں گا اور اہل بیت کرام کا دفاع کرنا بھی ثابت کروں گا۔ ان شاء اللہ۔ یہاں پر تو دلیل دینے پر دانت نکال کر آپ نے جان چھڑا دی اور پھر روز نیا اعتراض ، نیا سوال رکھ دینا علمی گفتگو کا طریقہ نہیں ہوتا۔ اور فرمائشی پروگرام میں کرتا نہیں ہوں... See More

4d Like Reply

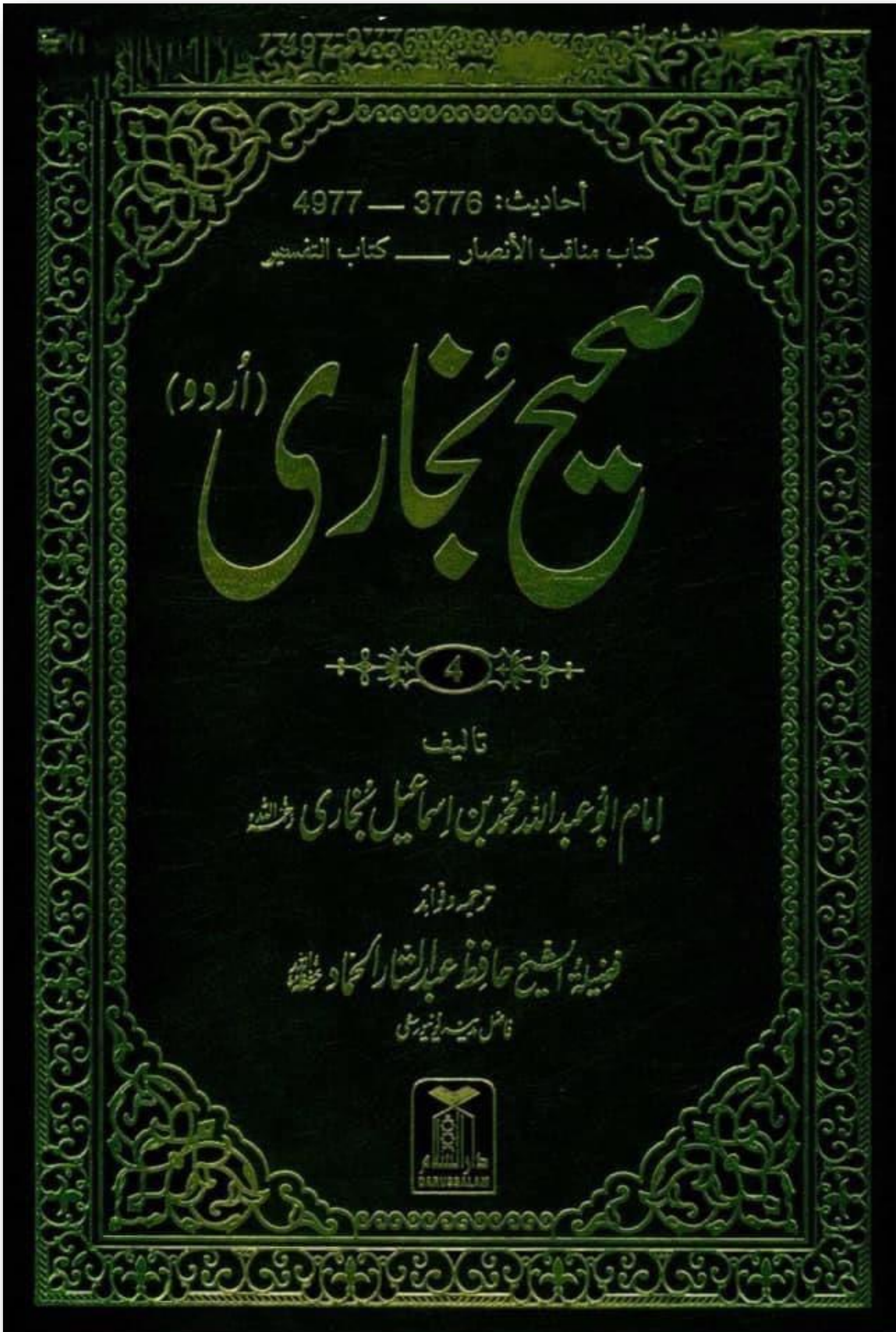
أحاديث: 3776 — 4977
كتاب مناقب الأنصار — كتاب التفسير
صحیح بُخاری
(أردو)
4
تالیف
امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ
ترجمہ وفوائد
فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی
دارالسلام
DARUSSALAM

نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ سنتے ہی سارا مجمع ان پر ٹوٹ پڑا اور انھیں (سخت) مارا اور بہت نقصان پہنچایا۔ اس دوران میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ پر جھک پڑے اور فرمانے لگے: تمھاری ہلاکت ہو! تم جانتے نہیں ہو کہ یہ شخص قبیلۂ غفار سے ہے اور تمھارے تاجروں کے شام جانے کا راستہ اسی طرف ہے؟ اس طرح حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر کو ان سے بچایا۔ دوسرے دن پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا تو لوگوں نے انھیں بہت مارا اور سارے کافر ان پر ٹوٹ پڑے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور ان پر جھک پڑے۔

(٣٤) بَابُ إِسْلَامِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

٣٨٦٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُولُ: وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ، وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا ارْفَضَّ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَرْفَضَّ. [انظر: ٣٨٦٧، ٦٩٤٢]

باب: 34- حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ

[3862] حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے مسجد کوفہ میں فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے سے قبل مجھے اسلام لانے کی پاداش میں باندھ رکھا تھا لیکن تم لوگوں نے جو سلوک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا ہے اس کی وجہ سے اگر اُحد پہاڑ بھی اپنی جگہ سے سرک جائے تو اس کے لائق ہے۔

(٣٥) بَابُ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

٣٨٦٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ. [راجع: ٣٦٨٤]

باب: 35- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ

[3863] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے، اس وقت سے ہم لوگ باعزت زندگی گزارنے کے قابل ہوئے۔

یہ لیں۔۔ صحابی رسول حضرت سعید بن زید مسجد کوفہ میں واضح الفاظ میں کوفیوں کو مخاطب کر کے کہ انہیں حضرت عثمان کے قاتلین میں شمار کر رہے ہیں۔ اس سے واضح کونسی دلیل دوں؟

الحمدللہ، میرے عقائد و نظریات مضبوط دلائل کے تحت ہیں۔ میں تو کھلی آفر دے چکا ہوں کہ تاریخ کی جس کتاب کا بھی نام لیں، میں آپ کو اسی کتاب سے مصر، کوفہ اور بصرہ سے آئے ہوئے سبائی بدمعاش دکھاؤں گا۔

دوسری طرف آپ کے پاس اپنے حق میں کچھ بھی نہیں ہے۔ کسی ایک صحیح روایت سے آپ کسی ایک جلیل القدر صحابی رسول کو قاتل عثمان ثابت نہیں کر سکتے۔

کیا بغیر کسی ثبوت کے کسی بھی صحابی پر اتنا بڑا الزام لگانا چاہئے ؟ یہی ہے آپ کی منصف مزاجی ؟

سوری یہ جواب ابھی دیکھا ہے۔ اس میں واضح لکھا ہے کہ ابن سبا پیٹ پیچھے چھرا گھونپنے والا تھا اور سبائی اسی کے بدمعاش تھے۔

اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ ان حملوں کا ماسٹر مائینڈ یہی بدبخت تھا۔ اس سے آپ نے یہ مطلب کیسے لے لیا کہ میں صحیح روایات سے ابن سبا کو قاتل عثمان ہونا ثابت کروں گا ؟ جب وہ ملعون موقعہ پر موجود ہی نہ تھا، خفیہ طریقے سے باغی کاروائیاں کر رہا تھا تو کیسے ممکن ہے کہ اس کا کسی روایت میں نام آتا ؟

آخر میں ایک اہم بات۔۔۔ عبد اللہ ابن سبا ایک حقیقت ہے۔ اس کے عقائد و نظریات بھی حقیقت ہیں۔ جائیں ذرا تحقیق کریں اور اس ملعون کے تمام عقائد و نظریات آج جس مسلک میں نظر آئیں، اس پر لعنت ضرور بھیج دیجئے گا۔ یہ یہودی عالم یمن کے سبا نامی شہر کا تھا۔ ابن سودا اس کا لقب تھا۔ حضرت عثمان کے دور میں اسلام کا غلبہ یہودیوں کو برداشت نہ ہوا، اس یہودی نے اسلام قبول کر کے کئی شہروں کا دورہ کیا اور نئے ہونے والوں مسلمانوں کو استعمال کیا۔ مصر کا شہر فسطاط (قاہرہ) اس کا مین گڑھ تھا۔ گوگل کے آپ ویسے بھی

ماہر ہیں۔ دو تین دن وقت نکال کر اس ملعون کی تفصیل تلاش کر کے پڑھیں۔ پھر آیئے گا، صحیح روایات اہل سنت و اہل تشیع کتب کی دکھادوں گا۔ اس کے کارنامے تاریخ کی تمام کتب، اہلسنت معتبر کتب اور شیعہ معتبر کتب میں اتنے ہیں کہ آپ کے ہوش اُڑ جائیں گے۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے، دن رات تاریخ تاریخ کہنے والے تاریخ کی تمام کتب میں سبائی گروہ کا ذکر دیکھ کر، پڑھ کر، سمجھ کر بھی اندھے بن جاتے ہیں اور ان کی آنکھیں صرف ان ناموں پر ٹھر جاتی ہیں، جو کبھی صحابی تھے اور بعد میں مرتد ہو گئے، یا جھوٹے راویوں کی مدد سے ان صحابہ کے نام شامل کر دیئے گئے / کچھ تو صحابی ہی نہ تھے لیکن شیعہ کے نزدیک وہ بھی صحابی ہو جاتے ہیں۔ اس طرح شیعہ رافضی دین کی خدمت کرتے ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ